₹ 5/-
Vol-12 / Issue No. 5 / March 2020 / Pages 52
ماہنامہ

لوک راجیہ

عورت سے
سپر وومین

شیوجنموتسو

بگل کی خوش آواز، شہنائی کی گونج، ڈھول، تاشوں کی گرج دار آواز، بھگوے جھنڈے، ”جے بھوانی، جے شیواجی، چھترپتی شیواجی مہاراج کی جے“ کے نعرہ تحسین، جیسے پُر مسرت ماحول میں نیز وزیر اعلیٰ اُدھو ٹھاکرے اور نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کی موجودگی میں شیوجنموتسو تقریب قلعہ شیونیری پر بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منائی گئی۔

اندرون

خواتین کی خودکفالت 6

سماج کو فعال بنانا ہے تو سماج کی خواتین کو مستحکم ہونا ضروری ہے۔ ریاستی حکومت خواتین کی ہمہ جہت ترقی کے لئے کوشاں ہے ۔ خواتین میں کاروباری صلاحیتوں کو فروغ دے کر ان کی ترقی کی حصولیابی کے لئے کوشش کی جارہی ہے ۔خواتین کے مسائل کے حل کے لئے ریاستی حکومت پابند ہے۔

مہاجال پر بھی رہیں ہوشیار: 27

انٹرنیٹ یا مہاجال پر سماج دشمن عناصر اپنی نفرت آمیز عادتوں کے ساتھ منڈلاتے رہتے ہیں ۔اس ذرائع کا استعمال کر کے خواتین کا استحصال کرنے والے سائبر جرائم کی توسیع گھبراہٹ پیدا کرنے والی ہے۔ اس کے لئے اس میڈیا کو مزید بیداری کے ساتھ استعمال کرنا ضروری ہے۔

مثالی تحریک 15

خواتین کی ہر شعبہ میں اونچی اڑان کے لئے حکومت تو کوشاں ہے ہی لیکن اونچی اڑان لینے کا رجحان کچھ خواتین میں فطری ہوتا ہے۔ کچھ لوگ محنت کے بل پر خود کی شناخت پیدا کر کے عام خواتین کے سامنے ایک مثال پیدا کرتے ہیں۔

فخر مہاراشٹر رائے گڈھ: 45

چھترپتی شیواجی مہاراج کی تاجپوشی کا گواہ رائے گڈھ مہاراشٹر کی شاندار تاریخ کی گواہی دیتا ہے۔ رائے گڈھ صرف قلعہ نہیں بلکہ وہ مہاراشٹر کی شناخت شان اور فخر کا مرکز ہے ۔شیوکالین میں کئی نشیب وفراز کا تجربہ حاصل کردہ ،فن تعمیر کا بہترین نمونہ ، یہ قلعہ، شیو سے محبت رکھنے والوں اور قلعہ سے لگاؤ رکھنے والوں کے لئے تیرتھ مقام ہی ہے۔

حقوق اور اختیارات: 23

خواتین میں قانون کے متعلق احساس اور بیداری پیدا کرنے کے لئے حکومت، مختلف سماجی تنظیمیں ، افراد خصوصی خدمات انجام دیتے ہیں۔ پھر بھی خواتین کو ان کے حقوق اور اختیارات حاصل کرانے کے لئے سماج کو ہی خود سے پیش رفت کرنا ضروری ہے۔

گو گرل گو	4	صدر مقام دلی میں مہاراشٹر کا پرچم......	29
عزت، مواقع اور حقوق کا تحفظ	5	محنت کامیابی کی ضمانت	31
تعلیم تہذیب اور تمدن	10	کسان مفاد کے لئے	33
بے سہاروں کو سہارا	12	کابینہ میں طے ہوا......	35
فعال ماں، تندرست بچے......	13	فروری ۲۰۲۰ میں اہم واقعات کا جائزہ	37
اقلیتی خواتین کی ترقی	14	خاندان کے سربراہ کا خوشگوار درشن !	41
خواتین ترقیات میں سرفہرست	18	کوکن کے ساتھ ساتھ پورے مہاراشٹر کو خوبصورت بنائیں	43
مہارت کو نئے پر	21	قرض ادا ہوگیا صاحب، اب لڑکی کی شادی میں آیئے	47
		اُردو ادب اور بیدارئ خواتین	48

جلد نمبر:۱۱/ شمارہ نمبر:5 /مارچ ۲۰۲۰ء

محکمۂ اطلاعات ورابطہ
عامہ حکومت مہاراشٹر

لوک راجیہ

چیف ایڈیٹر
دلیپ پانڈھرپے

مینجنگ ایڈیٹر
اجے امبیکر
سریش واندیلے

ایڈیٹر
انیل آلورکر

ادارتی بورڈ
پروین کلکرنی
گجانن پاٹل
راجہ رام دیوکر
اظہر خان
محمد اسلم پرویز

مشاورتی بورڈ
شاہد لطیف
سرفراز آرزو
سعید حمید
شکیل رشید

ترتیب وتزئین وڈی ٹی پی
فاروق سید (گل بوٹے)

تقسیم کار
منگیش ورکڈ

طباعت
ٹیکووژن لمیٹیڈ ممبئی

خط وکتابت
اکاؤنٹ آفیسر، ڈائریکٹوریٹ آف انفارمیشن اینڈ پبلک ریلیشنز
نیو ایڈمنسٹریٹو بلڈنگ، 17 /منزلہ منترالیہ ممبئی۔۳۲، پر روانہ کریں۔
Tel. No. 022 - 22616976 / 22617827
email:urdulokrajya@gmail.com

’’گوگرل گو‘‘

کھیل ثقافت کی حفاظت ہو، مقابلہ میں حصّہ لینے والے امیدواروں کو حوصلہ ملے اور وہ ورزش کریں اور صحت مند رہیں، اس مقصد سے مرکزی حکومت نے ’’فٹ انڈیا موومنٹ‘‘ جیسے پروجیکٹ کی شروعات 29 /اگست 2019 سے کی۔ جس کے تحت ریاستی حکومت نے ’’گوگرل گو‘‘ پروجیکٹ کا آغاز کیا۔ ’’بیٹی بچاؤ، بیٹی پڑھاؤ، بیٹی کھلاؤ‘‘ اس مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے حکومت نے لڑکیوں کی صحت وتندرستی کے لئے عوامی بیداری پر مبنی پروگرام شروع کیا۔ لڑکیوں کو زیادہ سے زیادہ کھیل کے مواقع، خوشگوار ماحول اور ان کی صلاحیتوں کو فروغ دینے کے مواقع فراہم کرنے کا یہ پروجیکٹ ہے۔ ان میں چھ تا اٹھارہ سال کی عمر کی لڑکیوں کو صفائی، پرورش، غذا مناسب عادتیں اور صحت کے تعلق سے معلومات فراہم کرنا اور صحت مند خاندان کا پایہ رکھنے کا مقصد مکمل کرنا طے پایا۔

ریاست میں کھیل ثقافت خوشگوار ہو اور اس کے ذریعہ ملکی اور بین الاقوامی سطح کے کھلاڑی تیار ہوں، اس کے لئے ریاستی حکومت مختلف یوجنا مرتب کررہی ہے۔ حال ہی میں منعقدہ گوہاٹی میں کھیلو انڈیا مقابلوں میں مہاراشٹر کے نوجوان کھلاڑیوں نے غیر معمولی جیت حاصل کرکے حکومت کی مذکورہ یوجنا ثمر آور ثابت کیا ہے۔ اسی کے آئندہ مرحلہ کے طور پر لڑکیوں کی تندرستی فروغ پائے، انھیں کھیلوں میں دلچسپی پیدا ہو اور اس سے مستقبل میں نئے کھلاڑی متعارف ہو، اس کے لئے ’’گو گرل گو‘‘ یوجنا روبہ عمل ہے۔ اس یوجنا کی توسیع ریاست بھر میں کی گئی ہے۔ خاص طور سے دیہی اور ریاست کے دور دراز علاقوں کی لڑکیوں تک کھیل ثقافت پہنچے اور اس سے نئے کھلاڑی متعارف ہوں، یہ مقصد کار فرما ہے۔ اس کے تحت ریاست میں کھیلوں کے تعلق سے بیداری پیدا کرنے کی کوشش ہے۔

ریاستی حکومت لڑکیوں کی ہمہ جہت ترقی کے لئے کوشاں ہے۔ ان کی جسمانی اور ذہنی نشوونما مناسب ہو، اس کے لئے مختلف اسپورٹس مقابلوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ اس موقعہ پر ریاست میں ایک کروڑ چار لاکھ سے زائد لڑکیاں اس مقابلہ میں حصّہ لیں گی اور اس کے ذریعہ ایک نئی کھیل ثقافت نمودار ہوگی۔

سالانہ خریداری بذریعہ منی آرڈر/ ڈیمانڈ ڈرافٹ/ چیک اکاؤنٹ آفیسر، ڈائریکٹوریٹ آف انفارمیشن اینڈ پبلک ریلیشنز، نیو ایڈمنسٹریٹو بلڈنگ، 17 /منزلہ، منترالیہ ممبئی۔۳۲، پر روانہ کریں۔ لوک راجیہ کے سالانہ خریداری کی تجدید کاری کے لئے رقم بھیجتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر فرمائیں۔ قیمت فی شمارہ: ۵/ روپیہ، سالانہ خریداری: ۵۰/ روپیہ۔

شری انیل آلورکر ڈپٹی ڈائریکٹر انفارمیشن و پبلک ریلیشنز نے ٹیکووژن لمیٹیڈ میں چھپواکر منترالیہ ممبئی۔۳۲ سے شائع کیا۔

اس شمارے میں شائع شدہ مشمولات سے ایڈیٹر اور حکومت مہاراشٹر کا متفق ہونا ضروری نہیں۔

تقسیم کاری وشکایت کی سماعت
022-22021530
Email : lokvitaran.dgipr@maharashtra.gov.in
ای لوک راجیہ: http://dgipr.maharashtra.gov.in

مہمان اداریہ

عزت، مواقع اور حقوق کا تحفظ

ایڈوکیٹ یشومتی ٹھاکر (سوناونے)
وزیر خواتین و بہبودی اطفال

جس سماج میں خواتین کو عزت و احترام حاصل ہوتا ہے، اُسی سماج کو طاقتور، قوی اور صحت مند ماننا چاہئے۔ بھارت رتن ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر نے دستور کے ذریعہ بھارتیہ خواتین کو یکساں حقوق اور اختیارات تفویض کئے ہیں۔ بھارتیہ خواتین کے حقوق کی حفاظت کے لئے اور ان کے تحفظ کے لئے وقتاً فوقتاً قانون داں طبقہ نے قانون مرتب کئے۔ پھر بھی ایک سماج کے طور پر ان کے حقوق اور اختیارات کی حفاظت کرنے کی ذمہ داری سبھی پر عائد ہے۔ ریاست کی خواتین و بہبودی اطفال کی وزیر کے طور پر خواتین کی خود کفالت کی جانب میری خصوصی توجہ ہے۔ اس محکمہ کی مختلف یوجنا سماج کے سب سے آخری طبقہ تک پہنچا کر اس کے ذریعہ خواتین کی ہمہ جہت ترقی کی حصولیابی ہماری ترجیحات میں شامل ہیں۔

آج خواتین سبھی محاذ پر پیش پیش ہیں۔ دسویں اور بارہویں کے امتحانات کے نتائج کی طرف نظر اٹھا کر دیکھیں تو سب سے زیادہ مارکس حاصل کرکے لڑکیاں پیش رفت کرتی دکھائی دیتی ہیں۔ سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلہ کے تحت اب ملٹری فورس میں خواتین افسران کو مستقل کمیشن حاصل ہونے کی راہ ہموار ہوئی ہے۔ مواقع دستیاب ہوتے ہی سیاست، تعلیم، سائنس، صحت، کھیل جیسے مختلف شعبوں میں سب سے بہترین کارکردگی انجام دیتے ہوئے خواتین نے اپنی برتری کو ثابت کیا ہے۔ ایک جانب ترقی کی نئی چوٹی پر خواتین پہنچتی دکھائی دیتی ہے تو سماج کی دوسری جانب بے حد تشویشناک ہے۔ خواتین پر برپا ہونے والے مظالم، زیادتی، انھیں ان کے حقوق سے محروم رکھنے والی سوچ اور ان کے ہونے والے جنسی اور جسمانی استحصال بے حد افسوسناک ہیں۔ حکومت کئی سطحوں پر خواتین کے تحفظ کے تعلق سے فکرمند ہے۔ خواتین کے کاموں کے مقامات پر کوئی بھی جنسی اذیت نہ ہو، اس کے لئے سخت قوانین مرتب کرکے ان کی عمل آوری کی جانب خصوصی توجہ دی جا رہی ہے، اس کے علاوہ لڑکیوں کی تعلیم کے لئے اور انھیں روزگار خود روزگار دستیاب کرانے کے لئے مختلف یوجنا بھی روبہ عمل ہیں۔ مہاراشٹر، خواتین کی ہمہ جہت ترقی کے لئے مختلف یوجنا روبہ عمل لانے والی سرفہرست ریاست ہے۔

مہاتما جیوتی راؤ پھلے، ساوتری بائی پھلے، جسٹس مہادیو گووند رانا ڈے، گوپال گنیش آگرکر، کرم ویر بھاؤراؤ پاٹل، مہرشی دھونڈو کیشو کروے جیسے مصلحین کا ورثہ حاصل ہوئے مہاراشٹر نے لڑکیوں کی تعلیم کی جانب خصوصی توجہ دی ہے۔ کسی بھی قسم کا بھید بھاؤ یا امتیاز نہ کرتے ہوئے لڑکیوں کو بنیادی اور ثانوی تعلیم مفت دی جاتی ہے۔ لڑکیوں کی تعلیم کے ساتھ ہی ان میں کاروباری، صنعتی قابلیت کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ ریاستی حکومت کی ان کاوشوں کے ذریعہ ہی دیہی مہاراشٹر میں بچت گٹ کی زبردست تحریک قائم ہوئی ہے۔ آج دیہی مالی نظام میں ایک اہم جزو کے طور پر اس تحریک کی جانب دیکھنا چاہئے۔ اس تحریک کے ذریعہ خواتین خود اعتماد اور آسودہ بن گئی ہیں۔

خواتین اور مرد سماجی رتھ کے یہ دو پہیئے ہیں۔ اس میں اگر ایک بھی پہیہ کمزور ہوا تو ہمارے لئے تشویش کا باعث ہوگا۔ تمام تر روایتوں کا بوجھ خواتین کی گردن پر لاد کر سماج ترقی کی طرف پیش قدمی نہیں کرسکتا۔ لہٰذا ایک سماج کے طور پر ہمیں خواتین کا احترام کرنا ہی چاہئے اسی کے ساتھ ان کے یکساں مواقع اور بصد احترام زندگی گزارنے کے اختیارات کی حفاظت کرنی چاہئے۔ خواتین میں تخلیقی قوت ہوتی ہے۔ اسے مناسب جہت دینے کی ضرورت ہے۔

ہم 8 مارچ کو عالمی یوم خواتین مناتے ہیں اس موقع پر لوک راجیہ کا خواتین خصوصی شمارہ شائع ہو رہا ہے۔ اس شمارہ میں خواتین کی استحکامی کے تعلق سے مختلف وزراء کے تاثرات اور حکومت کی خواتین کی ہمہ جہت ترقی کے تعلق سے پالیسیاں شامل کی گئی ہیں۔ اسی کے ساتھ خواتین کو ان کے حقوق کا احساس کرانے والے اور انھیں قوانین، اور دیگر موضوعات کے تعلق سے معلومات دینے والے مضامین بھی شامل کئے گئے ہیں۔ یہ خصوصی شمارہ آپ کو یقیناً پسند آئے گا ایسا یقین ہے۔

ایڈوکیٹ یشومتی ٹھاکور (سوناونے)
مہمان ایڈیٹر

ایڈوکیٹ یشومتی ٹھاکر (سوناونے)
وزیر برائے مہیلا و بال وکاس

خواتین دراصل حساس ہوتی ہیں۔کوئی بھی صورت حال کا دلیری کے ساتھ مقابلہ کرنے کی زبردست طاقت ان میں پائی جاتی ہے۔ایک خاتون کی حیثیت سے خود کے تجربہ کی بناء پر میں اپنے حق کی آواز سے یہ کہہ سکتی ہوں۔ مشکل حالات میں خود کو نیز خاندان کو جوڑ کر رکھنے میں خواتین کی طاقت سماجی تشکیل میں اہم جزو ہے۔

خواتین، پھر وہ ملازمت کرنے والی ہوں، کاروبار یا بزنس کرنے والی ہوں یا گھریلو کام کاج سے منسلک ہوں، شہری علاقوں کی ہوں یا گاؤں دیہاتوں میں رہنے والی ہوں، وہ متواتر خاندان کی ترقی اور فلاح کے لیے جدوجہد کرتی ہیں۔ شہری خواتین اور دیہی خواتین کی صورتحال میں تبدیلی ہوئی بھی تو کچھ امور کے تعلق سے ان کے درپیش مسائل یکساں ہی ہوتے ہیں۔ زیرملازمت خواتین کو چھوٹے بچوں کو بے بی سیٹینگ (پالنا گھر) میں چھوڑ کر جانا پڑتا ہے۔ نیز دیہی

”خواتین“ کی خودکفالت

سماج کو فعال بنانا ھوتو متعلقه سماج کی خواتین کو طاقتور اور مستحکم ھونا ضروری ھے ۔ ریاستی حکومت خواتین کی همه جهت ترقی کی حصولیابی کے لئے کوشاں ھے۔ خواتین کو کاروباری مواقع فراھم کرکے ان کی ترقی کے لئے کوشیش کی جارھی ھیں۔ خواتین کے مسائل کے حل کے لئے ریاستی حکومت پابند ھے ۔

علاقوں میں خاندان میں بزرگ خواتین نہ ہونے پر خواتین کو کھیتوں میں کام کرنے کے لیے جاتے وقت بچوں کو ساتھ لے جانا پڑتا ہے۔ یعنی گاؤں اور شہروں کی خواتین کے مسائل کچھ مقدار میں یکساں ہوتے ہیں۔

خواتین کی سماجی، اقتصادی، ترقی کے لئے نیز حفاظت کے لئے یوجناؤں کو روبہ عمل لانا، یہ ہمارا فرض ہے۔ اس ذمہ داری کو ہمیں آئندہ بھی سنجیدگی سے نبھانا ہے۔ غیر سماجی طبقہ کی غلط سوچ کی وجہ سے خواتین تحفظ کے مسائل گزشتہ کچھ سالوں سے سامنے آرہے ہیں۔ خواتین کی جانب سب سے پہلے، ماں، بہن کی نظر سے دیکھنے کا ہمارے آدرش کہلائے جانے والے چھترپتی شیواجی مہاراج کی تعلیم آج اپنانے کی ضرورت ہے۔ اسکول، کالجوں میں اس نقطہ نظر سے معیاری تعلیم کے تحت خواتین کا احترام کرنے کا درس دینے کی کوشش کی جائے گی۔

اقتصادی خود کفالت:

خواتین کی اقتصادی خود کفالت حکومت کا ہر وقت مقصد ہوتا ہے۔ ملازمت، بزنس یا کاروبار کرنے والی خواتین خود کے پیروں پر کھڑی ہوتی ہیں۔ لیکن دیہی خواتین نیز گھریلو خواتین کو یہ اقتصادی مسئلہ درپیش ہوتا ہی ہے۔ ایسے وقت انھیں حوصلہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مہیلا آرتھک وکاس مہامنڈل (ماوہیم) کے ذریعہ قائم کردہ بچت گٹ کی تحریک یقیناً خواتین کو منظّم کرکے ایک دوسرے کے اقتصادی مسائل کے حل کے لئے کارآمد ثابت ہورہی ہے۔ اس کے ذریعہ خواتین کی قابلیت کو فروغ دے کر انھیں چھوٹے بڑے کاروبار کرنے کے لئے خوداعتمادی اور تحریک عطا کرنے کے کام کئے جاتے ہیں۔ خواتین کو روزگار کے مواقع اسی سے دستیاب ہورہے ہیں۔ دیہی خواتین اب خوداعتمادی کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہیں اور اپنے بچت گٹ کے اسٹال کے ذریعہ اپنی تیارکردہ اشیاء کی فروخت کررہی ہیں۔ نیز ان کی تیارکردہ اشیاء کو مارکٹ بھی دستیاب ہورہے ہیں۔

ماجھی کنیا بھاگیہ شری: (میری دختر خوش نصیب):

خاندان کے چراغ کے طور پر لڑکا ہی چاہئے اس ضد کو ترک کرنے کی ضرورت ہے۔ مواقع فراہم کئے گئے تو لڑکوں کے ساتھ ساتھ ہی نہیں بلکہ ان سے کئی بہتر تعلیم حاصل کرکے لڑکیاں ملازمت کے پیشہ میں پیش رفت کرتی دکھائی دے رہی ہیں۔ لڑکیوں کی شرح پیدائش میں اضافہ کرنے اور دختر کشی کے سدباب کے لئے ریاست میں ''ماجھی کنیا بھاگیہ شری'' یوجنا روبہ عمل ہے۔ اس یوجنا کا فائدہ صرف ایک لڑکی اور دو لڑکیوں کی پیدائش پر نس بندی آپریشن کردہ خاندان کے لئے روبہ عمل ہے۔ لڑکی کے نام حکومت کی جانب سے فکسڈ ڈپازٹ رکھا جاتا ہے۔

بچوں میں جنس کے تناسب کی مقدار کے پیش نظر مرکزی حکومت کی ''بیٹی بچاؤ، بیٹی پڑھاؤ'' ابھیان ریاست میں سبھی اضلاع میں روبہ عمل ہے۔ مہیلا و بال وکاس، صحت و خاندانی منصوبہ بندی، تعلیم، دیہی ترقیات، پولیس اور دیگر محکموں کے رابطہ سے یہ یوجنا روبہ عمل ہے۔ دختر کشی کے تدارک کے لئے مرتب کردہ وضع حمل سے قبل اور ڈیلیوری سے قبل تشخیص (جنس کے انتخاب کے تدارک) قانون کی موثرعمل آوری کرنا اس ابھیان کا مقصد ہے۔ بچوں کے جنس کا تناسب کم پائے جانے والے اضلاع پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔ پڑوس کی ریاستوں میں جاکر حمل کی جنس کی جانچ کرنے کے معاملات پر روک لگانے کے لئے محکمہ صحت اور پولیس کے ربط سے سخت کارروائی کے احکام جاری کئے گئے ہیں۔ حمل کے جنس کی جانچ کے معاملات برداشت نہیں کئے جائیں گے۔

تعلیم، صحت کی جانب توجہ:

لڑکی کی پیدائش کا استقبال کرنا، اتنا ہی ہمارا فرض نہیں، بلکہ لڑکیوں کو لڑکوں کے ساتھ تعلیمی سہولیات کی فراہمی ہونی چاہئے۔ ان کی صحت، حفاظت، خود کفالت کی جانب توجہ دینی چاہئے۔ ایسا کرنے سے لڑکی خود کے پیروں پر کھڑے ہوکر خاندان کا نام روشن کرسکتی ہے۔ لڑکیوں کو ''ناپسند'' کرنے کی بجائے ''پسند'' ہونے کا جب دل سے قبول کیا جائے گا تب ہی صحیح معنوں میں

بچت گٹ :

خواتین بچت گٹ تحریک کی وجہ سے خواتین کا ایک نیٹ ورک تشکیل پارھا ھے جس سے کئی تعمیری کام انجام پارھے ھیں۔ ان میں خوداعتمادی کی وجہ سے خاندان میں ان کی رائے کا احترام کیا جاتا ھے۔ بچت گٹ میں مصروف بہ کار خواتین اپنے مسائل حل کرنے کے لئے سرکاری آفس میں بہ آسانی جاتی ھیں۔ نیز مقامی سوراجیہ اداروں میں خواتین قیادت آگے آرھی ھے۔ ان بچت گٹ کو مزید فعال بنانے کیلئے اور حوصلہ دینے کے لئے اھم فیصلے کئے جارھے ھیں۔ جن کے تحت "گھر پہنچ آھار" (ٹی ایچ آر) اور "گرم تازہ آھار (ایچ سی ایم) فراھم کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ خواتین بچت گٹ" ادارے کو ٹینڈر پروسیس میں حصہ لے سکیں۔ لھٰذا سالانہ اوسطاً بقایا جات کی حد 25 ھزار روپئے سے 10 ھزار روپئے تک کم کردی گئی ھے۔ جس کی بدولت زیادہ سے زیادہ خواتین بچت گٹ کو ان ٹینڈر پر وسیس میں حصّہ لینا ممکن ھورھا ھے۔

سماجی تبدیلی رونما ہوگی ۔ اس تبدیلی کی ابتدا ہو چکی ہے ۔ کیونکہ فعال اور طاقتور سماج کی تشکیل کی جانب ہماری پیش رفت شروع ہو چکی ہے ۔

مشوروں کا استقبال:

سماج میں مثبت امور رونما ہونے کے ساتھ ساتھ ہی کچھ خرابی بھی دکھائی دیتی ہے ۔عصمت دری، جنسی استحصال، ذہنی انتشار، ایسڈ حملے ، پیٹرول ڈال کر آگ لگانے ، بچوں کی جنسی زیادتی جیسے بے رحمانہ معاملات گزشتہ کچھ سالوں سے خاص طور سے رونما ہوتے دکھائی دے رہے ہیں ۔ ایسے معاملات کی روک تھام کے لئے پولیس ہمیشہ مستعد رہتی ہے ۔لیکن سماج کے طور پر ہم سبھی کو ایسے معاملات کے تعلق سے غور وفکر کرنا چاہئے ۔ اس نفرت آمیز ذہنی فطرت کی روک تھام کے نظریہ سے حکومت ہمیشہ کوشاں ہے ،لیکن اس تعلق سے اجتماعی طور سے کیا اقدام کئے جا سکتے ہیں، اس کے لئے مشوروں کی فراہمی کا سواگت کیا جائے گا ۔

پولیس فورس نے شہروں میں بڑے پیمانے پر سی سی ٹی وی پروجیکٹ عمل میں لایا ہے ۔جس کی بدولت چھیڑ چھاڑ کے واقعات میں ملزمین کی شناخت ممکن ہوئی ہے ۔ ایسے واقعات میں ملزمین کو سخت سے سخت سزا دلانے کے لئے قانون میں ترمیم ، تمام تر ضروری اصلاحات کرنے کے تعلق سے بھی وزیر اعلیٰ شری ادھو ٹھاکرے نے بھی پیش کش کی ہے ۔

منودھیریہ یوجنا:

مظالم اور زیادتی کا شکار خواتین اور بچوں کو ذہنی صدمہ سے ابھرنے ، اور ان کی باز آبادکاری کرنا نہایت اہم ہے ۔ اس کے لئے حکومت کی ''منودھیریہ یوجنا'' روبہ عمل ہے اس یوجنا کے تحت متاثرین کو ایک لاکھ تا 10 لاکھ روپئے تک امداد کی جاتی ہے ۔ متاثرہ افراد کو ذہنی صدمہ سے سنورنے کے لئے کونسلنگ ، میڈیکل امداد، قانونی امداد، رہائش، تعلیم، پیشہ وارانہ تعلیم فراہم کی جاتی ہے ۔لیکن متاثرین کو صرف مالیاتی امداد فراہم نہ کرتے ہوئے ، انھیں بصد احترام زندگی گزارنے کے لئے کوشش کرنا حکومت کا مقصد ہے ۔

محروم طبقات میں خود اعتمادی پیدا کی جائے گی:

محروم ، متاثرہ خواتین کی امداد کے لئے خواتین اور بہبودی اطفال محکمہ کے زیر اہتمام مختلف یوجنا روبہ عمل ہیں ۔ ان میں مختلف اقسام کی رہائشی یوجنا، اسٹیٹ وومین ہوم، شیلٹر ہوم، اناتھ لیہ، مہیلا سویکرتی کیندر اور سیکیوریٹی ہوم، ان میں بے سہارا اور شوہر کے ذریعہ چھوڑی گئی خواتین ، بیواؤں کی لڑکیوں کی شادیوں کے لئے امداد، دیوداسیوں کو گزربسر کے لئے اور انھیں اور ان کی لڑکیوں کی شادیوں کے لئے امداد فراہم کرنے کی ''دیوداسی کلیان یوجنا''، مہیلا سموپدیشن (کونسلنگ) سینٹر'' مظالم سے متاثرہ خواتین کے لئے ساوتری بائی پھلے ہمہ مقاصد خواتین سینٹر جیسی یوجنا روبہ عمل ہیں ۔

نو عمر لڑکیوں کی استحکامی:

نو عمر لڑکیوں میں بال وواہ (بچوں کی شادی) اور بار بار لڑکوں کو جنم دینے سے صحت پر ہونے والے مضر اثرات ، تندرست اور صحت مند ماؤں کی اہمیت کے متعلق بیداری پیدا کرنے کے لئے 23 اضلاع میں ''وِکشوری شکتی یوجنا'' روبہ عمل ہے ۔ ان لڑکیوں کو متوازن غذا، مناسب مقوی غذا، صحت اور ذاتی صفائی ، علاقہ کی صفائی، جیسے امور کے متعلق تعلیم نیز تربیت دی جاتی ہے ۔

کام کرنے والی خواتین کو اپنے بچے پالنا گھر میں چھوڑ کر جانا، جیسے دل پر پتھر رکھ کر جانا پڑتا ہے ۔ ایسے وقت محفوظ پالنا گھروں کی ضرورت ہوتی ہے ۔ لہٰذا بھارت سرکار کے رہنمایانہ ضوابط کے تحت راجیو گاندھی راشٹریہ پالنا گھر یوجنا ، ریاست میں تجرباتی سطح پر روبہ عمل ہے ۔ فی الوقت تھانہ ، ناسک ، نندوربار ، امراوتی ، گڈچرولی اور چندرپور جیسے اضلاع میں 600 پالنا گھر شروع کئے گئے ہیں ۔ یہ پالنا گھر زیر ملازمت خواتین کے لئے ایک بڑا سہارا ثابت ہوئے ہیں ۔

ممتا کی فکر

جنھیں دو وقت کے کھانے کے لئے روزانہ کام کرنا پڑتا ھے ، ایسی خواتین کو دوران حمل نیز بچوں کو دودھ پلانے کے دوران روزی کے لئے جانا بھت ھی دشوار کن مرحلہ ھوتا ھے ۔ اسے دھیان میں رکھتے ھوئے امراوتی اور بلڈانہ ضلع میں "اندرا گاندھی ماترو تو سھیوگ یوجنا روبہ عمل ھے ۔ اس یوجنا کے تحت حاملہ اور بچوں کو دودھ پلانے کے دوران خواتین کو تنخواہ کے تعلق سے نقصان کی بھرپائی کے طور پر نقد رقم دینا اور انھیں متوازن غذا مھیا کی جاتی ھے ۔ ایسی خواتین کو پھلی ڈیلیوری کے وقت تین ھزار روپئے اور بچہ چھ ماہ کا ھونے پر تین ھزار روپئے اس طرح کل چھ ھزار روپئے دیئے جاتے ھیں ۔ صحیح محروم افراد اور متاثرہ افراد تک یہ یوجنا کے ذریعہ مدد پھنچنا یہ ھمارا مقصد ھے اس کے لئے کچھ اھم اقدام کئے جارھے ھیں۔ اس یوجنا کی عمل آوری میں شفافیت پیدا کرنے کے مقصد سے ضروری فیصلہ آئندہ کیا جائے گا ۔

فعال آنگن واڑیاں

آنگن واڑی سیویکا، معاونین اور منی آنگن واڑی سیویکا، ناقص غذا کے مسئلہ سے نجات دلانے کا اہم کام کرتی ہیں۔ انھیں بروقت تنخواہ حاصل ہو، اس تعلق سے حکومت فکر توجہ دے گی۔ آنگن واڑی سیویکا اور معاونین کی ساڑھے پانچ ہزار خالی نشستیں پُر کرنے کے لئے منظوری دی گئی ہے۔ ریاست میں پرائیویٹ عمارتوں میں چلائی جانے والی آنگن واڑیوں کی جگہوں کے کرایہ میں خاصہ اضافہ کرنے کے لئے منظوری دی گئی ہے۔ دیہی اور آدی واسی علاقوں کے لئے ایک ہزار روپئے، شہری علاقوں کے لئے 4 ہزار اور میٹروپولیٹن علاقوں میں 6 ہزار روپئے تک نیا کرایہ ہوگا۔ اس کی بدولت کرایہ کی جگہوں پر جاری آنگن واڑیوں کو زائد بہتر سہولیات سے آراستہ عمارتیں حاصل ہونا ممکن ہوگا۔ آئندہ اقتصادی سال میں آنگن واڑیوں کے لئے تقریباً 4 ہزار نئے روم تعمیر کرنے کا نشانہ ہم نے طے کیا ہے۔ اس کے لئے ضلعی سالانہ یوجنا کے تحت، مہاتما گاندھی دیہی روزگار ضمانت اسکیم نیز گرام پنچایت ترقیاتی پروگرام کے تحت فنڈ مہیا کیا جائے گا۔ کارپوریٹ کمپنیوں نے سی ایس آر فنڈ کا تعاون، مختلف غیر سرکاری سیلف ہیلپ اداروں کو بھی (این جی او) ایک سماجی ذمہ داری کے طور پر تعاون دینا ضروری ہے۔

بال سنستھا میں بچوں کی تعلیم، صحت جیسے امور کے لئے ریاستی حکومت حساس ہے۔ ان بچوں کی بازآبادکاری کے لئے ''بال نیائے ندھی'' کے لئے 2 کروڑ روپئے کی تجویز مختص کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے اور اس نظریہ کے تحت اقدامات کئے گئے ہیں۔ بال نیائے ندھی سے بچوں کی بہبود اور بازآبادکاری کے لئے مرکزی یا ریاستی حکومت کی دیگر کوئی بھی اسکیم کے تحت شمولیت نہیں، ایسے پروگرام کی عمل آوری کی جائے گی۔ اس کے علاوہ بچوں کی بڑی بیماریوں کے لئے میڈیکل ایڈ یا آپریشن کے لئے تجویز کی جائے گی۔ بچوں کی اسکل ڈیولپمنٹ ٹریننگ، انٹرپرینرشپ کے متعلق امداد، پیشہ وارانہ ٹریننگ کے لئے بھی اس فنڈ کے تحت تجویز کی جائے گی۔

ماں اور بچوں کو متوازن اور مقوی غذا کی فراہمی، خواتین کو سلائی کا فن، دستکاری، جیسے مختلف مہارت کی تربیت، خواتین اور بچوں کی صحت کی جانچ، ذہنی صحت جیسے شعبوں میں ریاست میں کچھ اچھے کام کرنے والے این جی او ہیں۔ ٹاٹا ٹرسٹ، ریلائنس فاؤنڈیشن، انڈین لاء سوسائٹی، ولیج سوشل ٹرانسفارمیشن فاؤنڈیشن، اسنیہا، یونائٹیڈنیشن فاؤنڈیشن ریمنڈ جیسے ٹرسٹ اور سماجی اداروں کے ساتھ ساتھ خواتین، بچے، یوتھ فار جابز نیز دیگر طبقات کی بہبود کے لئے مختلف پروجیکٹ روبہ عمل لائے جارہے ہیں۔

سماج کی پیش رفت:

خواتین کی خودکفالت کے لئے حکومت اپنی جانب سے کئی سطحوں پر کوشش کررہی ہے۔ لیکن سماج کے طور پر تعاون دینے کی ہماری سبھی کی ذمہ داری ہے۔ دُختر کشی جیسی قابل مذمت روایت جو سماجی مساوات کو نقصان دہ ثابت ہونے والی ہے۔ اسے روکنے کے لئے حکومت قانون کی عمل آوری کررہی ہے۔ تاہم سماج کو بھی اس پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ ریاست میں ایک ہزار لڑکوں کے پیچھے میں کم لڑکیوں کی پیدائشی شرح جو تشویش کے لائق ہے۔ 2017 میں ہر ہزار لڑکوں میں لڑکیوں کی پیدائشی شرح نوسو سے کم والے 9 (نو) اضلاع ہیں۔ پی سی پی این ڈی ٹی قانون کی موثر عمل آوری سبھی مشنریوں کے ربط سے کرنے اور ''بیٹی بچاؤ، بیٹی پڑھاؤ' یوجنا کے ذریعہ اس چیلنج کو مات دینے کے لئے کوشش شروع ہے۔

لڑکا یعنی خاندان کا چراغ، اس روایتی سمجھ سے باہر آنا ضروری ہے۔ اسی سے کئی خاندان، صرف لڑکی ہونے پر ہی فیملی پلاننگ آپریشن کررہے ہیں۔ جو امید کی کرن ہے۔ لڑکی اور خواتین تعلیم، کھیل، ادب، آرٹ، اداکاری، صنعت جیسے شعبوں میں شہرت حاصل کررہی ہیں۔ خاندان اور ملک کا نام روشن کرنے کے لئے میں کئی خواتین اہم کردار نبھارہی ہیں۔ لہٰذا لڑکی کو دوم درجہ کا نہ سمجھتے ہوئے یکساں سلوک کرنا ہمارا سبھی کا فرض ہے۔ اس فرض کو ادا کرنے کے لئے ہم سبھی کو پابند رہنا ہوگا۔

☆☆

(تحریر: سچن گاڈھوے۔ ڈی ایل او)

تعلیم تہذیب اور تمدن

اسکولیں صرف تسلیم شدہ تعلیم فراہم نہیں کرتیں بلکہ مستقبل میں سماج کی تشکیل کے اہم کام انجام دیتی ہیں ۔ آج کے دور میں بہتر سماج کی تشکیل کے لئے مناسب تعلیم کے ساتھ ہی تہذیب و تمدن کے درس فراہم کرنا بھی اہم ہیں ۔ خاص طور سے لڑکیوں کی تعلیم سے ہی سماج مہذب اور فعال ہوگا۔ لہٰذا حکومت کی خاص طور سے ان پر توجہ مرکوز ہے ۔

(پروفیسر ورشا گائیکواڈ
وزیر برائے اسکولی تعلیم)

دیہی علاقوں میں لڑکیوں کی تعلیم ہو یا خواتین کی خودکفالت ، اس تعلق سے حکومت کے ساتھ ساتھ ہم سبھی کو ہی پیش رفت کرنا ضروری ہے ۔ مہاتما جیوتی راؤ پھلے او رساوتری بائی پھلے نے لڑکیوں کی تعلیم کے لئے کی گئیں محنت کو یاد کرتے ہوئے لڑکیوں کی تعلیم کی جانب خاص طور سے کوشش کرنا ضروری ہے ۔ نہایت دوردراز اور دیہی علاقوں میں رہائش پذیر لڑکیوں کو بھی معیاری تعلیم حاصل ہو لہٰذا حکومت خاص طور سے کوشش کررہی ہے ، لیکن سماج بھی اسے اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیئے ۔ اسکولی تعلیم کی وزیر کے طور پر جب میں دیہی علاقوں کے دورے پر جاتی ہوں تب وہاں کی لڑکیوں کو بہتر تعلیم حاصل ہورہی ہے یا نہیں اس کی تفتیش کرتی ہوں ۔ کچھ کمی ہو تو اسے دور کرنے کی طرف توجہ دی جاتی ہے ۔ لڑکیوں کی تعلیم کے بارے میں سرپرستوں میں بیداری میں اضافہ کی ضرورت ہے ۔ اس کے لئے تمام تر ضروری اقدامات کئے جائیں گے ۔

ہنگن گھاٹ میں رونما ہوئے واقعہ کے بعد مہاراشٹر مکمل طور سے لرز اٹھا ہے ۔ ایسے معاملات مستقبل میں نہ ہو لہٰذا طلباء کو بنیادی تعلیم کے ساتھ ہی ان میں ایک شہری کی خصوصیت پیدا ہو ، اس کے لئے تعلیم سے آراستہ کرنا ضروری ہے ۔ لڑکیوں کو تعلیم حاصل کرتے وقت ، محفوظ ہونے کا جذبہ پیدا ہونا ضروری ہے ۔ اس کے لئے لڑکیوں کو گڈ ٹچ ، بیڈ ٹچ بتلانا ضروری ہے اور لڑکوں کو ''نہیں'' سننے کی تعلیم ضروری ہے ۔ یہ کہنے کی ضرورت ہے ۔

تہذیب و تمدن : طلباء ملک اور سماج کا مستقبل ہوتے ہیں ۔ صرف وزیر تعلیم کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک ٹیچر کی حیثیت سے طلباء کو سبھی جدید سہولیات دستیاب کرانے کی میری کوشش ہے ۔ لڑکوں کو تعلیم کے ساتھ ہی ان کے فن اور قابلیت کو فروغ دینا ضروری ہے ۔ لیکن صرف کتابی تعلیم نہ دیتے ہوئے عملی طریقہ سے طلباء کو سکھایا جانا چاہیئے ۔ فعال نسل کی تشکیل کے لئے پرائمری تعلیم اہم ہے ۔ لڑکوں کو بنیادی تعلیم فراہم کرتے وقت بہتر تربیت ضروری ہے ۔ اقتصادی حالات کی بدولت کوئی اسکول سے باہر نہ رہے ۔ اس جانب خاص طور سے توجہ دینا ضروری ہے ۔ مہاراشٹر تعلیم کے شعبہ میں پیش پیش ہے ، اس پیش رفت کو قائم رکھنے کے لئے ہم سبھی کو کوشش کرنا ضروری ہے ۔

تعلیمی چینل : اسکولی طلباء کو راست گھروں میں ہی تعلیمی رہنمائی حاصل ہونے کے لئے اسکولی تعلیم محکمہ ٹی وی پر (ڈی ٹی ایچ) تعلیمی چینل شروع کرے گا ۔ بدلتی ٹیکنالوجی کے مطابق مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی مہامنڈل یا بال بھارتی بھی اب پیش قدمی کررہا ہے ۔ بال بھارتی ای ۔ لرننگ ادبی تشکیل کے ساتھ ہی ای ۔ بال بھارتی پروجیکٹ کے تحت ریاست میں 725 اسکولوں میں ورچول کلاس روم جیسی یوجنا شروع کی جائے گی ۔ اس کا دور دراز علاقوں میں طلباء کو زبردست فائدہ ہوگا ۔ اس پروجیکٹ کی عمل آوری ویلیوایبل گروپ ، جیسے وی ۔ سیٹ پر مبنی ٹیکنالوجی کے ذریعہ کی جائے گی ۔ ورچول کلاس روم پروجیکٹ کی وجہ سے کوئی بھی ایک مضمون پر نہیں بلکہ سبھی مضامین پر رہنمائی طلباء کو حاصل ہوگی ۔

تعلیمی یوجنا : ۔ حکومت نے لڑکیوں کی تعلیم کی تشہیر اور پرچار ہونے کے لئے حاضری الاؤنس (بھتہ) ساوتری بائی پھلے دتک پالک یوجنا ، مفت یونیفارم ، مفت کتابیں ، ساوتری بائی پھلے پسماندہ طبقات اسکالرشپ یوجنا ، وظیفہ ، اسکول آنے ۔ جانے کے لئے راج ماتا جیجاؤ مفت سائیکل یوجنا ، ایس ٹی سے مفت سفر کے لئے اہلیہ بائی ہولکر یوجنا ، کستوربا گاندھی بالیکا نواس ودیالیہ ، مانو وکاس یوجنا نیز لیک واچوا لیک شیکوا (بیٹی بچاؤ ۔ بیٹی پڑھاؤ) جیسی کئی یوجنا شروع ہیں ۔

- **بارھویں تک مفت تعلیم :** اس یوجنا کا فائدہ ۱۲ ویں تک تعلیم حاصل کرنے والی لڑکیوں کو حاصل ہوتا ہے ۔ امدادی نیز غیر امدادی اعلیٰ سیکنڈری اسکول ، جونیئر کالجوں میں تعلیم حاصل کرنے والے سبھی گروپ کی لڑکیوں کو یہ یوجنا لاگو ہے ۔

مفت پاس یوجنا : دیہی علاقوں کی جو لڑکیاں گاؤں میں اسکول نہ ہونے کے سبب تعلیم حاصل نہیں کرسکتی ، ان کے لئے تعلیم مکمل کرنے کیلئے قریبی گاؤں کی اسکولوں میں جانے کے لئے 5 ویں تا 12 ویں تک ایس ٹی سے مفت سفر کرنے کی سہولت دی جاتی ہے ۔

ساوتری بائی پھلے اسکالر شپ یوجنا : پانچویں تا ساتویں جماعت کے دیگر

پسماندہ ، وِمکت جاتی ، بھٹکیہ جماعت، خصوصی پسماندہ طبقات کی طالبات کے لئے یہ یوجنا ہے۔ طالبات کو پانچویں تا ساتویں میں اسکول میں باقاعدہ تعلیم حاصل کرنا ضروری ہے۔ فی طالبہ کو ہر ماہ 60 روپئے اور 10 ماہ کے لئے 600 روپئے دیئے جاتے ہیں۔

ڈراپ آؤٹ کی روک تھام کے لئے اقدام : سیکنڈری اسکول میں زیر تعلیم دیگر پسماندہ طبقات، وجا بھج اور وی ما پر کی لڑکیوں کے ڈراپ آؤٹ کا تناسب روکنے کے لئے 8 ویں تا 10 ویں تک کلاس میں باقاعدہ زیر تعلیم لڑکیوں کو 100 روپئے ہر ماہ اس طرح 10 ماہ کے لئے 1000 روپئے اسکالرشپ دی جاتی ہے۔

5 ویں تا دسویں جماعت کے طلباء کے لئے اسکالر شپ : 5 ویں تا 7 ویں میں دوہونہار پسماندہ طبقات کے طلباء کو نیز 8 ویں تا دسویں میں زیر تعلیم پہلے دو پسماندہ طبقات کے طالب علم کو اسکالرشپ دی جاتی ہے ۔ یہ اسکالرشپ گزشتہ سالانہ امتحان میں کم سے کم 50 فیصد اور اس سے زائد مارکس حاصل ہوئے پسماندہ طبقات کے طلباء سے پہلے اور دوسرے نمبر میں کامیاب ہوئے ہونہار طلباء کو منظور کی جاتی ہے۔ اس اسکالرشپ کے لئے آمدنی کی شرط نہیں۔ 5 ویں تا 7 ویں کے طلباء کو ہر ماہ 50 روپئے (500 روپئے 10 ماہ کے لئے)، آٹھویں تا 10 ویں کے طلباء کو ہر ماہ -/100 روپئے (1000 روپئے 10 ماہ کے لئے) دیئے جاتے ہیں۔

9 ویں تا 10 ویں کی پری میٹرک اسکالرشپ : درج فہرست ذات کے طلباء کے اسکولوں میں ڈراپ آوٹ کا تناسب کم ہو، اس کے لئے مرکزی حکومت نے 9 ویں اور 10 ویں میں زیر تعلیم درج فہرست ذات کے طلباء کے لئے پری میٹرک اسکالرشپ یوجنا شروع کی ہے ۔ اس اسکالرشپ کے لئے سرپرستوں کی آمدنی کی حد 2 لاکھ روپئے ہے۔ اس میں طلباء کے مارکس کی شرط نہیں ہے ۔ یوجنا کا فائدہ مرکز کے دیگر سیکنڈری پری اسکالرشپ کے استفادہ کرنے والوں کو لاگو نہیں ہوگی۔ ریاستی حکومت کے درج فہرست ذات طبقات کے 8 ویں تا 10 ویں کے سبھی لڑکیوں کے لئے فی الوقت شروع ہے۔ اس میں سرپرستوں کی آمدنی کی حد مقرر نہیں۔ لیکن مرکزی حکومت کے 9 ویں اور 10 ویں کے زیر تعلیم درج فہرست ذات کے طلباء کو بھارت سرکار پری میٹرک اسکالرشپ یوجنا میں 2 لاکھ روپئے سالانہ آمدنی والے سرپرستوں کے 9 ویں اور 10 ویں کی لڑکیاں شامل ہوگی۔ جس کی بدولت درج فہرست ذات طبقہ کی 8 ویں کی لڑکیاں اور دو لاکھ سے زائد آمدنی والے سرپرستوں کی 9 ویں اور 10 ویں کی لڑکیوں کے لئے موجودہ ساوتری بائی پھلے اسکالرشپ یوجنا آئندہ بھی شروع رہے گی ۔ لیکن ایک ہی استفادہ کرنے والے کو دونوں ہی یوجنا کا فائدہ حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

ہاسٹل میں رہنے والے کو ہر ماہ 350 روپئے (10 ماہ کے لئے) کتابیں، اور تدرتھ امداد سالانہ 1000 روپئے ، ہاسٹل میں نہ رہنے والوں کو ہر ماہ 150 روپئے (10 ماہ کے لئے)، کتابیں وتدرتھ امداد سالانہ 750 روپئے، معذور طلباء کے لئے ہر ماہ -/160 روپئے، دماغی طور پر مفلوج طلباء کے لئے ہر ماہ 240 روپئے دیئے جاتے ہیں۔

❑ **ماڈیل اسکول او رلڑکیوں کی ہاسٹل :** مرکزی حکومت نے پرائمری ، سیکنڈری اسکولوں کی لڑکیوں کے تناسب میں اضافہ کے لئے نیز لڑکیوں کی تعلیمی ڈراپ آؤٹ کے تناسب کے تدارک کے لئے دس اضلاع میں، اکل کنواں ، دھڑگاؤں ، تڑودا ، شہادا، نندوربار، نواپور، گیورائی، وڈونی، دھارور ، ہنگولی، پربھنی، گنگا کھیڈ، جنتور، پورنا، پاتھری، سیلو، مانوت، بھوکردن، پرتور، منٹھا، گھن سانگوی ، امبڈ، جالنہ، بدناپور، ڈھانو، تلاوری، وکرم گڈ، موکھاڈا، جوہار، گگن باوڈا، اگت پوری، ترمبکیشور، پیٹھ ، سُرگانا، ملکھیر، اُمری، دھرماباد، بلولی، دھانورا، اٹاپلی، بھامراگڈ، اہیری، سرونچا، ان 43 مقامات پر ماڈیل اسکول اور لڑکیوں کی ہاسٹل کی یوجنا ہے۔

مفت سائیکل تقسیم کاری : دیہی علاقے اور 'ک' درجہ کی نگر پریشد علاقوں کی لڑکیوں کے تعلیمی ڈراپ آوٹ کے تناسب کو کم کرنے کے لئے سیکنڈری اسکولوں میں تعلیم حاصل کرنے والی خطِ افلاس سے نچلی سطح کی 8 ویں جماعت کی لڑکیوں کے لئے یہ یوجنا شروع کی گئی ہے۔ اس کے لئے 7 ویں میں 45 فیصد مارکس حاصل کرنا چاہئے۔ نیز حکومت سے تسلیم شدہ امدادی سیکنڈری اسکول میں زیر تعلیم ہونا ضروری ہے ۔ یوجنا کے تحت استفادہ کے انتخاب کے وقت دور دراز، نہایت دور دراز علاقے، نیز شہری علاقوں میں جھوپڑ پٹی نیز سلم بستی کی لڑکیوں کو ترجیح دی جاتی ہے۔

❑ **راجرشی چھترپتی شاہو مہاراج اسکالرشپ :** وِمکت جاتی ٹھیکہ جماعت خصوصی پسماندہ طبقات کے لڑکے ۔ لڑکیوں کے تعلیمی معیار میں سدھار آئے۔ ان کے میرٹ یا قابلیت میں اضافہ ہو، اس مقصد سے یہ یوجنا شروع کی گئی ہے۔ طلباء 11 ویں، 12 ویں جونیئر کالج میں زیر تعلیم ہو۔ آمدنی کی شرط نہیں۔ طلباء کو 10 ویں میں 75 فیصد اور اس سے زیادہ مارکس حاصل کرنا ضروری ہے۔ اس میں طلباء کو ہر ماہ 300 روپئے اس طرح 10 ماہ اسکالرشپ دی جاتی ہے۔

☆☆

(تحریر: ورشا پھڈکے، آندھرے، سینئر اسسٹنٹ ڈائرکٹر (انفارمیشن)

> تھوڑا بہت وقت لگنے کے باوجود انتظامیہ سطح پر کوئی بھی فیصلہ ہو، اس کی عمل آوری حکومت کی معرفت ہوتی ہے۔ حکومت کے علاوہ ہم یعنی ہر فرد نے معذور، بے سہارا، ماں بہنوں کی جانب انسانیت کے نقطہ نظر سے، انسانیت کے جذبہ سے وہ ہمارے گھر کے ایک فرد ہیں ایسا سمجھ کر توجہ دینی چاہئے، ہر مقام پر ان کی جانب ترجیحی طور پر دیکھا جانا چاہئے۔

بے سہاروں کو سہارا

اوم پرکاش عرف بچّو کڈو
وزیر مملکت خواتین و بہبودی اطفال

محروم طبقات کو انصاف دینے کے لئے ہمیں ترجیح دینی چاہئے ۔ یہ ان کا پہلا حق ہے ۔ اس بارے میں سبھی کو غور کرنے کی ضرورت ہے۔ حکومت کی یوجنا آخری فرد تک پہنچانے کی ذمہ داری حکومت کے ساتھ ساتھ ہم سبھی کی ہے۔ خاص طور سے خواتین اور بہبودی اطفال محکمہ کے ہر آفیسر ملازمین کی یہ ذمہ داری ہے۔

مذکورہ محکمہ کے وزیر مملکت کے طور پر ذمہ داری نبھاتے ہوئے میں محکمہ کے ہر شخص سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ، اس محکمہ میں فرائض کی انجام دہی کے دوران ، بیوہ، شوہر کے ذریعہ چھوڑی گئی خواتین، مطلقہ، معذور اور بے سہارا طبقات کی بہبود کو ترجیح دینی ہی چاہئے ۔ سنجے گاندھی نرادھار انودان یوجنا، شراون بال سیوا، راجیہ نیورتّی ویتن یوجنا، ودھوا (بیوہ)، شوہر کے ذریعہ چھوڑی گئی خواتین اور مطلقہ خواتین کے لئے خود روزگار کے لئے دل لگا کر کام کرنا ہے۔

ہم سے زیادہ ہوشیار:

ہماری معذور ماں، بہنوں کے تعلق سے ان کی سہولیات کے لئے کام کرتے وقت ایک بات دھیان میں رکھنی چاہئے کہ وہ جسمانی طور پر معذور ہیں، لیکن ذہنی طور سے ہم سے زیادہ ہوشیار ہیں۔ ہماری ایک نابینا بہن نے ضلع کلکٹر بن کر یہ ثابت کردیا ہے ۔ ایس ٹی مہامنڈل میں معذور افراد کے لئے جو کچھ سہولیات ہیں، وہ انھیں ملنی چاہئے۔ انھیں ملنے والے دوئم سلوک پر سبھی کو غور کرنا چاہئے ۔ انھیں قدرتی اعتبار سے انصاف دینے کی کوشش کریں۔ انھیں حاصل ہونے والا حق ، سہولیات یہ تمہارے ذریعہ نہ دیئے جانے پر حکومت نے دی ہیں۔

آپ صرف عمل آوری کرتے ہیں ۔ اسے دیانتداری سے کریں۔ کوئی بھی ملازم سے افسران سے معذور افراد کو تکلیف پہنچانے کا معاملہ ہونا نہیں چاہئے۔'' معذوروں کے لئے بنائے گئے بیت الخلاء پر بھی ہم غور کریں۔ اس سہولت کی ضرورت کے تحت اسے فوراً فراہم کرنا چاہئے ۔

شوہر کے ذریعہ چھوڑی گئی خواتین، بیوہ، ماں، بہنوں کی جانب بھی سماجی اعتبار سے محروم طبقہ کر توجہ دیں ۔ میں آپ سے کہنا چاہوں گا کہ، ان کے مسائل بہت سنگین ہیں ۔ شہروں میں رہنے والوں کی وہ سمجھ میں نہیں آتے ۔ لیکن جب گاؤں میں جانا ہوتا ہے تو اس وقت یہ مسائل ہمیں سمجھ میں آتے ہیں ۔ اقلیتی سماج ہو یا کوئی بھی سماج ہو ان میں اس طرح کے مسائل سچ میں سنگین ہیں ۔ وہ بول نہیں سکتے، گھبرا جاتے ہیں، لہٰذا ان کے ساتھ کھڑے رہنا چاہئے، ایسا میں سمجھتا ہوں۔

خوداعتمادی میں اضافہ کی ضرورت:

میرے زیر اختیار والے محکمہ کے سبھی ملازمین افسران سے میری درخواست ہے کہ آپ اس جانب سنجیدگی سے توجہ دیں ۔ دیہی علاقوں میں خواتین کے لئے ہمیں بہت کام کرنے ہیں ۔ ان کی خوداعتمادی میں اضافہ کرنے ان کی تعلیم، صحت ، ان کی صلاحیت کو فروغ ، انھیں منظّم کرنے ، سماجی، اقتصادی، سیاسی سطح پر ان کی اہلیت بخوبی متعین کرنے ، ایسے کئی امور کی جانب ہمیں توجہ دینی ہے۔

اس کے لئے ہمیں انتھک محنت کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ معذور افراد کو سہارا دینا یہ صحیح انسانیت ہے۔

☆☆

(تحریر: ڈاکٹر راجو پاٹودکر)

خواتین اور بچوں کی همه جهت ترقی کے لئے خواتین و بہبودی اطفال محکمه مرکزی و ریاستی کی مختلف یوجناؤں کی موثر عمل آوری کررها هے ۔ اس محکمه کے ذریعه ماؤں اور بچوں کے ناقص غذائیت کے مسئله کے تناسب کو کم کرنے کے لئے مختلف پروجیکٹ روبه عمل هیں۔

فعال ماں، تندرست بچے....

آئی۔اے۔کندن
سیکریٹری، خواتین و بہبودی اطفال

ریاست میں مہیلا و بال وکاس (خواتین و بہبودی اطفال) محکمہ خواتین کی ہمہ جہت ترقی کیلئے مختلف یوجنا روبہ عمل لا رہا ہے۔ جن کے ذریعہ سماج کی نچلی سطح کے طبقات کی ترقی کا راستہ وسیع و عریض کررہا ہے۔ ماں اگر تمام طرح سے فعال اور صحت مند ہوئی تو تب ہی تندرست بچے ہوتے ہیں۔ لہٰذا خواتین کا سماجی، اقتصادی اور تعلیمی اعتبار سے مستحکم ہونا اس محکمہ کا مقصد ہے۔ اسی نقطہ نظر سے مختلف یوجنا روبہ عمل ہیں۔ اس کے مثبت ثمرات بھی دکھائی دے رہے ہیں۔

موثر عمل آوری:

خواتین اور بچوں کی ہمہ جہت ترقی کے لئے یہ محکمہ پابند ہے۔ ہمارے اہم کام پالیسی اور پروگراموں کو فروغ دینا اور ریاستی اور مرکزی یوجناؤں کی موثر عمل آوری کرنا ہے۔ بچوں اور خواتین کے حقوق کے تحت ہم کئی قوانین اور یوجناؤں کی موثر عمل آوری کررہے ہیں۔ ''پروٹیکشن آف چائلڈ فرام سیکسول آفینسیس ایکٹ 2012 اور'' پروٹیکشن آف وومین فرام ڈومیسٹک وائلینس ایکٹ 2005 کی موثر عمل آوری کی جارہی ہے ۔ اسکے علاوہ ''مہیلا آرتھک وکاس مہامنڈل (ماویم) کے تحت خواتین کو مہارت سے آراستہ کرکے اور انھیں کاروباری تربیت فراہم کرکے ذریعہ معاش کے مواقع دستیاب کرائے جارہے ہیں۔

جدید ٹیکنالوجی کا استعمال:

بچوں اور ماؤں کی غذا، پرورش اور صحت کے متعلق ضروریات کی تکمیل ہو لہٰذا ریاستی حکومت پوشن ابھیان کی موثر عمل آوری کررہی ہے۔ اس ابھیان کے تحت آئی سی ڈی ایس کامن ایپلیکیشن سافٹ ویئر، جن آندولن، سمودائے، منی پروگرام، نئے پروجیکٹ وغیرہ شامل ہیں۔ آئی سی ڈی ایس کامن ایپلیکیشن سافٹ ویئر کے تحت سبھی آنگن واڑی سیویکاؤں کو موبائل فون دستیاب کرائے گئے ہیں اور بیشتر معلومات اب ڈیجیٹل صورت میں دستیاب ہورہی ہے ۔ اس کے علاوہ سمودائے ۔ منی پروگرام کی بدولت سمودائے کے لوگوں کے برتاؤ میں مثبت تبدیلی ہورہی ہے۔

ریاست ہمیشہ ناقص غذائیت کے مسئلہ کے مخالف نبرد آزما ہونے کے لئے مستعد ہے اور اس کے لئے 2022 تک پوشن ابھیان کے مقاصد کی تکمیل کی حصولیابی کے نقطہ نظر سے پیش رفت کرتے وقت خواتین اور بچوں کی مکمل پرورش، غذا کی ذمہ داری آؤ ہم سبھی مل کر نبھانے کا عزم اس موقع پر کریں!☆☆

(ترجمہ: عامر اصغر قریشی)

ماؤں اور بچوں کو متوازن غذا

ایکاتمک بال وکاس سیوا یوجنا کے ذریعه اطمینان بخش غذا حاصل کرانا ، همارا اهم مقصد هے ۔ ریاست میں تقریباً 109000 آنگن واڑی مراکز هیں ۔ شهری ، دیهی اور آدی واسی علاقوں میں حامله خواتین ، دوده پلانے والی مائیں ، اور صفرتا 6 سال کی عمر کے بچوں کو اس پروگرام کے تحت متوازن اور مقوی غذا دی جاتی هے ۔

پوشن ابھیان کے تحت ، عمر کے لحاظ سے کم اونچائی هونا (اسٹنیٹنگ) عمر کے لحاظ سے کم وزن هونا (انڈرویٹ) پیدائش سے کم وزن هونا (لوبرتھ ویٹ) نیز اونچائی کے مطابق کم وزن هونا اس کا تناسب هر سال 2 فی صد کے تحت کم کرنا اورصفر تا 6 سال کی عمر والے بچوں کے اور 15-49 سال کی خواتین کے اینیمیا کا تناسب سالانه 3 فیصد کے مطابق کم کرنا ، ایسا نشانه طے کیا گیا هے ۔ یه نشانه مرکزی حکومت نے مارچ 2018 میں شروع کرده پوشن ابهیان کا بنیادی جزو هے ۔ 2022 تك متوقع نشانه کی تکمیل کی جائے گی ۔

اقلیتی طبقه کی ترقی کے لئے ریاستی حکومت کے زیراهتمام مختلف یوجنا روبه عمل هیں۔ لڑکیوں کی تعلیم کے لئے نیز خواتین کی اقتصادی ، تعلیمی اور سماجی خودکفالت کے لئے مذکورہ یوجنا سے فائدہ حاصل هورها هے

اقلیتی خواتین کی ترقی

ریاستی حکومت اقلیتی طبقات کی ہمہ جہت ترقی کے لئے پابند ہے ۔ اقلیتی طبقات کی خواتین اور لڑکیوں کی ترقی کے لئے ریاستی حکومت مختلف یوجنا روبہ عمل لا رہی ہیں۔

21 مقامات پر ہاسٹل شروع:

ریاست میں اقلیتی سماج میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والی لڑکیوں کے لئے ہاسٹل یوجنا موثر طور پر روبہ عمل ہے۔

ریاست میں کوی ایتری (شاعرہ) بہینا بائی چودھری اُتّر مہاراشٹر ودیا پیٹھ (جلگاؤں)، گھن ساونگی (ضلع جالنہ) گورنمنٹ ٹیچرس کالج (پنویل) راجہ رام مہاودیالیہ (کولہاپور)، گورنمنٹ وگیان سنستھا (اورنگ آباد)، گورنمنٹ ودربھ گیان وگیان سنستھا (امراوتی)، ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر مراٹھواڑا ودیا پیٹھ (اورنگ آباد)، سوامی رامانند تیرتھ مراٹھواڑا ودیا پیٹھ (ناندیڑ)، ڈاکٹر پنجاب راؤ دیشمکھ کرشی ودیا پیٹھ (اکولہ)، گورنمنٹ انجینئرنگ مہاودیالیہ (جلگاؤں)، گورنمنٹ پالی ٹیکنک (سولا پور، ہنگولی اور واشم)، اور جنتور (پربھنی) پربھنی ضلع میں پربھنی، پورنا، گنگا کھیڈ، سیلو، پاتھری نیز چندر پور (ضلع چندر پور) اور بسمت (ضلع ہنگولی) میں واقع گورنمنٹ انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ (آئی ٹی آئی) ان 21 مقامات پر اقلیتی سماج کی لڑکیوں کے لئے ہاسٹل شروع ہوگئے ہیں۔ ان ہاسٹل کی داخلہ گنجائش ایک ہزار 910 ہے۔ ہاسٹل میں اقلیتی سماج کی لڑکیوں کے لئے 70 فیصد اور غیر اقلیتی سماج کی لڑکیوں کے لئے 30 فیصد نشستوں پر داخلہ دیا جاتا ہے۔

تعلیمی قرض یوجنا:

اقلیتی سماج کے طلباء، طالبات کو تعلیم حاصل کرنا آسان ہو، اس کے لئے مولانا آزاد اقلیتی اقتصادی ترقیاتی کارپوریشن کی جانب سے تعلیمی قرض یوجنا روبہ عمل ہے۔ اعلیٰ پیشہ وارانہ تعلیم کے لئے اس کے ذریعہ قرض فراہم کئے جاتے ہیں۔ تعلیمی قرض یوجنا کا فائدہ، لڑکیاں اس سے اعلیٰ تعلیم مکمل کرسکتی ہیں۔ کارپوریشن کی معرفت اقلیتی سماج کے بے روزگاروں کے لئے پروفیشنل قرض فراہم کئے جاتے ہیں ۔ بے روزگار لڑکیاں، خواتین بھی اس یوجنا کا فائدہ حاصل کرکے اپنے کاروبار، صنعت شروع کرسکتی ہیں۔ اس یوجنا کی مزید معلومات کارپوریشن کے mdd. aharashtra.gov.in ویب سائٹ پر حاصل کی جاسکتی ہے۔

> "جسٹس سچر کمیٹی کی رپورٹ کے بعد ریاست میں 2008 میں آزاد اقلیتی ترقیاتی محکمه قائم کیا گیا۔ تب سے ریاست میں اقلیتی سماج کے مفاد کے لئے مختلف یوجنا روبه عمل هیں۔ مسلم ، بوده ، عیسائی ، جین ، سکھ او رپارسی طبقات کو اقلیتوں میں شامل کیاگیا هے۔ مذکوره سماج کی لڑکیوں اور خواتین کی خودکفالت کے لئے محکمه کے زیر اهتمام جامع اقدامات روبه عمل هیں ۔"
>
> شری نواب ملك ، وزیر برائے اقلیتی ترقیات محکمه

مختلف یوجنا:

● اقلیتوں کے لئے ریاست میں 42 آئی ٹی آئی میں دوسری اور تیسری شفٹ میں نیز 15 گورنمنٹ پالی ٹیکنک میں دوسری شفٹ میں کلاس چلائی جاتی ہے۔ ہایئر پروفیشنل نیز 12 ویں کے بعد کے سبھی کورس میں تعلیم حاصل کرنے والے اقلیتی طلباء کے لئے اسکالرشپ یوجنا روبہ عمل ہے۔ پری میٹرک / بعد از میٹرک اسکالرشپ کا بھی فائدہ دیا جاتا ہے۔ اقلیتی سماج کی لڑکیاں اس یوجنا سے فائدہ حاصل کرسکتی ہیں۔

● اقتصادی وجوہات کی بناء پر تعلیم حاصل نہیں کرسکتی ایسی اقلیتی طالبات کے لئے مولانا آزاد راشٹریہ اسکالرشپ یوجنا روبہ عمل ہے ۔ اسکول۔ کالج کی فیس، نصابی کتابیں، لکھنے کے لوازمات وغیرہ کی خریداری، رہائش اور طعام کے انتظام کے اخراجات کے لئے مذکورہ اسکالرشپ دی جاتی ہے۔ مرکزی حکومت کی مولانا آزاد ایجوکیشن پرتشٹھان کی معرفت یہ اسکیم روبہ عمل ہے ۔ مزید جانکاری کے لئے www.maef.nic.in ویب سائٹ دستیاب ہے۔

● اقلیتی سماج کی خواتین کی قیادت کی صلاحیت کو فروغ دینے کے لئے ''نئی روشنی'' یوجنا روبہ عمل ہے ۔ اس میں اقلیتی خواتین کو سرکاری سسٹم، بنک اور دیگر اداروں کے ساتھ کاروبار جیسے مختلف امور کے متعلق تربیت دی جاتی ہے۔ اقلیتی خواتین کو لوازمات اور تیکنیکی مہارت سے آراستہ کرکے انھیں خودکفیل بنایا جاتا ہے ۔ ان میں خوداعتمادی پیدا کی جاتی ہے۔ اس یوجنا کے متعلق مزید معلومات کے لئے www.minorityaffairs.gov.in ویب سائٹ رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے۔ ☆☆☆

(ارشاد باغبان، ڈی ایل او)

مثالی تحریک

خواتین کی ہر شعبہ میں بلندپرواز کے لیے حکومت کی کوشش رہتی ہے۔ لیکن بلندپرواز بھرنے کا رحجان کچھ خواتین میں فطری طورپرھوتا ہے۔ کچھ محنت کے زور پر خود کی شناخت پیداکرکے عام خواتین کے سامنے ایک مثال (آدرش) پیداکرتی ہیں۔ ان کی قابلیتوں کی وجہ سے وہ کئی لوگوں کے لیے قابل تحریک بنتی ہیں۔

ہم فعال:

روایتی کاروبار کے ساتھ ہی پیشہ وارانہ نقطہ نظر سے اورنگ آباد ضلع میں بھڈ جی (تعلقہ خلدآباد) کی رانی لکشمی بائی مہیلا بچت گٹ کی

خاتون نے نئے کاروبار کے دروازے کھولے ہیں۔ رتنا دھن سنگھ پُسے، یہ بچت گٹ کی سربراہ ہے۔ علاقہ کی دس خواتین نے ایک ساتھ آکر بچت گٹ قائم کیا۔ اس بچت گٹ کے ذریعہ مقومی غذا کے طور پر چکّی تیار کرکے اُسے فروخت کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ بنک آف مہاراشٹر سے قرض لیا۔ اس بچت گٹ کے ذریعہ وہ مونگ پھلی، راج گرا، تل، کھوپرا، جیسی چکی ہاتھوں سے بناتی ہیں۔ چکّی گھر ہی میں بنانے سے جگہ کے لیے کرایہ دینا نہیں ہوتا۔ راج گرا، تل کھوپرا مونگ پھلی سے بنائی گئ چکّی ایلورا گپھا، خلدآباد میں بھدرا ماروتی مندر نیز اورنگ آباد، پونہ، ممبئ اور دلی جیسے شہروں میں فروخت کی جاتی ہے۔ ممبئ باندرہ۔ کرلا کمپلیکس میں ایم ایم آرڈی اے میدان پر شری مہالکشمی سرس نمائش میں اس بچت گٹ کی خواتین نے بارہ دنوں میں ساڑھے چار لاکھ کی گیارہ کوئینل چکی فروخت کی۔ اس سے اُنھیں خرچ کے بعد کل نفع دولاکھ روپئے ملا۔

بیج ماتا کی پذیرائی:

ملکی قسم (نسل) میں صحیح طاقت کو پہچانا وہ کوبھانڑنے جیسے چھوٹے سے گاؤں میں رہنے والی راہی بائی نے احمد نگر ضلع کے اکولے تعلقہ میں دوردراز علاقہ کی راہی بائی سوما پوپیرے کو آج پورا مہاراشٹر نہیں بلکہ پورا ملک ''بیج ماتا'' کے طور پر جانتا ہے۔

راہی بائی کے پاس سبھی اقسام کے پرانے دیسی سبزیوں اور بیل (شاخوں والے پودے) ساگ، ترکاری کے بیج محفوظ کئے ہوئے ہیں۔ انھوں نے سبزی ترکاری، چاول، گیہوں، باجرہ، موٹے اناج کی فصلوں کی 112 اقسام کی نسل کو محفوظ کرر کھا ہے۔ انھوں نے مہیلا کسانوں کا بچت گٹ قائم کیا۔ جس کے ذریعہ پرانے اقسام کے بیج کی پیداوار کی جاتی ہے۔ اب تک تقریباً ایک لاکھ لوگوں نے ان کے تیار کردہ بیج ان سے لے کر گئے ہیں۔ ملک بھر سے زراعتی ٹیکنالوجی میں زیر تعلیم کئی طلباء ان کے اس پروجیکٹ سے متاثر ہیں اور اسے دیکھنے آتے ہیں۔

راھی بائی پوپیرے کو صدرجمھوریه رام ناتھ کووند کے هاتھوں "پدم شری" سے نوازا گیا۔ وزیرزراعت دادا جی بھُسے نے اُنھیں ساڑی، چوڑی دے کر پذیرائی کی۔

راہی بائی نے پرانی روایت کو دوبارہ زندہ کیا ہے۔ یہ کام ریاست کے کسانوں تک پہنچانے کے لیے محکمہ زراعت تعاون کرے گا۔ انسانی صحت کے لیے کارآمد مقامی قسم (نسل) کو فروغ دینے کے ساتھ ہی ان کے بیج پیداوار کے لیے کسانوں کو حوصلہ دیا جائے گا۔ امقامی ملکی بیج کی قسم کو محفوظ رکھنے کے بیش بہا کام وہ کررہی ہیں۔ ریاست کے کسانوں تک ان کا کام پہنچایا جائے۔ اس کے لیے محکمہ زراعت انھیں تعاون دے گا۔

راہی بائی کے کام کی رپورٹ وزیراعلی اُدھوٹھاکرے کے سامنے پیش کی جائے گی۔ ایسا وزیرزراعت نے اسوقت کہا۔ ان کے پرانی نسل (قسم) کے فروغ کے کام کسانوں کے لیے رہنمایانہ ہیں۔

خواہش ریسرچ کی:

نمرتا انکوش گری

جڑی بوٹیاں ہماری صحت کے لئے بے حد مفید ہوتی ہیں ۔ اس میں رتالے (شکرقند) ہماری اُپواس کے دوران ایک اہم غذائی اجناس ہے ۔لیکن یہ صرف ہمارے اُپواس کے دوران ہی نہیں بلکہ ہرروز غذامیں شامل ہونا چاہئے اتنا مقوی ہوتا ہے۔اس تعلق سے گولٹ گاؤں (ضلع اورنگ آباد) کی نمرتا انکوش گری ریسرچ کررہی ہے ۔ وہ کیرالا میں تری ونت پور میں مرکزی جڑی بوٹی فصل ریسرچ ادارہ میں زراعتی سائنٹسٹ کے طور پر فائز ہیں۔ رتالو (شکرقند) سے تیار کردہ اشیاء صحت کے لئے کتنی اور کیسے فائدہ مند ہے اس تعلق سے وہ تحقیق کررہی ہیں۔شریمتی گری نے وسنت راؤ نائک مراٹھواڑہ کرشی ودیا پیٹھ، پربھنی سے بی ٹیک فوڈ ٹیکنالوجی میں ڈگری مکمل کی ۔ شوہرایڈوکیٹ دُرگیش شنکرپُری کاانھیں ساتھ ملا ۔انھوں نے فوڈ ٹیکنالوجی میں ایم ٹیک مکمل کیا ۔ اسسٹنٹ پروفیسر کے طور پر کام کرنے کے دوران زراعتی سائنسی سلیکشن بورڈ، نئی دلی کی جانب سے منعقدہ یو پی ایس سی کے مقابلہ جاتی امتحان میں پریلمینری ، مین امتحان اور انٹرویو میں پہلی ہی اٹیمپ میں انھیں کامیابی ملی ۔زراعتی سائنٹسٹ (ان تنتر)فوڈ ٹیکنک کے طور پر ان کا انتخاب ہوا۔وہ مہاراشٹر کی پہلی خاتون امیدوار ہیں ۔ اس امتحان میں مہاراشٹر میں اول اور ملک میں آٹھویں نمبر سے کامیاب ہوئیں۔مرکزی کندمُرے فصل سنشودھن سنستھا تری ونت پُرم، کیرالا میں ان کا سائنٹسٹ کے طور پرانتخاب ہوا۔2014 سے وہاں وہ فرائض انجام دے رہی ہیں۔

میدہ کی بجائے جڑی بوٹی کا آٹا استعمال کرکے بیماریوں کو روکنے والی ، ڈائیبٹک فرینڈلی بیکری پروڈکٹ کیسے بنائی جاتی ہیں ۔ اس تعلق سے ان کی ریسرچ شروع ہے ۔لہٰذا بسکٹ ، کیک ، کوکیز ، پاستا ، سیویاں ، ریڈی ٹوایٹ پروڈکٹ، نیوٹری بار، جیسی اشیاء ، رتالو سے (شکرقند سے) بنائی جاسکتی ہے ۔ اسی طرح رتالو سے اُپواس کے لئے پاستا ، نیوڈلس بنانے کے متعلق بھی ان کی ریسرچ شروع ہے ۔اس میں انھیں بیشتر کامیابی بھی ملی ہے ۔ رتالو سے (شکرقند سے) اسٹارچ اورآٹا (پاؤڈر) پروسیس کی وجہ سے کسانوں کو روزگار کے مواقع حاصل ہوکر مالیاتی آسودگی حاصل ہوسکتی ہے ۔اس کی بدولت مقوی غذائی اجناس عوام تک پہنچ سکیں گے۔

رتالو میں کیروٹین، اینتھوسائنک، اسٹارچ، پروٹین اورمعدنیات کی مقدار زیادہ ہوتی ہے ۔نیز اس کے کھانے سے وٹامن "A" کی کمی محسوس نہیں ہوتی ہیں ایسا شریمتی گری کہتی ہیں ۔ کسان اور صنعتکار یکجا ہوکر قندپھلوں کی پیائش کی تو فائدہ ہوگا۔اس کی وجہ سے رتالو کی مانگ میں اضافہ ہوگا اورکسانوں اورصنعتکاروں کو بھی فائدہ ہوگا۔ایسا شریمتی گری نے بتلایا۔

☆☆

سنتوش دیشمکھ

خودکی کمائی کی نئی پہچان:......

وردھا ضلع کے کرنجی کا جی کی اسنیہہ لتا ساورکر نامیاتی طریقہ سے مشروم کی

پیداوار حاصل کرتی ہے۔اس میں فریش مشروم، ڈرائے مشروم پاؤڈر، مشروم اچار، چٹنی، مشروم مونگ وڈیا، مُربا جیسی مختلف مشروم پیداوار (پروڈکشن) بناتی ہیں۔ صارفین سے نامیاتی طریقہ سے بنائے جانے والے مشروم مال کی خصوصی مانگ ہوتی ہے۔ نبارڈ کے ذریعہ ہمیں ’’خود‘‘ کمائی سے ’’خود‘‘ کی پہچان ملنے پر فخر کا اظہار شریمتی ساورکرنے کیا۔

راشٹریہ کرشی وگرامین وکاس بنک (نبارڈ) نیز اُتکرش فاؤنڈیشن کی جانب سے مہیلا بچت گٹ کی تیارکردہ اشیاء کی ریاستی سطح پرنمائش ناگپور میں حال ہی میں منعقد کی گئی تھی ۔ مہیلا بچت گٹ کے ذریعہ خواتین کو خودکفیل بنانے کے کام ریاست میں شروع ہیں۔اس سے خواتین کوروزگار بھی دستیاب ہوا ہے۔کچھ خواتین بڑی صنعتکار بھی بنی ہیں۔ بچت گٹ کے ذریعہ خواتین مالی اعتبار سے خودکفیل بن رہی ہیں۔لیکن دیہی علاقوں میں خواتین مارکیٹنگ کم ہیں۔انھیں اس نمائش سے اپنی اشیاء کی دنیا بھر میں شناخت کرانے کے مواقع دستیاب ہورہے ہیں۔اس کے علاوہ صارفین کو سبھی اقسام کی اشیاء ایک ہی چھت کے نیچے دستیاب ہورہی ہیں۔

نبارڈ کے ذریعہ سماج کی غریبی کے خاتمہ میں مدد ہورہی ہے۔خواتین خودکفالت کی رفتار خاص طور سے دیہی سطح پر بڑھ رہی ہے۔اس نمائش میں ریاست کے 15 اضلاع کے مہیلا بچت گٹ شریک ہوئے تھے۔اس کے لئے ضلع سے 50 اور دیگر اضلاع سے 35 مہیلا بچت گٹ نے مختلف اسٹالس لگائے تھے۔اس میں تقریباً60 اقسام کی اشیاء شامل تھیں۔(ارپنا پاولکر۔ دانگوڑے)

خواتین کی جرأت کو حکومت کا ساتھ

اورنگ آباد ضلع کے تیڑی/مکرمتپورواڈی (تعلقہ ویجاپور) گاؤں میں شریمتی سونو بنسی سوڑ سے (عمر 26) شادی کے بعد شوہر کی نشہ کی عادت سے بیزار ہوکر بچوں کے ساتھ والدین کے پاس رہ رہی تھی۔ والدین کو تکلیف نہ ہو لہٰذا بے زمین شریمتی سونو ذریعہ معاش کے لئے گاؤں کی اسکول میں صاف صفائی، کھیت مزدوری، اور برتن دھونے کے کام کرتی تھی۔ مزدوری کرکے پیٹ کا مسئلہ حل ہوتا تھا لیکن سر پر حق کی چھت نہیں تھی۔ اس کی زندگی گزارنے کی تڑپ کو دیکھ کر گرام سبھا نے فیصلہ کرکے اُن کے نام کی رمائی آواس یوجنا کے لئے سفارش کی۔ سبھی پروسیس مکمل ہونے کے بعد اُنھیں گھر منظور ہوا۔ پنچایت سمیتی کے دیہی ہاؤسنگ انجینئر پرمود بنگاڑ نے مکان منظور ہونے کا بتلاتے ہی شریمتی سونو سوڑ سے کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔

گھر تعمیر کرنے کے لئے جگہ کی دشواری تھی۔ والد نے گھر تعمیر کرنے کے لئے جگہ مہیا کرائی۔ رمائی آواس یوجنا کے تحت تعمیراتی کام کے لئے امداد کی پہلی دوسری تیسری اور آخری قسط ملتی گئی اور ویسے ویسے اُن کا گھر تعمیر ہوتا ہوگیا۔ بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر اجے سنہہ پوار، نیز گرام سیوک اور دیہی ہاؤسنگ انجینئر کی رہنمائی میں اُن کا مکان مکمل ہوا۔ شاندار گھر تعمیر ہونے پر جینے کی امنگ پیدا ہوئی۔ ضلع دیہی ترقیاتی مشنری کی پروجیکٹ ڈائرکٹر شریمتی سنگیتا دیوی پاٹل نے اس مکان کا دورہ کیا۔ گھر کے سامنے پانچ درخت لگائے اور گاؤں کی خواتین کو یکجا کرکے سیلف ہیلپ بچت گروپ قائم کرکے چھوٹا کاروبار شروع کرنے کے لئے حوصلہ دیا۔

مکان مکمل ہونے کی وجہ سے ان کے معیار زندگی میں اہم تبدیلی ہوئی ہے۔ سماج کا ان کی جانب دیکھنے کا نظریہ تبدیل ہوا۔ بارش میں گھاس کے کچے مکان میں پانی آتا تھا، سانپ بچھو گھر میں داخل ہوتے تھے۔ لہٰذا گھر میں رہنا ایک خطرہ تھا۔ اب وہ پکے مکان میں رہتے ہیں، اب دھوپ بارش کا خطرہ نہیں ہے اور گھر میں ہی بیت الخلاء ہونے سے کوئی بھی وبائی امراض لاحق ہونے کا خطرہ نہیں۔

☆☆

(گنیش مادھوراؤ چکلے واڈ، ایکسٹینشن آفیسر، پنچایت سمیتی۔ ویجاپور)

فرض شناس آنگن واڑی سیویکا:

سنجے گاندھی نیشنل پارک کے جنگل کے علاقہ میں آدی واسیوں کی کچھ بستیاں ہیں۔ ان کے چھوٹے گھر ہیں۔ جنگل ہی ان کا گھر اور شہر ہے۔ آمدورفت کے کوئی بھی ذرائع نہیں۔ لیکن گھنے جنگل سے روز چار گھنٹے کی سخت محنت کرکے یہ آنگن واڑی سیویکا اپنے فرائض نبھاتے ہوئے ماں اور بچوں کی پرورش کی ذمہ داری بخوبی نبھا رہی ہیں۔ انجلی کسن جادھو اور سونل سنجاؤ براپ یہ ان دو فرض شناس سیویکاؤں کے نام۔

یہ دونوں ہی خواتین آنگن واڑی کی لڑکیوں کی نگرانی کرتی ہیں۔ ان آدی واسی خاندان کے لوگوں کو گھر پہنچ غذا تقسیم کرتی ہیں۔ ان کے یہ کام وہاں کے کئی خاندانوں کو راحت دینے والے ہیں۔

مہیلا آرتھک وکاس مہامنڈل کے یوم تاسیس کے موقع پر ''تیج شری فائنانشیل سروسیس'' یوجنا کا آغاز کیا گیا۔ اس موقعہ پر ڈپٹی چیرمین ڈاکٹر نیلم گورہے، وزیر اعلیٰ اُدھو ٹھاکرے نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار، مہیلا و بال وکاس کی وزیر ایڈوکیٹ یشومتی ٹھاکور (سوناونے)۔

خواتین کی همه جهت ترقی میں اهم ذریعه ثابت هونے والے مهیلا آرتهك وكاس مهامنڈل (خواتین مالیاتی ترقیاتی کارپوریشن) یا ماویم مهاراشٹر کی دیهی اور شهری خواتین کی ترقی میں سرفهرست ثابت هورهاهے ۔ خواتین کی تنظیم ، ان کی صلاحیتوں کو فروغ دے کر انهیں خود اعتماد اور آسوده حال بنانے میں ماویم اهم کردا رنبهارها هے ۔

خواتین ترقیات میں سرفہرست

مہاراشٹر کی اقتصادی ترقی دیہی ترقی پر منحصر ہے۔ خاص طور سے زراعت پر منحصر اس اقتصادی نظام کو علیحدہ سمت دینے کی ضرورت کو سمجھتے ہوئے ریاستی حکومت نے جو کچھ اہم فیصلے کئے ہیں ان میں ماویم کی اہمیت زیادہ ہے۔ سیلف ہیلپ گروپ کے ذریعہ خواتین کو خود اعتماد کرنے کے مقصد سے شروع کردہ یہ پروجیکٹ گزشتہ چار دہائیوں سے زیادہ عرصہ تک اپنے مقاصد کے تحت شروع ہے۔ ماویم کو ملکی اور بین الاقوامی سطح پر حاصل کردہ ایوارڈ، ظاہر کرتے ہیں کہ ماویم ریاست میں خواتین کی سماجی، تعلیمی اور صنعتی ترقی میں اہم ذریعہ ثابت ہورہا ہے۔

ترقیات کے متواتر پروسیس کے تحت خواتین کے لئے سماجی، اقتصادی اور سیاسی انصاف کو بحال کرنے کے مقصد کو لے کر قائم کردہ مہیلا آرتھک

وکاس مہامنڈل (ماویم) ریاستی حکومت کا تسلیم شدہ پروجیکٹ ہے۔ بین الاقوامی خواتین سال کے موقع پر 24 فروری 1975 کو مذکورہ کارپوریشن

ریاست میں پلاسٹک بندی کے وقت مہیلا آرتھک وکاس مہامنڈل نے کاغذی و کپڑوں کی تھیلیاں بنانے کی ذمہ داری بہتر طور پر نبھائی ہے۔ مستقل ترقی کا مقصد اور خواتین خود کفالت کا قریبی رشتہ ہے۔ یہ اس سے دکھائی دیتا ہے۔ ''ماویم'' اور مہاراشٹر راجیہ مہیلا آیوگ کو فعال بنانے کیلئے حکومت ہمیشہ کوشاں ہے۔ مہیلا بچت گٹ کے کام کے دوران دیہی ترقیات، شہری ترقیات محکمہ کے بھی بچت گٹ ہیں۔ ساتھ ہی ماویم کے مہیلا بچت گٹ آگے بڑھ رہے ہیں اور اپنی نئی پیداوار مارکٹ میں متعارف کررہے ہیں۔ مستقبل میں بھی ماویم کی ترقی کی جانب پیش رفت اسی طرح شروع رہے گی۔

ڈاکٹر نیلم گورہے، ڈپٹی چیرمین ، ودھان پریشد''

(مہامنڈل) قائم ہوا۔خواتین کی ہمہ جہت ترقی کی اہمیت اور مہامنڈل کے ان کاموں میں ماہرین کی آراء حاصل کرکے ریاستی حکومت نے مہامنڈل کو خواتین ترقی کی ریاستی سطحی کے ''چوٹی کا ادارہ'' (شیکھر سنستھا) کے طور پر اعلان کیا ہے۔ لہٰذا مرکزی اور ریاستی حکومت کی خواتین کے لئے مختلف ترقیاتی یوجنا ریاست میں روبہ عمل لانے کے اہم کام اس کے ہیں۔ سیلف ہیلپ بچت گروپ، مالیاتی ادارہ، سیلف ہیلپ ادارہ اور حکومت کے متعلق محکموں میں ربط پیدا کرنے کے اہم کام بھی ماویم کررہا ہے۔

ماویم کی توسیع: پوری ریاست میں اپنے کاموں کی وسعت والے ماویم کا اہم آفس ممبئی باندرہ میں واقع ہے۔ ماویم کی ممبئی سمیت دیہی علاقوں میں 36 ڈسٹرکٹ (ضلعی) آفس ہیں۔ ماویم کی معرفت روبہ عمل سبھی یوجنا کی عمل آوری ماویم ضلعی آفس کی جانب سے ہوتی ہے۔ خواتین کی اقتصادی ضروریات، ان کی صلاحیتوں کی شناخت کرکے انھیں ضروری مدد کرنے میں یہاں کے آفیسر اور ملازمین طبقہ مستعد رہتا ہے۔

پالیسی اور نظریات: O ضلعی سطح پر خواتین کی ترقیاتی یوجنا اور پروگراموں کی بخوبی عمل آوری۔ O استفادہ کی ضروریات کے تحت پروجیکٹوں کی منصوبہ بندی اور امداد کے تحت انحصاری کم کرنے پر توجہ۔ O منصوبوں میں نچلی سطح سے ہی استفادہ کا تعاون۔ O دائرہ اختیار میں حقیقت پر مبنی پروسیس اور پالیسیوں کی بخوبی عمل آوری۔ O موثر انتظامیہ اور اموری سنگھ (کاریہ سنگھ) کے جذبہ کے تعاون سے افسران اور ملازمین میں استحکامی۔

O ایک ہاتھ میں اقتدار (ایک ہاتی ستہ) یا ایکا دھیکار شاہی پر روک لگانے کے لئے مناسب احتیاطی اقدامات۔

O غریبوں میں غریب استفادہ کو منتخب کرنے کے لئے اسمارٹ وسائل کا استعمال۔

O باریک بینی سے (مائکرو) معائنہ کرکے غریبی ظاہر کرنا۔

ماویم کے کاموں کی فن صف آرائی کے طور پر کوئی بھی سیلف ہیلپ بچت گٹ پر مبنی پروگرام / پروجیکٹ میں درج ذیل چار اہم امور پر توجہ دی جاتی ہے۔

اداروں کی تشکیل اور استحکامی: ماویم کو یقین ہے کہ اداروں کی تشکیل اور استحکامی کے پروسیس خواتین کی اجتماعی ترقی میں اہم کردار نبھاتے ہیں۔ اداروں کی تشکیل کے پروسیس میں سیلف ہیلپ بچت گروپ، دیہی ترقیاتی کمیٹیاں اور کلسٹر سطح پر سیلف ہیلپ بچت گٹ کے فیڈریشن یا عوام کے ذریعہ چلائے جانے والے ذرائع مراکز (سی ایم آر سی) شامل ہوتے ہیں۔ مہامنڈل کے تشکیل کردہ اداروں نے سماجی فنڈ، لوک شاہی گورننس، اراکین کو مختلف پروگرام اور خدمات کیلئے انتظامیائی سسٹم ڈیولپ کی ہے۔ ساتھ ہی سوشل انٹرپرائز ڈیولپمنٹ جیسے پروجیکٹ انجام دینے اور مختلف شراکت داروں کے ذریعہ وسائل اکٹھا کرنے پر توجہ دی ہے۔

مائکرو مالیاتی سروس: اس گروپ کے تحت۔ O اندرونی بچت اور قرض فراہم کرنے۔ O بڑی رقم کا قرض حاصل کرنے کے لئے بنک اور دیگر مالیاتی اداروں کے ساتھ شراکت داری کرنے۔ O سیلف ہیلپ بچت گٹ کی خواتین کو بیمہ کا فائدہ حاصل کرانے کے لئے بیمہ کمپنیوں سے جوڑنا۔

> "مہیلا آرتھک وکاس مہا منڈل میں (ماویم) شہری اور دیہی علاقوں کی خواتین کے کام بہترین ہیں۔ چاروں سمت ترقیات کی جانب مہاراشٹر متواتر پیش رفت کررہا ہے۔ خواتین کے من کو جان کر انھیں مناسب سمت دی گئی تو وہ یقیناً اپنے شعبہ میں ترقی کرسکتی ہیں۔ اس کے لئے انھیں حکومت کی جانب سے تمام تر تعاون کیا جائے گا۔ مہیلا آرتھک وکاس مہامنڈل کی خواتین بچت گٹ کے کام قابل تحریک ہیں۔ مہامنڈل کے مستقبل میں ترقی کے لئے یہ کام اہم ہیں۔"
>
> شری اُدھو ٹھاکرے ، ''وزیر اعلیٰ''

مختلف پروگراموں کے ثمرات:

O ماویم کے قائم کردہ 361 سی ایم آر سی میں سے 80 فیصد سی ایم آر سی خود کے بل پر قائم ہیں۔

O سیلف ہیلپ بچت گٹ کی خواتین کو 2 تا 3 مستقل نوعیت کے برقرار رہنے والے آمدنی کے ذرائع حاصل ہوئے۔

O 6180/ مائکرو لائیولیہوڈ پلان میں 151059 خواتین کا تعاون۔

O مائکرو لائیولیہوڈ پلان میں شامل خواتین کی آمدنی میں 5000 تا 20000 تک کا اضافہ۔

O مختلف بنکوں نے سیلف ہیلپ بچت گروپ کی خواتین کو (2836.38 کروڑ روپے) قرض دستیاب کرائے۔

O مختلف محکموں کے ساتھ رابطہ کرکے 44 کروڑ روپے کا (مالیاتی سال 2018-19) میں خواتین کو فائدہ حاصل کرانے میں کامیابی۔

O خواتین کی جائداد میں ملکیت، فیصلہ پروسیس میں خواتین کا تعاون اور پنچایت راج اداروں میں خواتین کو مقام حاصل کرانے میں کامیابی۔

O زراعتی۔ سسٹم میں ٹیکنالوجی کا استعمال کرکے خواتین کی محنت کو کم کرنے کی کوشش۔

گزربسر کے ذرائع اور انٹرپرائز فروغ:

خواتین کو آمدنی کے ذرائع مہیا کرانے کے لئے، خواتین کی قابلیت کو فروغ دینے اور نئی صلاحیتوں اور قابلیت کی پہچان کرانا۔ ترقی یافتہ ٹیکنالوجی اور محنت کی بچت کرنے والی بنیادی سہولیات کی شناخت کراکے خواتین کے انٹرپرائز ترقی میں تعاون کا اضافہ کرنا۔ بچت گٹ کے ذریعہ پیدا کردہ مال کو مارکٹ حاصل کرانے کے لئے ضروری تعاون کرنا۔

صحت: خواتین کی صحت بے حد حساس موضوع ہے۔ خواتین کو صحت منداور تندرست رکھنے

"مہیلا آرتھک وکاس'' مہامنڈل کو پلاننگ محکمہ کی جانب سے 2018-19 سال میں 31 کروڑ 3 لاکھ روپئے کا فنڈ مہیا کیا گیا ہے۔اس کا مہامنڈل استعمال کریں اور اپنے مختلف پروجیکٹوں کے ذریعہ منڈل کی شہرت میں اضافہ کریں۔ ریاستی حکومت کے مختلف محکموں کو جو اشیاء درکار ہیں، ان اشیاء کی پیداوار مہامنڈل کرے۔مہیلا مہامنڈل پر بھروسہ ہے، انھیں حکومت سے جو قرض دیا جاتا ہے۔اس کی بروقت ادائیگی وہ کرتے ہیں۔''

شری اجیت پوار، نائب وزیر اعلیٰ

میں اور ان میں صحت اور صفائی کے متعلق بیداری پیدا کرنے کے لئے باہری اداروں کے ساتھ شراکت داری کے کام کئے جارہے ہیں۔

اقلیتی خواتین خودکفالت :

حکومت مہاراشٹر کے اقلیتی محکمہ اور اقلیتی کمیشن کے تعاون سے کل 10 اقلیتی اکثریت والے شہروں میں (ممبئی - دھاراوی، چاندیولی، ٹرامبے، تھانہ، بھیونڈی، ممبرا-کوسہ، ناسک - مالیگاؤں، اورنگ آباد - پربھنی، ناندیڑ، واشم - کارنجہ، ناگپور، پونہ اور سانگلی - میرج) خواتین خودکفالتی پروجیکٹ روبہ عمل ہیں۔

زراعتی ترقیاتی پروجیکٹ :

ودربھ میں امراوتی، ایوت محل، واشم، اکولہ، بلڈانہ اور وردھا جیسے اہم 6 اضلاع میں کسانوں کی خودکشی کا تناسب زیادہ ہونے کی وجہ سے حکومت مہاراشٹر اور آئیفیڈ کے تعاون سے کرشی سمردھی سمنویت کرشی وکاس پروجیکٹ 2009 سے روبہ عمل لایا گیا ہے۔ یہ پروگرام جون 2019 تک مکمل ہوچکا ہے۔

انتیودئے یوجنا : مہیلا آرتھک وکاس مہامنڈل اس پروجیکٹ میں سنساذھن سنستھا کے طور پر کردار نبھاتا ہے اور یہ پروجیکٹ ریاست کے 34 اضلاع کے 250 شہروں میں روبہ عمل ہے۔ یہ پروجیکٹ ستمبر 2017 تا 30 مارچ 2024 تک رہے گا۔اس پروجیکٹ میں شہروں کے غریب اور ان کے اداروں کو مستحکم کرنے اور ان کی صلاحیتوں کے فروغ کے لئے تربیت فراہم کرنا، اس طرح ماویم کا کردار ہے۔

گرامین جیونونّتی ابھیان :

مہاراشٹر راجیہ گرامین جیونونّتی ابھیان کے تحت تھانہ (بھیونڈی شاہ پور)، شولاپور (ماڑشیرس، موہوڑ) اور گوندیا (سالیکسا، تیروڑا) ان تین اضلاع میں کل چھ تعلقوں کے لئے تین سال کے لئے تیکنیکی ماہر اور عمل آوری ادارہ کے طور پر انتخاب کیا گیا ہے۔اس پروگرام کی عمل آوری ماہ مارچ 2023 تک کی جائے گی۔

دیگر پروجیکٹ : ماویم کے ذریعہ مختلف کاروبار، صنعتوں کی تربیت دے کر خواتین کو کاروباری بنانے کا پروجیکٹ متواتر روبہ عمل ہے۔اس میں مختلف ورکشاپ، تربیتی طبقات شامل ہیں۔اسی کے ساتھ زراعتی جوڑ کاروبار کے لئے اور زراعت کو کفایت شعار بنانے کے نقطہ نظر سے بھی پروجیکٹ روبہ عمل ہے۔خاص طور سے تربیت اور مشنری کا استعمال کرکے کم محنت میں زیادہ پیداوار حاصل ہونے پر توجہ دی جاتی ہے۔

ٹیم لوک راجیہ

"خواتین بچت گٹ کی تحریک بہت پرانی ہے۔آج بچت گٹ بڑے پیمانے پر ترقی کررہے ہیں۔خواتین جس طرح خاندان کو بہتر طور پر سنبھال سکتی ہیں اسی طرح وہ ملک کو بھی سنبھال سکتی ہیں۔سماج میں پیداوار کی ضرورت کے تحت مختلف پروجیکٹ روبہ عمل لاکر مہامنڈل کی پیداوار میں اضافہ کیا جائے۔اس کے لئے خواتین کو مواقع فراہم کئے جائیں گے۔"

شری بالا صاحب تھورات وزیر محصول

مہاراشٹر راجیہ دیہی (گرامین) جیونونتی ابھیان کو "اُمید" سے منسوب کیا گیا ہے۔ "امید" اِس لفظ میں ہی یوجنا کا تمام خلاصہ شامل ہے۔ "امید" جو اموری صلاحیتوں کو فروغ دینے والی، دل کو حوصلہ دینے والی بات۔ امید ہے تو انسان دوبارہ کھڑا ہوسکتا ہے۔ اسی امید نے لاکھوں خواتین کو خود روزگار کی راہ دکھائی ہے۔ ان میں پائی جانے والی مہارت کو نئے پر عطا کئے ہیں۔

مہارت کو نئے پر

ارشاد باغبان

دیہی علاقوں میں غریبی کے خاتمہ کے لئے ریاست میں دیہی ترقیات محکمہ کے تحت اس ابھیان کی عمل آوری کی جاتی ہے۔ جس کے تحت غربت کے خاتمہ پر تمام تر غور وخوض کیا گیا ہے۔ اجتماعی ترقی سے مستقل ذریعہ معاش کی دستیابی کرنے تک تمام امور اس میں شامل ہیں۔ سماجی، اقتصادی اور مالیاتی شمولیت کے ساتھ ہی عوامی خدمات کی دستیابی اور مختلف یوجناؤں کے فوائد یہ امید کے ستون ہیں۔ دیہی مہاراشٹر کے غریب اور جوکھم متاثرہ خاندان خوشحال خود اعتماد، اور محفوظ زندگی گزار سکیں لہٰذا امید کے تحت اجتماعی کوشش کی جاتی ہے۔ سیلف ہیلپ گٹ کے ذریعہ، بچت گٹ کے ذریعہ خواتین کو منظم کرکے ان کی صنعت اور کاروبار کو فروغ دیا جاتا ہے۔ گرام پنچایت سطح پر گرام سنگھ اور ضلع پریشد وارڈ کی سطح پر پر بھاگ سنگھ تشکیل کئے جاتے ہیں۔ ان اداروں کے ذریعہ غریبوں کے حقوق، اختیارات، مالیاتی خدمات، نیز مستقل ذریعہ معاش کے مواقع حاصل ہونے کے لئے ماحول سازی کی جاتی ہے۔

دیہی سطح تک امید:

اس ابھیان کی عمل آوری ریاست کے 34 اضلاع اور 351 تعلقوں میں انٹینسیو طریقہ کار سے کی جارہی ہے۔ انٹینسیو طریقہ کار کے ذریعہ روبہ عمل اضلاع میں اور تعلقوں میں ضلع ابھیان مینجمنٹ سیل اور تعلقہ ابھیان مینجمنٹ سیل قائم کئے گئے ہیں۔ یہ ابھیان موثر طور پر روبہ عمل لانے کے لئے ریاستی سطح سے دیہی سطح تک علیحدہ، سپرد کردہ اور حساس فردی قوت کی اور عمل آوری مشنری کی تشکیل کی گئی ہے۔

ابھیان کی موثر طور پر عمل آوری کے لئے گروپ وسائل افراد ان کی ایک زبردست ٹیم دیہی سطح تک قائم کی گئی ہے۔ سموادائے سنسھادھن افراد تک غریب خاندان کی دراصل شناخت کرکے انھیں سیلف ہیلپ گٹ میں شامل کرنے کے اہم کام کئے جاتے ہیں۔ سموادائے سنسادھن (اجتماعی وسائل) افراد یہ مقامی خواتین ہیں۔ جو سموادائے سنستھا کے ایک حصہ کے طور پر کام کرتی ہیں۔

بچت گٹ کو قرض کی تقسیم:

اُمید ابھیان کے تحت اب تک خواتین کے 4.23 لاکھ سیلف ہیلپ گٹ قائم ہوئے ہیں۔ جن کے ذریعہ 45 لاکھ خاندان ابھیان سے جڑے ہوئے ہیں۔ ابھیان کی معرفت تقریباً 823 کروڑ روپے کا سموادائے ندھی (اجتماعی فنڈ) اور بنک کی معرفت 6,600 کروڑ روپے کا قرض گروپ کو مہیا کرایا گیا ہے۔ ابھیان کے تحت 10.83 لاکھ خاندانوں کو ذریعہ معاش کے مختلف ذرائع (ایکٹی ویٹیز) دستیاب کرائے گئے ہیں جن کے ذریعہ تقریباً ایک ہزار 70 کروڑ روپے کی آمدنی دستیاب ہوئی ہے۔ دیہی سطح پر تقریباً 40 ہزار تربیت یافتہ سموادائے سنسادھن (اجتماعی وسائل) افراد کام کررہے ہیں۔

اُمید کے تحت قرض کی فراہمی:

ریاست میں امید کے تحت خواتین کے بچت

ابھیان کے دس نکات:

ابھیان کے تحت دس نکات تسلیم کئے گئے ہیں۔ سمودائے سنستھا میں مالیاتی نظم و نسق کے ساتھ سماجی ذمہ داری کا احساس پیدا کرنے کا یہ دس نکات کا اہم مقصد ہے ۔ اس میں پہلے پانچ نکات مالیاتی کاروبار سے متعلق ہے ۔ اس میں باقاعدہ میٹنگ باقاعدہ بچت ، باقاعدگی کے تحت قرض کاروبار ، باقاعدہ قرض کی ادائیگی اور باقاعدہ دستاویزات جدید رکھنے ، جیسے امور شامل ہیں اور آئندہ پانچ نکات من (دل) کے کاروبار سے متعلق ہیں ۔ اس میں صحت اور صفائی ، تعلیم ، پنچایت راج اداروں میں خواتین کا تعاون ، سرکاری یوجنا کا فائدہ اور مستقل ذریعہ معاش سے تال میل شامل ہیں ۔ دس نکات کی تکمیل کی وجہ سے بچت گٹ کے اراکین کی خود اعتمادی میں اضافہ میں مدد ہوتی ہے اور انہیں بنکوں سے بڑے پیمانے پر مالی امداد دستیاب ہوتی ہے ۔ پنچایت راج اداروں میں بچت گٹ کی خواتین کے تعاون میں اضافہ ہونے سے گاؤں کی ترقی کے کاموں میں خواتین فیصلہ کن موقف اپناتی دکھائی دیتی ہے ۔

گٹ قائم کئے جاتے ہیں۔ ابھیان کو شروع کرتے وقت خواتین کو مرکزی مقام پر رکھا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے ابھیان میں شامل سبھی پروجیکٹ خواتین کے لئے ہیں۔ خواتین کے سیلف ہیلپ گٹ تیار ہونے کے بعد اور انھیں 3 مہینے مکمل ہونے کے بعد موبائل فنڈ (آر ایف) دیا جاتا ہے۔ جس کا استعمال گروپ کی خواتین ان کی بنیادی ضروریات کی تکمیل کے لئے نیز کاروبار کے لئے کرسکتی ہیں۔

گٹ کو چھ ماہ ہونے کے بعد متعلقہ گٹ کے ہر ممبر کا مائکرو سرمایہ کاری پروگرام تیار کرکے متعلقہ گروپ کو سمودائے (اجتماعی) سرمایہ کاری فنڈ (سی آئی ایف) دیا جاتا ہے۔ بنک کی معرفت گروپ کو قرض دیا جاتا ہے۔ اس فنڈ سے خواتین کی مہارت ، وسائل اور ان کی خواہش ، ان تمام باتوں پر غور کرکے کاروبار کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ خواتین کو ان کی مہارت کے فروغ کے لئے نیز صلاحیتوں کے فروغ کے لئے امید کے تحت تربیت دی جاتی ہے ۔ اس ابھیان کا فائدہ گاؤں کی سبھی غریب خواتین حاصل کرسکتی ہیں۔ اس کے لئے ان کا سیلف ہیلپ گٹ یا بچت گٹ میں شامل ہونا ضروری ہے۔

اُمیّد معرفت تربیت:

بچت گٹ کی اراکین خواتین کے خاندان میں نوجوان لڑکے ۔ لڑکیوں کو تربیت دے کر مختلف کمپنیوں میں روزگار دستیاب کرایا جاتا ہے ۔ اس کے لئے ابھیان کی معرفت پروجیکٹ کی عمل آوری اداروں کی نامزدگی بھی کی گئی ہے۔ خود روزگار کی خواہش والے نوجوان لڑکے۔ لڑکیوں کو ضلع سطح پر لیڈ بنک کے ذریعہ آر ایس ٹی آئی یوجنا کے تحت تربیت دی جاتی ہے۔

بنک کی معرفت انھیں قرض مہیا کراکے خود روزگار کے لئے امداد کی جاتی ہے۔ ابھیان کے تحت وردھنی ، پرریکا ، پشو سکھی ، کرشی سکھی ، کرتی سنگم سکھی جیسے طریقہ کار سے سمودائے سنسادھن افراد کے طور پر کام کرنے کے مواقع فراہم کئے گئے ہیں۔ اس کے لئے ضروری تربیت انھیں دی گئی ہے۔ اس کے ذریعہ تربیت یافتہ اور اسکل ڈیولپ ہوئے سمودائے سنسادھن افراد کی ٹیم تشکیل ہوئی ہے۔

بچت گٹ کی پیداوار کو مارکٹ:

ابھیان کے تحت ضلع ، ڈویژن اور ریاستی سطح پر نمائش کا انعقاد کرکے خواتین کے بچت گٹ کی پیداوار کو بازار (مارکٹ) دستیاب کرایا جاتا ہے۔ ممبئی میں منعقد ہونے والی مہالکشمی سرس نمائش مقبول ثابت ہوئی ہے ۔ اس نمائش کے تحت خواتین بچت گٹ نے گزشتہ سال 12 کروڑ روپے کی اور امسال 15 کروڑ روپے کی ٹرن اوور کی۔ امسال نمائش میں 500 سے زائد بچت گٹ شامل ہوئے تھے ۔ اسی طرح کی نمائش ڈویژنل اور ضلعی سطح پر بھی منعقد کی جاتی ہیں۔

(ڈی ایل او)

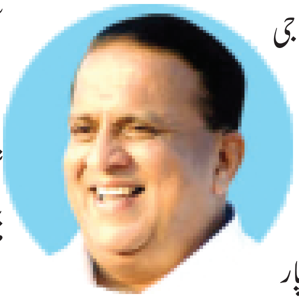

”اُمید ابھیان کے تحت روبہ عمل بچت گٹ تحریک سے ریاست میں بڑا سماجی اور اقتصادی انقلاب رونما ہورہا ہے ۔ خواتین کے فیصلے کے پروسیس میں تعاون میں اضافہ ہورہا ہے۔ بچت گٹ کی خواتین بڑی محنت سے اور دیانت داری سے اشیاء بناتی ہیں۔ جس کی وجہ سے صارفین کو ان کی بنائی ہوئی اشیاء قابل اعتماد محسوس ہوتی ہیں۔ اسی لئے ممبئی میں حال ہی میں منعقدہ مہالکشمی سرس نمائش نے امسال تقریباً 15 کروڑ روپے کی مالیاتی ٹرن اوور کا مرحلہ پار کیا۔ اس کے ذریعہ دیہی خواتین اقتصادی انقلاب رونما کررہی ہے۔ امید ابھیان اور اس کے تحت روبہ عمل مختلف پروجیکٹ ، مہالکشمی سرس جیسی نمائش ، دیگر ڈویژنل اور ضلعی سطح کی نمائشوں کی وجہ سے بچت گٹ کی خواتین کو مارکٹ دستیاب ہونے سے گاؤں کی خواتین کی زندگی میں غریبی کم ہونے میں مدد ہورہی ہے۔ ممبئی جیسے بڑے شہروں میں سیلف ہیلپ گٹ کی پیداوار کو مارکٹ حاصل ہورہی ہے۔ ریاست کی باقی ماندہ خواتین کو بھی اب بچت گٹ کی تحریک میں شامل ہوکر اپنی ترقی حاصل کرنی چاہئے۔ خواتین کو اب صنعتکار بننا چاہئے۔ اس کے لئے ریاستی حکومت کی معرفت آئندہ دور میں اُمید ابھیان کو نیز خواتین کے بچت گٹ تحریک کو بھرپور حمایت اور خاصہ فنڈ مہیا کیا جائے گا۔“

شری حسن مشرف ، وزیر ، دیہی ترقیات

حقوق اور اختیارات

ایڈوکیٹ پریا دیشا پانڈے

دستور ہند نے خواتین مرد مساوات کی پالیسی قبول کی ہے۔ پھر بھی سماجی سطح بلحاظ ذات، طبقہ، زبان، ثقافت اور اس کے تحت ہونے والی تبدیلیوں کی وجہ سے دستوری تجاویز کا مکمل فائدہ خواتین تک نہیں پہنچا۔ یکساں مواقع اور ایک شہری کے طور پر بصد احترام زندگی گزارنے کے اختیار دستور کے ذریعہ دیئے گئے ہیں۔ دستور کے ذریعہ تفویض کردہ حقوق اور اختیارات کا فائدہ حاصل کرنے کے لئے قانون کی معلومات ضروری ہوتی ہے۔ ناانصافی اور مظالم برداشت کرنے کے پیچھے قانونی تجاویز کے تعلق سے لاعلمی، ایک اہم جواز ہے۔ خواتین میں قانون کے متعلق احساس پیدا کرنے کے لئے حکومت، مختلف سماجی تنظیمیں، افراد، خصوصی کام کر رہے ہیں، پھر بھی خواتین کو ان کے حقوق اور اختیارات حاصل کرانے کے لئے سماج کو ہی خود کی پوری قوت کے ساتھ پیش رفت کرنا ضروری ہے۔

دستور کے معمار ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر نے بھارتیہ خواتین پر کئی احسانات کئے ہیں۔ بھارتیہ خواتین کی زندگی میں انقلابی تبدیلی رونما کرنے کے لئے ہندو کوڈ بل کے ذریعہ انھوں نے خواتین کی پیروں کی روایتی زنجیر کو توڑا۔ خواتین کے لئے لادے گئے روایتی دوئم درجہ کو نامنظور کرکے خواتین اور مردوں کی مساوات کی سمت انہوں نے قانونی تجاویز کیں۔ آج اپنے حق کے احساس کو جاننے والے ایک بڑا طبقہ ہے بھی تو تعلیم اور ذرائع کے فقدان کی وجہ سے قانون کے متعلق ناکافی علم کی وجہ سے خواتین ناانصافی برداشت کررہی ہیں۔ اس طبقہ پر ناانصافی دور کرنے کے لئے ان میں خوداعتمادی پیدا کرنے کے ساتھ ہی انھیں قانون کے متعلق معلومات ہونا ضروری ہے۔

جہیز مخالف قانون :

1961 کے قانون کے تحت جہیز مانگنا اور جہیز دینا جرم ہے۔ اس قانون کو مزید موثر بنانے کے لئے انڈین پینل کوڈ (بھادوی) کی 304 (ب) اور 498 (ک)، نئی دفعات شامل ہیں۔ کسی نے بھی جہیز کی مانگ کی تو متعلقہ خاتون، اس کے رشتہ دار پولیس میں شکایت درج کرسکتے ہیں۔ ہر پولیس اسٹیشن میں جہیز انسدادی افسران کا تقرر، ضلع نیز تعلقہ سطح کی کمیٹیوں کا قیام، مذکورہ قانون کے تحت کیا گیا ہے۔

فحاشی کے خلاف قانون :

بھادوی دفعہ 292 تا 294 کے تحت خواتین سے نازیبا سلوک کرنے والوں کو سزا دینے کی تجویز ہے۔ اسی طرح اشتہارات، کتابیں، تصاویر جیسے ذرائع سے خواتین کی توہین کرنے والوں کے خلاف بناء وارنٹ گرفتاری ہوسکتی ہے۔ عوامی جگہوں پر چھیڑ خانی، فحش تاثرات، فقرے بازی، قابل جرمانہ ہے۔

چھیڑ چھاڑ کرنا جرم :

خواتین کی عصمت دری، ہاتھ پکڑنا، ان کے کپڑوں کو ہاتھ لگانا، اس طرح کی دست درازی کرنے والوں کو سزا کی تجویز ہے۔ نیز چھیڑ خانی کرنے پر انڈین پینل کوڈ کی دفعہ 509 کے تحت پولیس سے شکایت کی جاسکتی ہے۔

بال وواہ (بچپن میں شادی) انسدادی قانون:

بچپن کی شادی (بال وواہ) کی روایت بند کرنے کے لئے ''بال وواہ روک تھام قانون'' پرتی بندھک ادھی نیم) (شاردا ایکٹ) 1929 میں ترمیم کی گئی ہے۔ لڑکی کی عمر کم سے کم 18 اور

لڑکے کی عمر 21 سال سے کم ہونے پر سزا کی تجویز ہے۔ یہ قانون سبھی ذات، مذہب کے لوگوں پر یکساں طور پر لاگو ہے۔

فیملی کورٹ قانون :

زوج (ازدواجی) اور خاندانی دشمنی کے

معاملات ایک ہی مقام پر حل کرنے کے لئے فیملی ایکٹ 1984 لاگو کیا گیا ہے۔ فیملی کورٹ نہ ہونے پر وہاں کی ضلع عدالت (ڈسٹرکٹ کورٹ) کو فیملی کورٹ کا درجہ دیا گیا ہے۔

بچہ پر حق :

کسی خاتون کا طلاق ہونے پر، اس کے 5 سال تک کے بچہ کو وہ خود اپنے پاس رکھ سکتی ہے۔ لیکن پانچ سال سے زیادہ عمر کے بچے کے متعلق کورٹ کا فیصلہ ہی لازمی ہوتا ہے۔

یکساں اجرت قانون

یکساں تنخواہ قانون کے تحت ایک ہی کام کے لئے خواتین و مرد دونوں کو یکساں تنخواہ ملنی چاہئے۔ خصوصی علاقہ میں ملازمت چھوڑ کر دیگر مقام پر خواتین کو رات کی شفٹ میں کام پر بلایا نہیں جا سکتا۔

جنسی جرائم :

جنسی جرائم کے تعلق سے متعلقہ (بھادوی) (انڈین پینل کوڈ) 375 اور 373 کے تحت سخت سزا دی جاتی ہے۔ جنسی معاملہ کی سماعت کورٹ کے بندروم میں ہوتی ہے۔

ہندو سیکشن (وراثت):

1956 میں مرتب کردہ ہندو سکسیشن ایکٹ کے تحت خواتین کو جائداد میں وسیع اختیار دیئے گئے ہیں ۔ استری دھن (عورت کی ملکیت) استعمال کرنے اور وہ دھن (دولت) خرچ کرنے کا بناء مزاحمت اختیار خواتین کو ملا ہے ۔ ہندو خواتین مشترکہ خاندان کی ملکیت میں بھی (حصّہ) مانگ سکتی ہیں۔ عورت کی ملکیت (استری دھن) حاصل ہو لہٰذا خاتون کورٹ میں مقدمہ داخل کر سکتی ہے۔ خواتین کو لڑکوں کی طرح ہی آباواجداد کی ملکیت میں بھی یکساں حق دیا گیا ہے۔

ہندو میریج ایکٹ:

متعلقہ (بھادوی) قانون کی دفعہ 125 کے تحت خواتین کو (میٹینینس) نان ونفقہ کی مانگ کا حق ہے۔ شوہر۔ بیوی کے تنازعہ میں فیصلہ صادر ہونے تک کے درمیانی وقت میں بھی بیوی کے گزر بسر کے لئے عبوری نان ونفقہ کی رقم دینے کے لئے متعلقہ قانون میں تجویز ہے۔

ڈلیوری سہولیاتی قانون:

ملازمت پیشہ خواتین کے لئے زچگی اور نوزائیدہ کی دیکھ بھال کے لئے رخصت (تعطیل) کی تجویز ہے۔ اس دوران خواتین کو خصوصی دنوں کی فل پے (پوری تنخواہ کے ساتھ) چھٹی ملتی ہے۔ لیکن قانون کے تحت وہ چھٹی اور دیگر فوائد صرف دو زچگی کے لئے ہوتے ہیں۔ حمل ساقط ہونے پر بھی خواتین کو تنخواہ کے ساتھ چھٹی کی تجویز قانون میں ہے۔

خواتین کو املاک حاصل ہونے کی راہ:

ملازمت پیشہ خواتین خود ملازمت سے حاصل ہونے والی تنخواہ، اسے حاصل ہونے والی تنخواہ، پیشے میں حاصل ہونے والا منافع یہ ان کی خود کی محنت کی کمائی ہوئی جائداد ہے۔

نہایت ہی خاندان کے روایتی، مشترکہ پیشے کو خواتین کا تعاون حاصل ہے تو وہ بھی ان کی آمدنی کا ذریعہ ہی ہے۔ اس پیشہ کی آمدنی سے اسے خود کے لئے پیسے مانگنے کا حق ہے۔ اس کے علاوہ جنم دن، منگنی، شادی، شادی کے بعد کے پہلے بارہ تہوار، میرج اینیورسری (شادی کی سالگرہ)، زچگی، بارسے (نام رکھنے کی رسم)، تہواروں کی تقاریب، گرہ پرویش (گھر میں داخل ہونے) دوسرے لوگوں کی شادیوں کی تقاریب ایسے کئی مواقع پر بیشتر اوقات خواتین کو قیمتی تحفے ملتے ہیں۔ ایسے کوئی بھی مواقع پر میکہ نیز سسرال والوں نے اسے دیئے گئے زیورات، اس کے ملکیت کے ہوتے ہیں۔

Gift Deed/will کے ذریعہ کسی نے اگر کسی خاتون کو املاک دی تو یہ املاک متعلقہ خاتون کی ملکیت کی ہوتی ہے۔ خواتین کو والدین کی جائداد میں حصہ ملتا ہے۔ سسرال کی املاک میں کچھ وجوہات سے حصہ ملتا ہے۔ طلاق کے بعد یک مشت نان ونفقہ کے طور پر کچھ رقم مل سکتی ہے۔ یہ تمام جائداد اس کی ملکیت کی ہے۔

کئی خواتین کو کچھ وجوہات کی بناء پر شوہر سے طلاق لے کر الگ ہونا پڑتا ہے۔ تو بیشتر اوقات ہر ماہ نان ونفقہ لینے کی بجائے نان ونفقہ کی کُل رقم بیک وقت شوہر سے قبضہ میں لینے شوہر۔ بیوی دونوں کو ہی سہولیاتی ہوتی ہے۔ کچھ خاندانوں میں یک مشت نان ونفقہ کی بجائے زراعتی زمین میں کوئی حصہ، رہائش گالا یا گھر، دوکان جیسی غیر منقولہ جائداد میں بیوی کو حصہ دیا جاتا ہے۔ اس طریقہ سے حاصل شدہ حصہ اس کی نجی ملکیت کی املاک میں شمار ہوتا ہے۔ اس املاک کا استعمال خرید وفروخت، اس طرح کی جائداد سے اسے حاصل ہونے والی آمدنی پر صرف اسی کا حق ہوگا۔ شادی میں خرچ کیا، جہیز دیا، شادی میں زیورات پہنے، اس کی تعلیم کے لئے خرچ کیا، اس طرح کئی وجوہات بتلا کر لڑکی کو میکہ کی جائداد میں حصہ دینے کے لئے ٹال مٹول کیا جاتا ہے۔ یہ قائدہ منظور نہیں۔ مذکورہ بالا حالات کچھ بھی ہوئے تو اس کے میکہ کی جائداد میں حق برقرار رہتا ہے۔

اسپیشل میریج ایکٹ:

اسپیشل میریج ایکٹ 1954 کی تجویز کے تحت دماغی اعتبار سے صحت منداور 18 سال مکمل ہونے پر خواتین لو میریج یا بین الذات شادی خود کی مرضی سے کرسکتی ہے۔

خواتین کی گرفتاری کے متعلق:

خواتین کو صرف خواتین پولیس طلوع آفتاب کے بعد اور غروب آفتاب سے پہلے گرفتار کرسکتی ہے۔ خاندان کے ممبران کی موجودگی میں اور مناسب وجوہات ہوتب ہی خواتین کو پولیس اسٹیشن انکوائری کے لئے بلایا جاسکتا ہے۔ خواتین کو گرفتار کیا گیا تو اس کو صرف خواتین سیل میں رکھا جاسکتا ہے۔

حق ترک لیٹر:

میکہ کی املاک میں حصہ مانگا تو بھائی۔ بھابی اور دیگر بہنوں سے تعلقات، رشتہ میں دوری ہوجائے گی ایسی فکر لاحق ہوتی ہے اور نہ مانگا تو سسرال والے ناراض ہوجاتے ہیں۔ ایسی کشمکش میں عورتیں دکھائی دیتی ہیں۔ میکہ کا سہارا برقرار رہے لہٰذا خواتین میکہ کی ملکیت پرحق ترک کردیتی ہے کبھی بھائی سے ملکیت پرحق ملنے کے لئے کورٹ کے چکر لگانے پڑتے ہیں۔ ملکیت کے بارے میں کوئی بھی فیصلہ وکیل کے مشورے سے سوچ سمجھ کر کریں۔ جذبات کی رو میں نہ بہہ جائیں۔ خود کی املاک کے بارے میں حق ترک لیٹر، کل مختار لیٹر یا پاور آف اٹرنی ایسے کوئی بھی دستاویزات تیار کرتے وقت مناسب مشورہ حاصل کریں۔ اپنے قانونی حق کو سوچ سمجھ کرہی اس طرح کے کاغذات پر دستخط کریں۔

گھر دونوں کا:

شوہر۔ بیوی میں جھگڑا یا مطابقت نہ ہوتو بیوی کو گھر سے باہر نکال دیا جاتا ہے۔ عام طور سے ہر جگہ یہی تصویر دکھائی دیتی ہے۔ ان حالات کو تبدیل کرنے کے لئے حکومت نے 10 اکتوبر 1994 سے نیا قانون مرتب کیا ہے۔

اہم تجویز:

زمین کا پٹّا، گھر اور پلاٹ یہ اب دونوں کی مشترکہ ملکیت کا ہوگا۔ جھوپڑپٹی واسیوں کو دیئے جانے والے شناختی کارڈ کے پہلے صفحہ پر شوہر او ربیوی دونوں کے ہی فوٹو ہوں گے۔

نئے فلیٹ یا پلاٹ لینے کے بعد اس تعلق سے کاغذات تیار کرتے وقت دونوں کے نام سے کئے جائیں۔ اس طرح کے کاغذات رجسٹرڈ کرنا ضروری ہے۔

اندرا آواس یوجنا کے تحت تعمیر کئے جانے والے مکانات کو شوہر اور بیوی دونوں کے نام دیئے

جائیں۔

توجہ دیں: گھر یا املاک کا رجسٹریشن کرتے وقت شخص اگر غیر شادی شدہ ہو تو شادی کے بعد اپنے آپ گھر یا جائداد بیوی کے ہی نام پر ہوگی ایسی شرط ہے۔

مسلم خواتین: اسلامی قانون کے تحت مسلم خواتین کو خاندان کی املاک میں وراثتی حق حاصل ہے۔

اہم تجاویز: بیوہ کا حق: ہر بیوہ کا اس کے شوہر کی املاک پر حق ہوتا ہے۔ اگر مرحوم شوہر کو اولاد نہ ہوتو اس کی بیوہ کو جائداد کا 1/4 حصہ ملے گا اور اولاد ہوتو 1/8 ملے گا۔ مرحوم شوہر کے پسماندگان ایک سے زیادہ بیوہ زندہ ہیں تو بیوہ کا حق تقسیم ہوکر وہ 1/16 ہوتا ہے۔

لڑکی کا حق: لڑکی والد کی جائداد میں وارث سمجھی جاتی ہے۔ اگر لڑکا نہ ہوتو لڑکی کو والد کی جائداد میں نصف حصہ ملتا ہے۔

والدہ کا حق: لڑکے کے بعد اس کی جائداد میں والدہ کا حق ہوتا ہے۔ مرحوم لڑکے کو بچے یعنی خاتون کے نواسے یا پوتے نہ ہونے پر اس کو اس کے مرحوم لڑکے کی جائداد کا 1/3 حصہ ملتا ہے لیکن پوتے یا نواسے ہوں گے تو خواتین کا حصہ تقسیم ہوکر اسے 1/6 حصہ ملتا ہے۔

نانی اور دادی کا حق:

نانی کو نواسوں یا پوتوں کی جائداد کا 1/6 حصہ ملے گا لیکن نواسوں کے والدین یا والدہ زندہ نہ ہونے پر ہی دادی کو نواسوں یا پوتوں کی املاک میں حصہ ملتا ہے۔

کوئی بھی مسلم شخص اپنی جائداد میں سے صرف 1/3 اتنا ہی ملکیت کا وصیت نامہ یا ڈیتھ لیٹر (Will) بناسکتا ہے۔ جس کے بچے نہ ہوتو ایسے فرد لیکن اپنے جوڑی دار کو 2/3 جائداد میں وصیت نامہ (WILL) سے دے سکتے ہیں۔

مسلم خواتین کو جائداد میں لڑکی، بیوہ، والدہ، دادی، ایسے مختلف رشتوں میں جائداد میں حصہ ملتا ہے۔

جن سے خواتین کی جائداد میں ورثہ ملے گا اس شخص کے علاوہ رشتہ داروں کی جانب سے خواتین کو متعلقہ املاک حاصل کرنے کی آزادی ہے۔

غیر شادی شدہ لڑکی کو سرپرستوں کے گھروں میں رہنے اور سرپرستوں کی جانب سے پرورش کا حق ہے۔ شادی کے بعد طلاق ہوا تو تین ماہ کی عدت کی مدت ختم ہونے کے بعد خواتین کی پرورش کی ذمہ داری سرپرست کی ہوتی ہے۔ نیز سرپرست کے بعد خواتین کو سنبھالنے کی ذمہ داری اس کی کمانے والے لڑکوں کی ہوتی ہے۔

مہر: مہر ہر مسلم خاتون کا حق ہے۔ مہر یعنی شادی کے وقت شوہر کے ذریعہ بیوی کو دی جانے

خاندانی تشدد (مظالم) سے حفاظت :

خواتین کو حاصل ہونے والے حقوق یا تحفظ مزید مستحکم ہونے کے لئے "خاندانی تشدد (مظالم) سے خواتین کی حفاظت قانون 2005" منظور کیا گیا۔ مظالم کا شکار خواتین کو جلد از جلد انصاف حاصل ہونے کے مقصد سے اس قانون کی خصوصی تجویز کی گئی ھے۔ اس قانون میں متاثرہ خواتین کو امداد کے احکام حاصل ہونے کا لائحہ عمل بتلایا گیا ھے۔ اس کے علاوہ متاثرہ خواتین کو ان کے حقوق حاصل ہونے کے لئے علیٰحدہ علیٰحدہ قانون کے تحت نئے نئے دعوے کرنے کی اب ضرورت نہیں ہوگی۔

والی املاک (رقم) ۔مہر دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک مہر یعنی شادی کے وقت بیوی کے قبضہ میں دیا جاتا ہے وہ املاک۔ دوسری قسم یعنی شادی کا رشتہ ختم ہوتے ہی یعنی طلاق لیتے وقت یا شوہر کے انتقال کے وقت بیوی کے قبضہ میں دے دیا جاتا ہے وہ املاک۔ مہر کے طور پر کتنی رقم یا کیا جائداد دی جائے گی یہ لیکن شادی طے کرتے وقت ہی شوہر یعنی لڑکے کو طے کرنا ہوتا ہے اور بیوی کو نیز اس کے رشتہ داروں کو یہ مہر کی رقم منظور ہونے پر ہی شادی طے ہوتی ہے۔ مسلم مذہب میں عورت کی ملکیت کا تصور نہیں لیکن مہر کا حق ہے۔

کرسچن خواتین :

وصیت نامہ (ڈیتھ لیٹر)(WILL) بنائے بغیر کوئی شخص کا انتقال ہوا تو مکمل املاک، شوہر، بیوی، یا دیگر قریب کے رشتہ داروں میں تقسیم کی جاتی ہے۔ بچے یا دیگر رشتہ دار نہ ہونے پر مکمل جائداد بیوی کو ملتی ہے۔ سبھی لڑکے۔ لڑکیوں کا جائداد میں یکساں حق ہیں۔

لڑکا یا لڑکی حیات نہ ہونے پر ان کے لڑکے۔ لڑکیوں میں وہ حصہ یکساں طور پر تقسیم کیا جائے گا۔ کرسچن خواتین خود کی کمائی گئی جائداد، ان کی ملکیت کی جائداد ہوتی ہے۔ وصیت نامہ (WILL) کے ذریعہ خود کی جائداد کی تقسیم کرنے کا خواتین کو حق ہے۔

وشا کھا گائیڈ لائنس:

ملازمت کی جگہ خواتین کا جنسی استحصال نہ ہو لہٰذا ''وشا کھا گائیڈ لائنس'' کی عمل آوری ریاست میں شروع ہے۔ اس کے لئے ریاست بھر میں رفع شکایت کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ خواتین، لڑکیاں اور بچوں کے غیر قانونی انسانی بیوپار کی روک تھام کے لئے ''ریاستی ایکشن فورس'' قائم کیا گیا ہے۔

خواتین کے کام کاج کے مقام :

ملازمت کی جگہ خواتین کے ہونے والے جنسی استحصال کی روک تھام کے لئے سپریم کورٹ نے رہنمایانہ ضوابط لاگو کئے ہیں۔ پرائیوٹ، عوامی نیز دیگر اداروں میں بھی وہ لاگو ہیں۔ جنسی اذیت اور شکایات کی روک تھام کی ذمہ داری متعلقہ اداروں پر نیز ملازمین پر ہے۔ نیز، شکایت کو فوراً حل کرنے کے لئے ہر محکمہ میں خواتین صدر سمیت نصف سے زائد خواتین پر مشتمل کمیٹی قائم کرنے کے انتظام کئے گئے ہیں۔

دیوداسی انسدادی قانون:

دیوداسی اور ان کے بچوں کی بازآبادکاری، تعلیم، صحت اور ان کی اقتصادی خود کفالت کی راہ کو وسیع کرنے کے نقطہ نظر سے یہ قانون کارآمد ثابت ہو رہا ہے۔ ان تمام کاموں کے لئے خواتین اور بہبودی اطفال محکمہ کی آزاد یوجنا روبہ عمل ہے۔☆☆

(مصنّفہ ماہر قانون ہے)

لوک راجیہ اشاعت کی ملکیت اور دیگر معلومات
اس کے لئے دیا جانے والا تحریری بیان
ٹیبل ۔4 قانون 8واں

ا۔مقام اشاعت	: ڈائرکٹوریٹ برائے اطلاعات ورابطہ عامہ، حکومت مہاراشٹر، منترالیہ، ممبئی 32۔
۲۔اشاعت کی مدت	: ماہنامہ
۳۔پرنٹر کا نام	: انیل آلورکر۔
کیا بھارت کے شہری ہیں؟	جی ہاں۔
۴۔پبلشر کا نام:	انیل آلورکر۔
کیا بھارت کے شہری ہیں؟	جی ہاں۔
پتہ	: محکمہ اطلاعات ورابطہ عامہ حکومت مہاراشٹر، منترالیہ، ممبئی 32۔
۵۔ایڈیٹر کا نام	: ڈاکٹر دلیپ پانڈھرپٹّے۔
کیا بھارت کے شہری ہیں؟	جی ہاں۔
پتہ	: محکمہ اطلاعات ورابطہ عامہ، حکومت مہاراشٹر، منترالیہ۔ ممبئی 32

میں انیل آلورکر اس بات کا اعلان کرتا ہوں کہ میری معلومات کے مطابق مذکورہ بالا تفصیل مکمل طور پر صحیح ہے۔

انیل آلورکر
پرنٹر و پبلشر

انٹرنیٹ پرورچیول دنیا اپنے ہی سماج کے لوگوں نے تشکیل کی ہے ۔ لہٰذا سماج میں جس طرح خوش اخلاق لوگ ہوتے ہیں ویسے ہی کچھ سماج دشمن عناصر بھی ہوتے ہیں۔ انٹرنیٹ یا مہاجال پر بھی ایسے ہی سماج مخالف عناصر اپنی مضر حرکتوں کے ساتھ منڈلاتے رہتے ہیں۔ اس میڈیا کا استعمال کرکے خواتین کا استحصال کرنے والے سائبر جرائم کی وسعت دہشت پیدا کرنے والی ہوگئی ہے۔ اس کے لئے خواتین کو مزید بیداری کے ساتھ اس میڈیا کا استعمال کرنا ضروری ہے۔

ایڈوکیٹ پرشانت مالی

مہاجال پر بھی رہے ہوشیار

خواتین کی جانب دیکھنے کا کچھ غلط نظریہ صرف لطف کا ایک ذریعہ بن گیا ہے۔ ہر روز پیش ہونے والی عصمت دری کی خبر دلخراش ہوتی ہے ۔ مادی دنیا میں خواتین کا ہونے والا استحصال ڈیجیٹل دنیا میں بھی ہورہا ہے ۔ یہ سب سے زیادہ خطرناک تصویر ہے ۔ انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی کا استعمال آج بے شمار خواتین نیٹ ورکنگ، کاروبار یا اظہار خیال کے لئے کرتی ہیں لیکن، اسی کے ساتھ ان کے سائبر سے متاثرہ ہونے کے تناسب میں اضافہ ہوا ہے۔

سائبر جرائم متاثرہ خواتین دراصل کہاں جائیں؟ کیا کریں اور خود کی سوچ کو کس طرح محفوظ کریں؟ یہ تین بڑے سوالات سماج کے سامنے ہیں۔

''سائبر اسپیس'' انسانی ترقی کی راہ میں سب سے بڑا ذریعہ ثابت ہوا ہے۔ انٹرنیٹ کی بدولت دُنیا کو جوڑا گیا ہے۔ مختلف سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ سہولیات نے سوشیالائزیشن کا ایک نیا ہی دائرہ سماج میں تشکیل کیا ہے۔ اس دائرہ میں داخلہ سبھی کے لئے کھلا ہے۔ سماج کی خواتین اس آزادی کا پورا پورا اور خوشی کے ساتھ فائدہ حاصل کرتے ہوئے دکھائی دیتی ہے۔ آن لائن شاپنگ سے لے کر نیٹ بنکنگ تک، آن لائن ٹکٹ سے لے کر آن لائن ٹیکس۔ فائلنگ تک اس سوشل نیٹ ورکنگ کے منچ نے بھارتیہ خواتین کی زندگی کو بے حد آسان بنادیا ہے۔ آن لائن دنیا میں خواتین ان کے تجربات دنیا کے ساتھ بانٹ سکتی ہیں اور سوشل نیٹ ورکنگ کے ان فوائد کی بدولت کئی خواتین ان کی کامیاب زندگی کے ساتھ ساتھ ان کی زندگی میں حائل دشواریاں یا شکایتوں کو اس منچ کے ذریعہ پیش کرتی، ہم دیکھ رہے ہیں ۔ بیشتر خواتین اس نئے سوشیالائزیشن کی راہ کو تناؤ۔ ''آزاد'' کے میڈیا کے طور پر استعمال کرتی دکھائی دیتی ہیں۔ سوشل میڈیا کے ذریعہ ہم خیال دوست، سہیلیاں بنائی جاتی ہیں۔ ان کے ساتھ دکھ۔ سکھ کے لمحات شیئر کئے جاتے ہیں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ شخصی یا سماجی زندگی میں سنگھرش بھی یہاں حل ہوتے ہیں ۔ یہ تمام ہونے کے باوجود یہ دلکش پھر بھی ایسا ہی کہنا پڑتا ہے۔ اس کی وجہ بھی ویسی ہے۔

ورچیول دنیا: ان میڈیا کی وجہ سے تشکیل پانے والی ورچیول دنیا میں بڑھتے سائبر جرائم کی وجہ سے، خواتین کی زندگی بے حد غیر محفوظ ہوتی جارہی ہے ۔ انٹرنیٹ کے اس طوفان کی وجہ سے سبھی عمر کی اور سبھی سطح کی خواتین زبردست چیلنج کے سامنے جارہی ہیں ۔ میری آج تک کی کارکردگی میں میرے سامنے ایسے کئی مواقع ہیں ۔ جہاں خواتین کی آن لائن بدنامی کی وجہ سے یا ان پر آن لائن نوعیت میں ہوئی زیادتی کی وجہ سے ان کا سنسار برباد ہوگیا ہے۔ اس میں سب سے بڑا نقصان ہوتا ہے وہ نوعمر لڑکیوں کے لئے متعلقہ دنیا میں وہ نئی ہوتی ہیں اور اس کا غیر فائدہ کچھ دشمن عناصر حاصل کرنے کے لئے منتظر رہتے ہیں ۔ انھیں اس میڈیا کے خطرات سے جانکاری پہلے ہی دینا اہم ہوتا ہے ۔ اس کے لئے سرپرستوں میں بیداری پیدا کرنا بہت اہم ہے۔ سائبر کرائم کا شکار مرد نہیں ہوتے ایسا نہیں ہے ۔ لیکن اس میں خواتین کا شکار ہونے کا تناسب زیادہ ہے جس میں احتیاط بہت ضروری ہے ۔ سائبر اسٹاکنگ،

سائبر اسٹاکنگ:

سائبر اسٹاکنگ یعنی مختلف آن لائن کے ذریعہ کسی خاتون کا اس کی مرضی کے خلاف متواتر تعاقب کرنا اور اس کے ذریعہ اسے ذہنی اذیت پہنچانا ۔ کسی خاتون کی مرضی کے خلاف اس کی سوشل میڈیا پر پروفائل پر متواتر دوستی کی مانگ کرنا۔میسیج کا جواب نہیں دیا تو متواتر اسے کچھ نہ کچھ غیرضروری میسیج روانہ کرنا، سوشل میڈیا پر کسی خاتون کو ''فرینڈ ریکویسٹ'' روانہ کرنا۔ اس کا سوشل میڈیا پر پوسٹ پر لگاتار اذیت ناک میسیج تحریر کرنا۔ اُسے ای۔میل یا سوشل میڈیا کے ذریعہ بذات خود ملنے کے لئے اصرار کرنا۔فون پر حمایت نہیں ملی تو ویب سائٹ، چیٹ، رومس آن لائن چرچا منچ ، کھلے پرکاش ویب سائٹس جیسے میڈیا کے ذریعہ لگاتار رابطہ کرتے رہنا، تمام طرح سے اس خاتون کو اذیت پہنچا کر اس کا استحصال کرنا، اسی کو سائبر اسٹاکنگ کہا جاتا ہے۔ای۔میل کے ذریعہ دی جانے والی اذیت کے مطابق سائبر اسٹاکنگ کا جرم بھارتیہ سائبر قانون میں شامل کیا نہیں گیا۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی قانون کی دفعہ 72 کے تحت صرف رازداری کو بھنگ کرنے کے خلاف مجرم کے خلاف شکایت کی جاسکتی ہے۔اسی کے ساتھ انڈین پینل کوڈ کی دفعہ 509 اور 441 کے تحت سزا ہوسکتی ہے۔

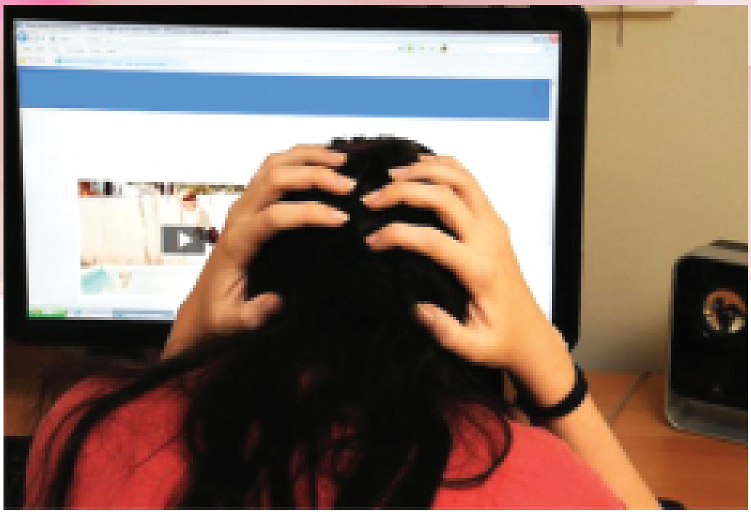

ہیکنگ ، آن لائن بدنامی ، بالغان کا استحصال، الیکٹرونک بلیک میلنگ، مافرڈ پرونوگرافک امیجیس ، ریوینج پارن شامل ہیں۔ اکثر سائبر جرائم میں مجرمین مختلف کلمات کا استعمال کرکے کسی خاتون کی نجی زندگی پر ان کا تمام تر کنٹرول رکھنا چاہتے ہیں۔ انھیں ڈرا دھمکا کر ان کا جسمانی ، جذباتی نیز اقتصادی استحصال کرتے ہیں۔

سائبر اذیت: سائبر ٹیکنالوجی، گنہگاروں کو ان کی شناخت پوشیدہ رکھ کر ورچیول دنیا میں منڈلانے کی اجازت دیتی ہے۔اس ورچیول دنیا میں خواتین کا جنسی استحصال اعلانیہ طور پر شروع رہتا ہے۔الگ الگ طریقہ سے یہ چھیڑ چھاڑ کی جاتی ہے۔کبھی لفظی تو کبھی تصویروں کے ذریعہ یا گرافکس کی نوعیت میں ، اس اذیت ناک آن لائن بات چیت میں سرگرمی اور کاہلی دونوں ہی پائی جاتی ہے ۔ ان میں لفظی سرگرمی جنسی زیادتی یعنی ای۔میلس یا چیٹ ۔ رومس کے ذریعہ فحش، جسمانی اعتبار سے توہین کرنے والے پیغامات روانہ کرنا۔ان میسیج میں نکتہ چینی قابل اعتراض تب ہی مان لی جاتی ہے جب سامنے والا فرد اس نکتہ چینی کے خلاف ہوتا ہے یا سامنے والا فرد اس طرح کے میسیج قبول نہیں کرتا۔کاہلی جنسی مظالم میں ایک شخص کی بجائے کئی شخص کو بغرض مقصد تنقید کی جاتی ہے۔گرافکس کی نوعیت میں جنسی اذیت یعنی پرونوگرافک تصاویر، سی ڈی نشر کرنے وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ ان میں خاموش بے تاثیر اقسام کے یعنی پرونوگرافک تصاویر اور سی ڈی پر مشتمل ویب سائٹ کی لنک روانہ کرنا اور اس کے ذریعہ اذیت دینا ۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی قانون کی دفعہ 67(A)، 67-(B) کے تحت مذکورہ جرائم کے خلاف سزا کی تجویز مختص کی گئی ہے۔لیکن اکثر مجرم ان کی صحیح شناخت کو چھپا کر یہ جرم کرتے ہیں ۔ جس کی وجہ سے ان کی تلاش مشکل ہوجاتی ہے۔

سائبر پورنوگرافی:

خواتین کے تعلق سے عریاں تصاویر ویب سائٹ پر نمائش کرنا یعنی سائبر پورنوگرافی ہے ۔ خواتین کے لئے یہ ایک الگ ہی خوف ہے کیونکہ ان کا کون سا عمل کب اور کیسے ریکارڈ کیا گیا ہے اور وہ آخر میں انٹرنیٹ تک پہنچ کر کس طرح ظاہر ہوا ہے، اکثر خواتین اس پر توجہ نہیں دیتی ۔ دیگر سائبر جرائم کے مقابلہ میں سائبر پورنوگرافی جرم کو غیر معمولی جرم کہا جاسکتا ہے ۔ جسے انفارمیشن ٹیکنالوجی قانون کے تحت دفعہ 67 میں شامل کیا گیا ہے۔اس قانون کے ساتھ ہی انڈین پینل کوڈ کے تحت مختلف دفعات (دفعہ 290، 292، 292(A)، 293، 294 نیز دفعہ 509) بھی نافذ کئے جاسکتے ہیں۔

آن لائن بدنامی: بدنامی اور ذلت آمیز مذکور آن لائن شائع کرنا، یہ ایک اور خواتین کے خلاف عام سائبر جرم ہے۔کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کا استعمال کرکے کی جانی والی رسوائی کو آن لائن بدنامی، کہا جاتا ہے۔

مارفنگ : مارفنگ یعنی اصل تصویر کو کچھ الگ طریقہ سے تبدیل کرنا ۔ ایسا کرنے سے اس کا مطلب مکمل طور پر یعنی کئی طور سے تبدیل کرکے کچھ الگ ہی نتیجہ حاصل کرنا۔ عام طور سے، سائبر گنہگار لڑکیوں کے مختلف فوٹو سوشل میڈیا پر ڈاون لوڈ کرتے ہیں اور انھیں دیگر تصاویر کے ساتھ تبدیل کرتے ہیں۔ یہ تبدیلی کچھ ایسی ہوتی ہے کہ جیسے یہ خاتون اس تصویری عمل میں سچ مچ شامل ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے ۔ اس طرح کے فوٹو کو تبدیل کرکے اکثر گنہگار اس خاتون کو ہر طرح سے ڈرا دھمکا کر اس سے پیسے ہڑپ کرتے ہیں۔☆

(سائبر قانون اور سیکیوریٹی ماہر)

خواتین کے بارے میں یہ بات مشہور ہے کہ اگر انھوں نے کسی بات کاتہیہ کرلیا ہے تو اُسے وہ پورا کرکے ہی چھوڑتی ہیں ۔بس ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ انھوں نے اس کا پختہ ارادہ کرنا چاھئے۔اس با ت کا ثبوت تاریخ سے لے کر جدید دنیا کی مثالوں کے ذریعہ آسانی سے ثابت کی جاسکتی ہے۔ملک کی راجدھانی میں اپنی صلاحیتوں کا لوھا منوانے والی چند خواتین کی مثالیں یہاں پیش کی جارھی ھیں جن کی روشنی میں آپ سمجھ سکتے ھیں کہ خواتین کتنی غیر معمولی خدمات انجام دے رھی ھیں ۔

صدر مقام دلی میں مہاراشٹر کا پرچم بلند کرنے والی خواتین

اَنجو نِمَسکر

پورے ملک میں ریاست مہاراشٹر کی پہچان ایک ترقی پسند ریاست کے طور سے ہوتی ہے۔اس کی بنیادی وجہ مردوخواتین کے مساوات کی بدولت ہے۔ایک خاتون کے لیے ترقی کی راہ کٹھن ضرور ہوتی ہے اس بات سے کوئی انکارنہیں کرسکتا۔کیونکہ بحیثیت ماں یا بیوی اگر اسے اپنے لیے کوئی نئ پہچان ثابت کرنا ہوتو اسے بہت جدوجہد کرنا پڑتا ہے۔پھر اپنا گاؤں،ضلع و ریاست چھوڑ کر دلی جیسے مقام پر آکر اپنا نام پیدا کرنا قابل ذکر کارنامہ ہے۔ان میں کئی خواتین ایسی ہیں جو شادی بعد اپنے شوہر کے ساتھ آئی ہیں تو کوئی ملازمت کے سلسلے میں۔اس کے لیے انہیں مستقل مزاجی کے ساتھ مختلف دفاتر وغیرہ مقامات پر اپنی خدمات انجام دینا ہوتا ہے۔ان ہی میں کئی ایسی خواتین ہیں جنھوں نے مہاراشٹر کا نام دلی میں روشن کیا ہوا ہے۔

رپورٹر، ایڈیٹر، فلم کار

نمیتا بھنڈارے

نمیتا بھنڈارے صحافت کے شعبہ کا ایک بڑا نام ہے۔ان کی پیدائش غیر مراٹھی گھرانے میں ممبئی میں اور شادی ایک مراٹھی کنبہ میں ہوئی ۔ اس زمانے میں انہوں نے صحافت میں قدم رکھا جب اس شعبہ میں خواتین نہیں جاتی تھیں۔رپورٹر سے لے کر ایڈیٹر تک کا ان کا سفر دلی میں گزرا۔ملک کی پہلی ''جینڈر ایڈیٹر'' کی حیثیت سے ''مِنٹ'' اس انگریزی روزنامہ میں آپ نے کام کیا۔فی الحال وہ ملک کے کئی بڑے انگریزی اخبارات میں مردوخواتین مساوات پر مبنی بیداری پر کالمس لکھتی ہیں۔

ارچنا میرج کر

بین الاقوامی سطح پر بھی مراٹھی خواتین نے اپنا نام روشن کیا ہے۔کینیڈا کے سفارت خانے میں ارچنا مرجکر اپنی خدمات انجام دے رہی ہیں۔کولہاپور سے تعلق رکھنے والی یہ خاتون قلم کار بھی ہیں۔صحافت کے شعبہ میں ایک اور نام ہے جنھوں نے دلی میں آکر اپنی زندگی کو نیا موڑ دیا ہے ان کا نام ویشنا پاین ہیں ان کا وطن ناسک ہے۔اپنے بچے کو ماں اور باپ دونوں کا ساتھ ملنا چاہئے اس لیے وہ ناسک سے دلی شِفٹ ہوئیں۔یہاں آکر انہوں نے اپنے لکھنے کا کام دوبارہ شروع کیا۔''دی کور'' اس مراٹھی ماہنامہ کی مدیرہ کی حیثیت سے کام کرنے کا موقع انہیں ملا جسے وہ بحسن خوبی انجام دے رہی ہیں۔

کونسلر:

ناسک کی رہنے والی ایڈوکیٹ رُچا مامائی نے وکالت کی تعلیم حاصل کی ہے۔ساتھ ہی بلاگر کی حیثیت سے بھی انہوں نے اپنا ایک نیا مقام بنایا ہے۔بلاگ کے ذریعہ بہت ہی کم الفاظ میں وہ کونسلنگ کی خدمات انجام دے رہی ہیں۔

ایڈوکیٹ روچا مامائی

سماجی خدمات:

نویدیتا مدرے

سال2016ء میں بھارتیہ انتظامیائی سروس میں اول آنے والی ٹینا ڈابی ان کی والدہ ہمالی ڈابی کامبلے ان کی پیدائش ناگپور میں ہوئی ۔اپنی بیٹی کو یو پی ایس سی کی تیاری کراتے کراتے انہوں نے اپنا مطالعہ اتنا بڑھایا کہ آج وہ مختلف اداروں میں (جنرل نالج) عام معلومات مضمون کی کلاسس لیتی ہیں۔

عثمان آباد ضلع کی شاردا دولارے ایک ایسا نام ہے جنھوں نے دلی میں ایک اسکول کی بنیاد رکھی۔ان کی ماڈرن اسکول پہلی تا دسویں تک بڑی کامیابی سے چل رہی ہے۔وہ بہت ہی مناسب فیس پر یہ خدمات انجام دے رہی ہیں۔

دلی میں کئی نئے پرانے مراٹھی ادارے ہیں۔ان میں ایک آل انڈیا سدھارتھ ویلفیر سینٹر یہ 45/ سال پرانا ادارہ ہے اس ادارے کی پہلی خاتون صدر بننے کا سہرا سجاتا انبورے کے سر جاتا ہے۔ان میں قائدانہ صلاحیتیں ہونے کی وجہ سے ادارے نے ان کی سرپرستی میں زبردست ترقی کی ہے۔سجاتا میم پربھنی کی ہیں۔

ناندیڑ سے تعلق رکھنے والی ڈاکٹر سنگیتا کستورے فی الوقت بھارت سرکار کے سائنس ٹیکنالاجی وزارت کے بائیوٹیکنالاجی شعبہ

منسلک ہیں۔اور پالیسی آفیسر کے طور پر کام کرتی ہیں۔دیہاتوں میں چوبیس گھنٹے بجلی ملے اس کے لیے وہ کئی تحقیقی کام انجام دے رہی ہیں۔اس ضمن میں تحقیقی کام کرنے والے اداروں کو سنگیتا میم معاشی امداد فراہم کرنے کا کام بھی انجام دیتی ہیں۔انہوں نے ملکی سطح سے لے کر بین الاقوامی سطح کے اداروں اور سائنس دانوں کو جوڑنے کا کام بھی انجام دیا ہے۔

چندر پور سے تعلق رکھنے والی ڈاکٹر جیا سوریہ مرکزی زراعت وزارت میں وہ سینئر سائنس داں کے عہدے پر فائز ہیں انہوں نے کئی نمایاں کام انجام دیے ہیں اب تک ان کے پچاس سے زائد مقالے شائع ہوچکے ہیں۔وہ ملک کی پہلی خاتون مُرد سرویئر (Soil Pedology) ہیں۔اس کے علاوہ لداخ کے علاقے میں ان کا تحقیقی کام ہوا ہے اس مقام پر انہوں نے ”لیہہ“ اس جڑی بوٹی کا پتا لگایا ہے۔

(افسر شعبہء اطلاعات،مہاراشٹر پریچئے کیندر،نئی دلی۔ترجمہ:ملک اکبر حسن)

ادبی روایت:

دلی یہ کلانگری بھی ہے اسے مختلف ڈراموں کا مرکز بھی کہتے ہیں۔یہاں پر وردھا کی گوری دیول گزشتہ پندرہ برسوں سے مراٹھی ڈراموں میں مختلف کردار ادا کرکے ریاست کا نام روشن کررہی ہیں۔انہوں نے ناظرین میں اپنا ایک مقام بنا لیا ہے۔ان کے ادا کیے ہوئے لیلا،روپ اروپ،آفٹر تھرڈ بیل ڈرامے بہت مقبول ہوئے ہیں۔

مایا کارنجکر

اس کے علاوہ مصوری (ڈرائنگ) کے شعبہ میں مایا کارنجکر نے اپنا نمایاں کردار ادا کیا ہے وہ اب تک مختلف نمائشوں کا بھی اہتمام کرچکی ہیں۔

صحت عامہ کا شعبہ:

لیلا بھاٹکر

ڈاکٹر رام منوہر سرکاری ہسپتال میں ”نرس ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ“ اس عہدے پر پہنچنے والی پہلی مراٹھی خاتون لیلا بھاٹکر ہیں۔عمر کے دوسرے سال میں ہی ان کے والد کا انتقال ہوگیا تھا۔ان کی والدہ نے بہت ہی محنت کے بعد اپنے بچوں کی پرورش کی اور اعلیٰ تعلیم کے ساتھ ساتھ انہیں اپنے پیروں پر کھڑا کیا۔اس عظیم خاتون کا تعلق وردھا ضلع سے ہے۔اس بڑے ہسپتال میں سینئر نرس افسر کی حیثیت سے کام کرنے والی اس خاتون کا نام سُجاتا نندیشور ہے جو کئی صلاحیتوں کی مالک ہیں۔میڈکل شعبہ میں کسی بھی طرح کی کوئی مدد درکار ہوں تو یہ ایک پیر پر کھڑی ہوجاتی ہیں۔مختلف سماجی کاموں میں بھی وہ ہمیشہ مصروف رہتی ہیں۔مراٹھی نرسوں کا منظّم کرکے انہوں نے ”رمائی“ نام سے ایک ادارہ بھی شروع کیا ہے۔

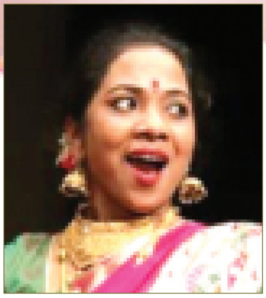

سجاتا نندیشور

نیلیما شنگاڑے

نیلی ماشنگاڑے آل انڈیا آیوروگیان ادارے میں بطور نرس ملازمت کررہی ہیں۔وہ خواتین میں ہونے والے کینسر اور اس سے بچنے سے متعلق بیداری کا کام بھی کرتی ہیں۔کینسر سے متعلق کئی اداروں سے یہ بطور کونسلر کی حیثیت سے جُڑی ہوئی ہیں۔ہمانگی سنہابھسے ناگپور میں پیدا ہوئی۔دلی میں ارجن فاؤنڈیشن کے ذریعہ غریب لڑکیوں کو صفائی کے تعلق سے کونسلنگ کرتی ہے۔

شانتا واگھ

ممبئی کی شیوتا رانا کرندی کر دلی میں موجود ناگالینڈ کے ”ایلی زر چلڈرن ہوم“ کے لیے فنڈ فراہم کرنے کا کام انجام دیتی ہیں۔اس چلڈرن ہوم میں پانچ لڑکیاں اور چار لڑکے ہیں ان کو گھر جیسا ماحول، تعلیم و پیار محبت ملے اس کے لیے کام کرنے والوں کے لیے ایک لاکھ سے زائد رقم شیوتا میم نے فراہم کیا ہے۔

شویتا

اُدگیر ضلع لاتور کی شانتا واگھ دلی کے جھوپڑ پٹیوں کو سہولیات فراہم کرنے کے لیے گزشتہ پچیس تیس برس سے کام کررہی ہیں اس کے لیے وہ بھومی آواس تنظیم سے جُڑی ہوئی ہیں اور اس کے ذریعہ اپنی گراں قدر خدمات انجام دے رہی ہیں۔

کیٹنن:

وِبھا چپلون کر

راجدھانی دلی میں مراٹھی کھانوں کا ذائقہ وِبھا چپلون کر گزشتہ پچیس برسوں سے فراہم کررہی ہیں۔آئی این ایس کے دلی ہاٹ میں مہاراشٹر فوڈ کا نام انہی کے دم سے روشن ہے۔

☆☆

(افسر شعبہء اطلاعات،
مہاراشٹر تعارف رکز، نئی دلی۔)
ترجمہ: ملک اکبر حسن

ایک عورت ہونے کی حیثیت سے ''اُسے'' بھی مختلف رُکاوٹوں اور ذمہ داریوں کا سامنا کرنا ہے۔ان رکاوٹوں کو دور کرتے ہوئے اسے اپنا نصب العین حاصل کرنا ہوتا۔اگر خواتین کو اپنے گھر والوں کا ساتھ ملے تو اسے کامیابیوں کے آسمان کو چھونے سے کوئی روک نہیں سکتا۔بُلڈانہ ضلع کی ارچنا وان کھیڑے نے شادی کے بعد اپنی اچھی خاصی تنخواہ والی ملازمت کو چھوڑ کر آئی اے ایس بننے کا خواب دیکھا اور اپنی کڑی محنت سے اس خواب کو پورا کرنے میں کامیاب ہوگئی۔آئی اے ایس بننے کا سفر بڑا دشوار گزار رہا۔آیئے ہم ان ہی کے الفاظ میں ان کی اس کامیابی کی روداد سنتے ہیں۔

محنت کامیابی کی ضمانت

ارچنا پنڈھری ناتھ وانکھیڑے
بھا. پرا. سے 2018

یو پی ایس سی امتحان دراصل ایک چمکدار ستارہ ہے اس ستارے سے میں کوسوں دور تھی۔ڈونگر شیولی ضلع بلڈانہ میرا وطن ہے ۔میرے والد اسٹیٹ ٹرانسپورٹ بورڈ (S.T.) شعبہ میں کلرک ہونے کی وجہ سے میری ابتدائی تعلیم تا بارہویں بلڈانہ میں ہی ہوئی۔اس کے بعد چکھلی کے انورادھا انجینئرنگ کالج سے ڈگری اور پوسٹ گریجویٹ وشوکرما کالج پونا سے حاصل کی۔

ٹرننگ پائنٹ:

والد کلرک ضرور تھے لیکن بنیادی طور سے وہ ایک کسان تھے ملازمت کے ساتھ ساتھ ہمارے گاؤں کی چھوٹی سی زراعتی زمین پر وہ کاشتکاری کیا کرتے تھے جس سے ہمارے گھر کا گزارا ہوتا۔ لہٰذا بچپن ہی سے کسانوں ،غریبوں کے مسائل سے واقف ہونے کا موقع ملتا رہا۔اسی زمانے میں یہ بات ذہن میں بیٹھی کے میں نے ان غریب کسانوں کے لیے کچھ اچھا کرنا چاہیئے۔ہماری تعلیم سے ان غریبوں کا کچھ نہ کچھ بھلا ہونا چاہیئے یہ بات ہمیشہ ذہن و دماغ میں چھائی رہتی ۔ابتدائی دنوں میں تو اس خواہش کو پورا کرنے کا کچھ موقع نہیں ملا بعد میں میری شادی ہوگئی اور ایک بیٹی کا بھی اضافہ ہوگیا۔شادی بعد میں ممبئی کے سومیہ کالج میں اسسٹنٹ پروفیسر بن گئی ۔میری ملازمت اور شوہر سافٹ ویئر انجینئر ہونے کی وجہ سے ہمیں معاشی بے فکری تھی۔پھر بھی ذہن میں یہ بات گردش رہتی کہ یہ میری منزل نہیں ہے میں نے عام و غریب انسانوں کے لیے کچھ نہ کچھ کرنا چاہیئے۔ان کے لیے کچھ نہ کرنے کی وجہ سے دل کچوکے لیتا رہتا۔مستقل یہ بات ذہن پر حاوی رہتی کے میں بہت غلط کررہی ہوں۔ان ہی خیالات کی وجہ سے میں نے یو پی ایس سی امتحان کامیاب ہوکر سرکاری ملازمت میں جانے کا فیصلہ کرلیا۔

کامیابی کا سفر:

یو پی ایس سی کا فیصلہ کرنے کے بعد اس کی اسٹڈی کرنے لگی ۔2011ء میں پہلی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوسکی ۔اس کے بعد بہت نا اُمیدی چھائی رہی ۔اس کے بعد 2013ء میں مجھے بیٹی ہوئی ۔وہ دوسال کی ہوئی اس کے بعد پھر 2015ء میں فارم پُر کیا اور امتحان دیا۔اس طرح چار مرتبہ امتحان دے کر بھی پریلیم امتحان میں کامیاب نہ ہوسکی۔اس دوران نے میں نے اندازا لگایا کہ میں اس امتحان کی پڑھائی کے لیے سو فیصد وقت نہیں دے پارہی ہوں اس لیے بیٹی کو سسرال میں رکھ کر میں نے سال 2017ء میں یشدا میں داخلہ لے لیا۔یہی پر مستقل مزاجی کے ساتھ پڑھائی کرکے پانچویں کوشش میں پریلیم امتحان کے ساتھ ساتھ مین امتحان بھی کامیاب کی اور انٹرویو کے پڑاؤ تک پہنچی اور محض 8ء نمبرات کی کمی کی وجہ سے کامیابی حاصل نہ کرسکی۔جبکہ مجھے اس میں کامیابی کی پوری امید تھی ۔بہرحال چھٹی کوشش کے لیے صرف 25 to 20ء دن ہی بچے تھے اس موقع پر میرے بھائی نے میرا بہت ساتھ دیا۔ وہ بھی ایس آئی اے سی ادارے سے مقابلہ جاتی امتحان کی تیاری کررہا ہے۔2018ء میں میں بھی اس ادارے سے منسلک ہوئی یہاں مجھے اس امتحان سے متعلق بہت اچھی و مفید رہنمائی ملی ۔پونے کی رہائش کے دوران پروین چوہان کی بھی گراں قدر خدمات حاصل ہوئیں۔ان ہی وجوہات کے طفیل پرجوش انداز سے پڑھائی کرتی رہی اور سال 2018ء میں آئی اے ایس بننے کا خواب پورا ہوا۔اس طرح بلڈانہ ضلع کی پہلی خاتون آئی اے ایس بننے کا خطاب مجھے ملا جس کی مجھے بہت خوشی ہے۔

گھر والوں کا ساتھ:

یشدا پنڈھری ناتھ والدہ لکشمی مظبوطی کے ساتھ ہمیشہ میرا ساتھ دیتے رہے۔ان ہی کے ساتھ کی وجہ سے ہم چاروں بھائی بہن انجینئر بنے ۔والدہ کو ٹیچر،کلرک یا نرس بننے کے مواقع تھے انہوں نے ہماری تعلیم کی خاطر ان سب پر پانی پھیر دیا اور ایک گھریلوں خاتون رہ کر ہماری تعلیم و تربیت میں غیر معمولی قربانی دی۔خوش قسمتی سے سسرال بھی بہت اچھا ملا شوہر،ساس اور سسر جی نے بھی میرے تعلیمی سفر میں میرا ساتھ دیا ۔میری بیٹی بھی بہت سمجھدار ہونے کی وجہ سے ایک جذباتی ساتھ بھی مجھے ملا۔اس دوران میں کبھی کبھی اس سے ملنے بھی جاتی ۔پھر ایسا ہوا کے امتحان کے آخری پڑاؤ کے دوران ملازمت کے سلسلے میں میرے شوہر کو بیرون ملک جانا پڑا اس دوران ہماری بیٹی کو میرے والدین نے سنبھالا اس کے لیے انہوں نے اس دوران کھیتی باڑی کو بھی کوئی اہمیت نہیں دی اور اس دوران کاشتکاری نہ کرتے ہوئے زمین کو ایسے ہی چھوڑے رکھا۔ان سب باتوں کے پیش نظر میں کہتی ہوں کہ گھر والوں کے ساتھ کے بغیر یہ امتحان کامیاب کرنا

کامیابی کے اُصول:

● این سی آر ٹی کی کتابوں کا مطالعہ کرکے اپنی بنیاد کو مظبوط کریں۔

● جس مضمون کا مطالعہ کرنا ہے سب سے پہلے اس کے پرچوں (Question Papers) کا مطالعہ کیجئے۔ پریلیم امتحان سے قبل پریلیم کے، مین سے پہلے مینس کے پرچوں کا مطالعہ کریں اس کی وجہ سے آپ کی اسٹڈی کو ایک رُخ ملے گا اور پڑھائی کس طرح کرنا چاہیئے اس کے لیے بہت مدد ملے گی۔

● مطالعہ کے لیے درکار حوالہ جات ادب کو محدود رکھیے۔ چونکہ اسٹڈی کے لیے وقت کم ملتا ہے اس لیے اپنے آس پاس کتابوں کا انبار لگانے کی بجائے اس امتحانات کے ماہرین سے مشورہ کرکے متعلقہ کتابوں کی فہرست متعین کیجئے۔ ساتھ ہی اچھے نمبرات ورینک سے کامیاب ہونے والے امیدواروں کی تقاریر و لیکچر کو یوٹیوب سے سن کر اپنے مطالعہ کا منصوبہ بنا کر عمل شروع کردیجیے۔

● اپنے مطالعہ کا جائزہ بہت ضروری ہے لہٰذا امتحانات سے قبل مختلف طریقوں سے اُس کا جائزہ ضرور لیں۔ جب تک آپ مطمئن نہ ہوجائیں تب تک یہ جائزہ اور مشق کرتے رہیں۔

● اپنے اعتماد و جوش کو ہمیشہ زندہ رکھیں، سردمہری نہ آنے دیں۔ جب تک اپنے آپ پر بھرپور اعتماد نہیں ہوگا تو آپ مثبت انداز سے اس امتحان کو دے نہیں پائیں گے۔

● ہمیشہ مثبت ماحول میں اپنے آپ کو رکھیے۔ منفی خیالات و مایوس کرنے والے لوگوں سے دور رہیے۔ مثبت سوچ والے دوست وسہیلیوں کے ساتھ اپنا وقت گزاریئے۔ جتنا آپ مثبت ماحول میں رہیں گے اُتنا ہی آپ کی اسٹڈی اچھی طرح ہوگی اور آپ مایوس نہیں ہوں گے۔

● بغیر قربانی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا لہٰذا قربانی دینے کے لیے ذہنی طور سے تیار رہیں، جتنی بڑی کامیابی ہوتی ہے اُتنی بڑی قربانی دینی ہوتی ہے اس لیے اس امتحان کے لیے بھی بہت سی چیزوں کی قربانی دینے کے لیے تیار رہیں۔ جب آپ اس امتحان کی تیاری کرتے ہیں اور کچھ امتحانات دیتے ہیں تو چھوٹی موٹی سرکاری ملازمت تو آپ حاصل کر ہی لیتے ہیں۔ یہ بات ایک طرح سے ہمیں اپنے آئی اے ایس کے مقصد سے دور کرنے والی ہوتی ہے۔ یہ خیال ہمیں بڑی کامیابی سے دور کرکے چھوٹی ملازمت پر قناعت یا اکتفا کرنے پر مجبور کردیتا ہے۔ یہ ملازمت ہمارا ''پلان بی'' یعنی ایک متبادل تو ہوسکتا ہے اور یہ بات ہمیں مایوس ہونے سے بھی روکے گی۔ لیکن وقت پڑنے پر ان چھوٹی ملازمت کی قربانی دینے کے لیے بھی ہمیں تیار رہنا چاہیئے۔

تحریک

● میں دیہات یا گاؤں کا ہوں، مجھے انگریزی اچھی طرح نہیں آئی، اب تو میری شادی ہوگئی، بچہ یا بچی بھی ہے۔ یہ باتیں سب کے سب منفی خیالات کو جنم دیتے ہیں۔ اگر انسان عزم کریں تو کوئی کام مشکل نہیں ہے۔ میں ایسی کئی مثالیں بشمول میرے پیش کرسکتی ہوں کہ جنھوں نے ان اور ان سے زیادہ ناموافق حالات میں کڑی محنت کے ذریعہ یو پی ایس سی میں نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ اگر آپ نے سنجیدگی کے ساتھ طئے کرلیا تو راہ میں حائل تمام رُکاوٹوں کو مات کرتے ہوئے یقیناً کامیاب ہوسکتے ہیں۔ بس ایک دُھن وضِد ہمارے دل و دماغ میں سوار رہنی چاہئے۔ محنت کرنے اور قربانی دینے کی تیاری ہو تو کامیابی حاصل کرنا قطعی مشکل نہیں ہے۔

● آن لائن سہولیات جیسے یوٹیوب، ایپس اور ویب سائٹس وغیرہ کا مثبت انداز اور موثر طریقے سے استعمال کیجئے۔

میرے لیے بڑا مشکل ہوجاتا۔

گروپ ڈسکشن:
یشدا کی پڑھائی کے دوران ہم پانچ چھ لوگوں کو ایک گروپ تھا۔ ہم گروپ ڈسکشن کرتے تھے۔ چائے کے وقفہ کے دوران بھی ہم اسی امتحان کے مطالعہ سے متعلق چرچا کیا کرتے تھے، رات کے کھانے کے بعد حالات حاضرہ پر بات چیت چلتی۔ اس طرح کے مثبت ماحول کے درمیان ایک منٹ بھی ہمارا ضائع نہیں ہوتا تھا۔ ان اکیڈمی، اسٹڈی آئی کیو جیسے آن لائن ذرائع کا بھی میں نے بھرپور فائدہ اُٹھایا۔ پڑھائی کرتے کرتے بہت بور ہوجاتی تب راجیہ سبھا چینل پر چلنے والے مباحثوں کو دیکھتی یا نصاب کے کسی دلچسپ موضوع سے متعلق یوٹیوب پر ویڈیوز دیکھا کرتی۔ اس طرح کے جدید ذرائع کا استعمال کرکے میں نے اپنے وقت کو ضائع ہونے سے بچائے رکھا۔

اِنٹرویو: جب آپ اس امتحان کے لیے عریضہ پُر کرتے ہیں جسے ''ڈیٹیل ایپلی کیشن فارم کہا جاتا ہے اس میں امیدوار جو معلومات فراہم کرتا ہے جیسے جائے پیدائش اس مقام کی کوئی تاریخی حیثیت اگر ہو یا وہاں کی کوئی بات منفرد یا مشہور ہو، مخصوص جغرافیائی حالت، وہاں کے مسائل وغیرہ سے متعلق سوالات انٹرویو میں پوچھے جاتے ہیں اس کے علاوہ حالات حاضرہ پر بھی پوچھا جاسکتا ہے۔ مجھے یشدا، ایس آئی اے سی اور مہاراشٹر سدن کے ماحول کا انٹرویو کے دوران بہت فائدہ ملا۔

آدرش (آئیڈیل):
وِل اسمتھ کا ایک قول ہے'' آئی وانٹ ٹو ری پرزینٹ پاسیبلیٹیز''۔ اس قول کا مجھ پر بہت اثر ہوا۔ کوئی غیر معمولی یا ناممکن لگنے والا کام اگر ہم کریں تو یہ دوسروں کے لیے نمونہ، مثال بنتا ہے، دوسروں کے لیے تحریک کا باعث ثابت ہوتا ہے۔ اس بات کا احساس مجھے ہر پل تھا اسی لیے جب بھی کوئی رکاوٹ یا مشکل آتی اُن کا مقابلا کرکے مجھے لوگوں کے سامنے ایک نشان راہ قائم کرنا تھا اس کے لیے کڑی محنت کرنے کے لیے میں ذہنی طور سے تیار رہی اور اس پر عمل کرکے کامیابی حاصل کی۔ لہٰذا میرا تجربہ ہے کہ زندگی کا کوئی بھی شعبہ ہو اس کے ممکنات (Possibilities) کو دھیان میں رکھ کر آگے بڑھنا چاہیئے اس طرح آپ بڑی سی بڑی کامیابی حاصل کرسکتے ہیں۔ ☆☆☆

(راجارام دیوکر، معاون مدیر، ترجمہ: ملک اکبر حسن)

کسان مفاد کے لئے

کسانوں کی زندگی میں اقتصادی تبدیلی رونما کرنے کے لیے حکومت نے اولین ترجیح دی ھے۔اس تبدیلی کے عمل میں " امداد باھمی اور مارکیٹنگ " محکمہ اھم کردار نبھانے کے لیے مستعد ہوگیاھے۔ کسانو ں کو قرض معافی تا قرض مُکتی کا اطمینان بخش تجربہ دینے کے لیے حکومت نے سھل۔ آسان او رکم سے کم کاغذات والے لائحہ عمل کو قبول کیاھے۔

بالاصاحب پاٹل

وزیر برائے امداد باہمی و مارکیٹنگ

ریاست کو اقتصادی طور پر فعال اور خود کفیل بنانا ہو تو کسانوں کی زندگی میں اقتصادی تبدیلی ہونا ضروری ہے۔ امداد باہمی (سہکار) اور محکمہ مارکیٹنگ یہ راست کسانوں سے وابستہ ہونے سے کسانوں کو اقتصادی طور پر خود کفیل بنانے کے لئے حکومت کوشش کر رہی ہے۔ گزشتہ چار سالوں سے کسان قرض کے جال میں پھنسا ہوا ہے۔ اسی لئے کسانوں کو حقیقی طور سے قرض سے آزاد کرنے والی آسان، سہل اور شفاف مہاتما جیوتی راؤ پھلے شیتکری قرض مکتی یوجنا کا حکومت نے اعلان کیا ہے۔ اور اس تعلق سے فہرست جاری کرنے کی شروعات کی گئی ہے۔

قرض مُکتی: کسانوں کا دارومدار زراعت پر ہونے سے انھیں زراعت کے لئے ڈسٹرکٹ سینٹرل بنک، سہکاری بنک یا بیوپاری (کمرشیل) بنک سے قرض لینا ہوتا ہے۔ کسانوں کو قرض سے آزاد اور فکروں سے نجات دلانے کے لئے مہاتما جیوتی راؤ پھلے شیتکری قرض مکتی یوجنا کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس یوجنا کے تحت ہر کسان کو دو لاکھ تک کے فصل قرض اور قلیل مدتی فصل دوبارہ تشکیل کردہ قرض معاف ہوں گے۔ یہ قرض سے آزادی یوجنا سہل، آسان اور شفاف ہے۔ کسانوں کو کوئی بھی تکلیف نہ ہو، اس جانب توجہ دی گئی ہے۔ اس یوجنا کا فائدہ حاصل کرنے کے لئے کسانوں کو درخواست کرنے کی ضرورت نہیں اور بقایا جات بھی ادا کرنے کی شرط اس میں نہیں ہے۔

دوبارہ تشکیل کردہ قرض: اس یوجنا کے تحت یکم اپریل 2015 تا 31 مارچ 2019 کے دوران حاصل کئے گئے اور 30 ستمبر 2019 کو بقایا جات والے کم مدت کے فصل قرض اور قلیل مدتی فصل دوبارہ تشکیل کردہ قرض معاف کئے جائیں گے۔ قومیائے گئے بنک، بیوپاری بنک، ڈسٹرکٹ سینٹرل، سہکاری بنک، گرامین بنک، مختلف ایکزیکیٹیو سہکاری سنستھا سے کسانوں نے حاصل کردہ فصل قرض معاف کئے جائیں گے۔ لہٰذا کسان خریف 2020 فصل کے لئے قرض حاصل کرنے کے لئے اہل ہوں گے۔

بنکوں نے کمپیوٹرائزڈ پورٹل پر قرض اکاؤنٹ کی معلومات اپ لوڈ کرنے کی شروعات کی ہے۔ یہ کسانوں کی لسٹ گاؤں کے لحاظ سے ہر گاؤں کی گرام پنچایت کو جاری کی جائے گی۔ شائع کردہ لسٹ میں شامل کسانوں کو قریب کے آپلے سرکار سیوا کیندر یا بنک کی برانچ میں جا کر اپنے آدھار کی تصدیق کرنا متوقع ہے۔ جو کسان تصدیق کرتے وقت ان کا آدھار نمبر اور قرض اکاؤنٹ کی رقم منظور کریں گے ایسے کسانوں کو اس یوجنا کا فائدہ فوراً ملے گا۔ اور جن کسانوں کو ان کے آدھار نمبر یا قرض

محکمہ مارکیٹنگ کی استحکامی:
محکمہ مارکیٹنگ یہ راست کسانوں سے منسلک ہے۔ کسانوں کو زراعتی مال کی فروخت کے لئے تمام تر ضروری متعلقہ بنیادی سہولیات فراہم کرانا، زراعتی مال کو مناسب دام حاصل کرانا اہم مقصد ہے۔ زراعتی پیداوار بازار کمیٹیوں کو گودام، سڑکیں، نیلام ہوم، کولڈ اسٹوریج، نیلام اوٹے کے لئے امداد دینا، پنن محکمہ (مارکیٹنگ محکمہ) کے اہم کام ہیں۔ کسانوں کے پیدا کردہ زراعتی مال کو مناسب قیمت حاصل کرانے کے لئے عالمی سطح پر مقابلہ آرائی بنیادی سہولیات سے آراستہ اس طرح منظّم مارکیٹنگ کے جالے ڈیولپ کرنا یہ اس محکمہ کے کام ہیں۔ کسان جس وقت زراعتی مال لے کر کرشی اتپن بازار سمیتی میں آتے ہیں تب مارکیٹ کمیٹی کسانوں کے زراعتی مال کو مناسب دام دستیاب کرانے کے ساتھ ساتھ انھیں اعتماد حاصل کرانے کے کام کرتی ہے۔ جس کی وجہ سے کسانوں کو ایک سہارا، اعتماد اس جگہ ملتا ہے۔

اس طرح دیہی ترقی کو فروغ دیتے ہوئے کسان کو مرکز مان کر دنیا کا نجات دہندہ (مسیحا) کسان مزید خوشحال ہونا چاہئے۔ کسان کو مزید خوشحالی کے دن دیکھنے کو ملے، کسان بھائی اقتصادی طور پر خود کفیل ہو۔ یہی میرا اہم موقف ہے۔

شکر کارخانہ کی دشواریاں : ریاست میں سہکاری کارخانہ داری کی وجہ سے متعلقہ علاقوں کی کچھ مقدار میں ترقی، مقامی لوگوں کو روزگار کی دستیابی اور کسانوں کی زندگی میں اقتصادی تبدیلی ہونے میں مدد ملی۔ شکر کارخانے اور گنا پیداوار کسان یہ ایک سائیکل ہے۔ گنے کا تناسب کبھی کم تو کبھی زیادہ، ایسا ہوتے رہتا ہے۔ قدرتی آفات آتے رہتی ہیں، گزشتہ سال مغربی مہاراشٹر میں بڑے پیمانے پر موسلا دھار بارش ہوئی۔ سانگلی، کولہا پور کے علاقے متاثر ہوئے۔ جس کی وجہ سے کسانوں کا بڑے پیمانے پر نقصان ہوا۔ ایسے وقت شکر کارخانے اور کسان دشواریوں میں آجاتے ہیں۔ دشواریوں کا سامنا کرنے والے شکر کارخانے ہو یا کسان، انھیں مدد کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ایسے وقت کسانوں کے بقایاجات قرض بروقت ادا نہیں کئے تو کسان تکلیف میں آجاتے ہیں۔

اکاؤنٹ کی رقم منظور نہیں ایسے کسان پورٹل کے ذریعہ راست ضلعی سطح پر کمیٹی کے پاس شکایت درج کرائیں۔ ضلع سطح کی کمیٹی اس تعلق سے فیصلہ سے کسانوں کو آگاہ کرے گی۔

ان کو فائدہ نہیں :۔ موجودہ/سابق وزیر، وزیر مملکت/ لوک سبھا/ راجیہ سبھا رکن ودھان سبھا/ ودھان پریشد رکن، مرکزی اور ریاستی حکومت کے سبھی آفیسر/ ملازمین (کل ماہانہ تنخواہ 25000 روپئے سے زیادہ پانے والے لیکن کلاس فور چہارم درجہ کے ملازمین کے علاوہ) ریاستی عوامی پروجیکٹ (انڈرٹیکنگ) (مثلاً مہاوترن، ایس ٹی مہامنڈل وغیرہ) اور امدادی اداروں کے آفیسر اور ملازمین، ریٹائرڈ پینشن یافتہ، کرشی اتپن بازار سمیتی، سہکاری ساکھر کارخانہ، سہکاری سوت گرنی، ناگری سہکاری بنک، ڈسٹرکٹ سینٹرل سہکاری بنک اور سہکاری دودھ سنگھ کے افسران وعہدیداران، (صدر، نائب صدر و بورڈ آف ڈائرکٹر) جن کی ماہانہ پینشن 25000 روپئے سے زیادہ ہے۔ (سابق فوجیوں کے علاوہ) زراعت کے علاوہ یا باہری آمدنی سے انکم ٹیکس ادا کرنے والے افراد کو اس کا فائدہ نہیں ملے گا۔

کپاس کے لئے 1800 کروڑ کی ضمانت : کپاس پنن مہاسنگھ کو ضروری درکار 1800 کروڑ روپئے کی حکومت کی ضمانت کو منظوری دی گئی۔ مہاراشٹر راجیہ سہکاری کپاس اتپادک پنن مہاسنگھ کی جانب سے 2019-20 میں کم سے کم ضمانتی دام سے خریداری کی جانے والی کپاس کے بقایاجات کسانوں کو بروقت دینے کے لئے کپاس پنن مہاسنگھ نے بنک آف انڈیا کی جانب سے 7.75 فیصد شرح سود سے لئے گئے 1800 کروڑ کے قرض کو حکومت نے ضمانت دی ہے۔ اس حکومت کی ضمانت پر مہاسنگھ کو دی جانے والی ضمانتی فیس بھی معاف کی گئی ہے۔ فصل 20-19 میں کپاس پنن مہاسنگھ کی جانب سے کپاس خریداری کی شروعات ہوئی ہے۔ فی الوقت ہر روز اندازاً 60 تا 80 ہزار کوئنٹل کپاس کی خریداری ہو رہی ہے۔ مہاسنگھ کے ذریعہ اس فصل کے دوران 30 تا35 لاکھ کوئنٹل کپاس کی خریداری متوقع ہے۔ اس کے لئے 1800 کروڑ روپئے درکار تھے۔ کسانوں کو تکلیف نہ ہو انھیں بروقت پیسے ملے اسی لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔

کسان کیا کریں : جن کسانوں کے نام اس لسٹ میں ہیں، وہ اس یوجنا کا فائدہ حاصل کرنے کے لئے اپنا آدھار نمبر بنک اکاؤنٹ سے منسلک کرالیں۔ اس یوجنا کا فائدہ صرف ضرورت مند کسانوں کو ملنا متوقع ہے۔ اسی لئے جو کسان اہل ہیں وہ آدھار نمبر بنک اکاؤنٹ سے منسلک کرالیں۔ یہ مکمل پروسیس آن لائن کرنے سے کسانوں کو تکلیف نہیں ہوگی۔ بنک میں بار بار جانا نہیں پڑے گا۔ اس قرض مکتی کی وجہ سے کسان بھائیوں کے سر کا قرض کا بوجھ کم ہوگا اور وہ دوبارہ قرض کے لئے اہل ہوں گے اور انھیں زبردست راحت ملے گی۔

امداد باہمی شعبہ کی حوصلہ افزائی : ریاست کی ترقی میں امداد باہمی کے شعبہ کا زبردست تعاون ہے۔ دیہی علاقوں میں ارتھ واہنی اقتصادی لائف لائن کے طور پر امداد باہمی کے شعبہ کی جانب دیکھا جاتا ہے۔ امداد باہمی کے ذریعہ، وکاس سوسائٹی، مختلف ایکزیکیٹو سوسائٹی، بنک، کریڈٹ سوسائٹی، شکر کارخانہ جیسے امداد باہمی اداروں کی تشکیل ہوئی۔ کسانوں کو دشواریوں کے وقت اقتصادی مدد کے طور پر یہ ادارے کام کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے کچھ مقدار میں ساہوکاری ختم ہونے میں مدد ہوئی۔ اس شعبہ کو مزید حوصلہ دینا ضروری ہے۔

زراعتی پروسیس انڈسٹری : بھارت میں بلحاظ ریاست فصل متنوع ہونے سے زراعتی پروسیس انڈسٹری کے لئے خام مال کی دستیابی آسان ہوسکتی ہے۔ لہٰذا کسانوں کو زراعتی مال پر پروسیس انڈسٹری کی جانب توجہ دینی چاہئے۔ گنا پیداواری کسان شکر کارخانوں کو گنا فراہم کرتے ہیں او ر کارخانوں کے اصل تتو (اجزاء) کی پیرائی کرکے شکر تیار کرنی ہوتی ہے۔ آج ایتھونل کی بڑے پیمانے پر ضرورت ہے۔ اسے حوصلہ دینا چاہئے۔ اس کے لئے مرکزی حکومت نے پیش رفت کی ہے۔ کئی مقامات پر پروجیکٹ شروع کئے ہیں۔ لیکن ان کی تعداد کم ہے۔ لہٰذا شکر کارخانوں کو ایتھونل سازی کی جانب بھی توجہ دینی ضروری ہے۔ کچھ علاقوں میں نامیاتی گڑ پروجیکٹ تیار کرنا، نامیاتی گنا تیار کرنا جیسی انڈسٹریز شروع ہیں۔ ایسی زراعتی پروسیس صنعت کی جانب کسانوں کو مزید توجہ دینی ضروری ہے۔

☆☆

(تحریر: کاشی بائی تھورات۔ ڈی۔ ایل۔ او)

ریاست کے مفاد کی کئی یوجناکو کابینہ میٹنگ میں منظوری دی جاتی ہے۔ ایسے کچھ فیصلوں کا جائزہ

کابینہ میں طے ہوا....

مہاراشٹر کا ہیرک مہوتسو: (ڈائمنڈ جیوبلی مہوتسو

ریاست مہاراشٹر کا ڈائمنڈ جیوبلی مہوتسوی سال ریاستی حکومت کے زیر اہتمام منانے کا فیصلہ کابینہ کی میٹنگ میں کیا گیا۔ اس موقعہ پر سال بھر مختلف

پروگراموں کے انعقاد کے بارے میں تبادلہ خیال کیا گیا۔ یکم مئی 2020 سے ریاست بھر میں پروگراموں کے آغاز کو منظوری دی گئی۔

ریاست کے محکمہ ثقافتی امور کے زیر اہتمام کابینہ کی میٹنگ میں ریاست مہاراشٹر کے ہیرک مہوتسوی سال کے موقعہ پر ''ہیرک مہوتسوی مہاراشٹر'' کے موضوع پر رپورٹ پیش کی گئی ۔ اس میں متحدہ مہاراشٹر تحریک، مراٹھی ناٹک (ڈرامے) مراٹھی فلم، عوامی فن (لوک کلا)، پہاڑی قلعوں پر شجاعتی پروگرام، چھترپتی شیواجی مہاراج کی زندگی پر مبنی پروگرام، سماج مصلحین کا مہاراشٹر، ملک میں مہاراشٹر، دنیا میں مہاراشٹر، مہاراشٹر کی سنتوں کی روایت، کلاسیکل میوزک مہوتسو، آدی واسی ثقافتی مہوتسو، کلک مہاراشٹر، زراعتی ثقافت، عوامی میوسیقی مہوتسو، عوامی فنکاروں کی ریلی، قوالی مہوتسو، درگا مہوتسو، سوسال کا مراٹھی فلمی سفر وغیرہ کے مختلف جامع ثقافتی پروگرام مختلف اضلاع میں منعقد کئے جائیں گے۔ اسی طرح متحدہ مہاراشٹر تحریک کی اہمیت بیان کرنے والے پروگرام، متحدہ مہاراشٹر تحریک کے شہدا نیز ریاست کی تاریخی، سماجی، جغرافیائی، اور ثقافتی خصوصیات کی مکمل معلومات فراہم کرانے والی مع تصاویر کتاب (کافی ٹیبل بُک) شائع کرنے، غیر ممالک میں مہاراشٹر کی شمولیت والے پروگرام کا انعقاد، مہاراشٹر کی شاندار روایت کو ظاہر کرنے والی جامع ڈاکیومینٹری کی فلمبندی، ریاست کے مختلف ترقیاتی، ثقافتی ظاہر کرنے والے اشتہارات کو مختلف ریاستوں میں ان کی نمائش کرنے، ہیرک مہوتسوی مہاراشٹر کے تصور پر مبنی معیاری آڈیو ویژول (تھیم سانگ) گیت کاری۔ ایسے مختلف پروگراموں کا انعقاد اس موقعہ پر کیا جائے گا۔ ایسے فیصلے اس میٹنگ میں کئے گئے۔

اسی طرح ہر انتظامیائی محکمہ ہیرک مہوتسوی مہاراشٹر کے تصور پر مبنی کم سے کم ایک یوجنا یا پروجیکٹ تیار کر کے ہیرک مہوتسوی سال میں اس کی موثر عمل آوری کریں۔ ایسے احکام بھی میٹنگ میں دیئے گئے۔

زائد آلودہ پانی کا پروسیس:

ریاست کے شہری علاقوں کے زائد آلودہ پانی کے پروسیس کے لیے تیار کردہ پہلے مرحلہ میں مذکورہ پانی کے پروسیس کی تجویز کو کابینی میٹنگ میں منظوری دی گئی۔

ریاست میں 391 مقامی سووراجیہ سنستھا میں 9758.53 ایم ایل ڈی آلودہ پانی پایا جاتا ہے۔ اس پر پروسیس کرنے کے لیے پیدا شدہ گنجائش 7747.24 ایم ایل ڈی ہے۔ از سر نو تشکیل کئے جانے والے پروسیس کی گنجائش 2011.91 ہے۔ آلودہ پانی پروسیس گنجائش کا تناسب تقریباً 79 فی صد ہے جو اطمینان بخش ہے۔ ایسا ہے تو بھی نیشنل (راشٹریہ) گرین ٹریبونل کے جاری کردہ احکام کے تحت آلودہ پانی کے لیے ضروری درکار 2011 ایم ایل ڈی آلودہ پانی کے پروسیس کی گنجائش تشکیل کرنا لازمی ہے۔

اس کے تحت ریاست میں میونسپل کارپوریشن اور نگر پریشد کے علاقوں میں مرحلہ۔1۔ میں کم پائے جانے والے گندے پانی کے پروسیس کی گنجائش تشکیل کرنے کے لیے ضروری 2820 کروڑ روپے کا فنڈ مرکزی حکومت کے امرت ابھیان۔ دویا ریاستی حکومت کے مہاراشٹر سوورن جینتی نگروتھان مہاابھیان کے تحت قائم کیا جائے گا۔

کمپنی اجتماع دستاویزات:

کمپنی اجتماع یا دوبارہ مرتب کردہ کے تعلق سے دستاویزات کے لیے لی جانے والی اسٹیمپ ڈیوٹی پر مقررہ زائد حد 25 کروڑ سے 50 کروڑ تک اضافہ کے لیے کابینہ کی میٹنگ میں منظوری دی گئی۔

کمپنی اجتماع یا دوبارہ مرتب کردہ کے تعلق سے دستاویزات پر مہاراشٹر اسٹیمپ ایکٹ کی فہرست۔ 1۔ کے پیرا 25 (اوپر) نیچے واجب الادا اسٹیمپ ڈیوٹی پر 06 مئی 2002 کے احکام کے تحت مقرر کردہ زائد حد 25 کروڑ روپے سے 50 کروڑ روپے تک اضافہ کرنے کا فیصلہ کابینہ کی میٹنگ میں کیا گیا ہے۔

بچوں کی فلاح و بہبود کے لیے نیا ئے ندھی:

بچوں کے اداروں میں بچوں کی بہبود اور بازآبادکاری کے لیے اسٹیٹ چلڈرن فنڈ قائم کرنے اور اس کے لیے دو کروڑ روپے کی تجویز مختص منظوری دی گئی ہے۔

بال نیائے ایکٹ (بچوں کی نگرانی اور تحفظ) 2015 کی دفعہ 105 کے تحت، ریاستی حکومت بال نیائے ایکٹ کے تحت بچوں کی بہبود اور باز آبادکاری کے لیے ریاست کو مناسب محسوس ہوا یسے

پانچ دن کا ہفتہ:

ریاست کے سرکاری دفاتر کے لیے پانچ دن کا ہفتہ نافذ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔اب مرکز کی طرح ریاست کے سرکاری آفسوں کو ہر ماہ سبھی سنیچر اور اتوار کو چھٹے رہے گی۔اسی کے ساتھ ہر روز 45 منٹ کا اضافی کام افسران اور ملازمین کو کرنا ہوگا۔اس فیصلہ کی عمل آوری 29 فروری سے ہوگی۔

سبھی دفاتر کے لیے ایک ہی وقت:۔ فی الوقت ممبئ عظمیٰ کے دفاتر کے کام کاج کے اوقات صبح 9-45 تا شام 5.30 بجے تک ہے، وہ اب 9-45 تا شام 6-15 بجے تک ہوں گا۔سپاہی کے لیے کام کاج کے اوقات صبح 9:30 تا شام 6:30 اس طرح ہونگے۔ممبئ عظمیٰ کے باہر کے سرکاری دفاتر کے لیے بھی یہ وقت 9-45 تا شام 6-15 اس طرح ہوں گے۔ممبئ عظمیٰ کے باہر کے سرکاری آفسوں کے لیے صبح 10 بجے تا شام 5-45 اس طرح کام کے وقت فی الوقت ہے۔لیکن اب پانچ دن کا ہفتہ کرنے کی وجہ سے ممبئ اور ممبئ کے باہر کے سبھی آفسوں کا ایک ہی وقت طے کیا گیا ہے۔موجودہ ان آفسوں کے اوقات میں دوپہر ایک تا 2 بجے کے دوران زیادہ سے زیادہ نصف گھنٹہ کا کھانے کا ٹائم بھی شامل ہے۔

انھیں لاگو نہیں:۔ جن سرکاری آفسوں کو کارخانہ ایکٹ یا انڈسٹریل ڈسپیوٹ لاگو ہے یا جن کی سروس نہایت ضروری سمجھی جاتی ہے ایسی آفسوں کو اور سرکاری کالج ، پالی ٹیکنک، اسکول، پولیس فورس، فائر بریگیڈ فورس، صفائی کامگار کو پانچ دن کا ہفتہ لاگو نہیں، جن آفسوں کو پانچ دن کا ہفتہ لاگو نہیں ان کے نام درج ذیل ہیں۔

اشد ضروری سروس:۔سرکاری اسپتال، کلنک، پولیس، جیل، آب فراہمی پروجیکٹ، فائر بریگیڈ فورس، صفائی کامگار۔

تعلیمی ادارے:۔ سرکاری کالج، میڈیکل کالج، اسکول، پالی ٹیکنک،

آبی وسائل محکمہ:۔ داپوڈی، ستارا، وردھا، اکولہ، احمد نگر، اشٹی کھڑک واسلہ، ناسک وناندیڑ کے کرم شالا، ناگپور، بھنڈارا میں واقع سینٹرل کرم شالا نیز آبی وسائل وعوامی محکمہ کے ماتحت علاقائی کاموں پر اور پروجیکٹوں پر ریگولر انتظامیہ، مستقل وغیر مستقل انتظامیہ ویومیہ اُجرت پر علاقائی کامگار و ملازمین۔

پبلک ہیلتھ محکمہ:۔ ویکسن انسٹی ٹیوٹ ناگپور۔

محصول ومحکمہ جنگلات:۔ بلاّرشا، پرت واڑا وڈھانو میں ایکا تمکرُت گروپ، الاّپلّی میں سامل ڈیویژنل فاریسٹ آفیسر کے زیر اختیار پرت واڑا وبلاّرشا میں ورکشاپ، سرکاری فوٹو رجسٹریشن آفس، پونہ۔

جنرل ایڈمنسٹریشن محکمہ:۔ سرکاری پریوہن سروس کا کارخانہ محکمہ،

ایگرکلچر محکمہ:۔ ڈیئری ڈیولپمنٹ محکمہ کے تحت دودھ یوجنا۔

صنعت، بجلی وکامگار محکمہ:۔ سرکاری پرنٹنگ پریس۔

اسکل اینڈ انٹر پر یزشپ ڈیولپمنٹ:۔ سبھی آئی ٹی آئی۔مرکزی سرکار کی طرح راجستھان، بہار، پنجاب، دلی، تمل ناڈو، مغربی بنگال، ان ریاستوں میں پانچ دن کا ہفتہ لاگو ہے۔فی الوقت دوسرے اور چوتھے سنیچر کو آفسوں کی چھٹی ہوتی ہے۔ پانچ دنوں کے ہفتہ کی تجویز کی وجہ سے سرکاری آفسوں میں بجلی، پانی، گاڑیوں کے ڈیزل، پیٹرول کے اخراجات میں بچت ہوگی۔نیز سرکاری ملازمین کو اہل خانہ کو وقت دینا ممکن ہوگا اور معیار زندگی میں اضافہ ہوگا۔

ہر سال کاموں کے اوقات میں اضافہ ہوگا:۔

موجودہ آفس کے اوقات کی وجہ سے سال میں اوسطاً آفس کے دن 288 ہوتے ہیں ۔ کھانے کی 30 منٹ کی مدت کے علاوہ یومیہ 7 گھنٹے 15 منٹ فی دن کام کے اوقات ہوتے ہیں۔جس کی بدولت ایک ماہ میں کام کے گھنٹے 174 اور ایک سال میں کام کے گھنٹے 2088 ہوتے ہیں۔ پانچ دن کے ہفتہ کی وجہ سے سال میں اوسطاً آفس کے دن 264 ہوں گے۔لیکن کام کے 8 گھنٹے ہوں گے۔نتیجتاً ایک ماہ میں کام کے گھنٹے 176 اور سال میں کام کے گھنٹے 2112 ہوں گے۔یعنی یومیہ 45 منٹ، ہر ماہ 2 گھنٹے اور ہر سال 24 گھنٹے کاموں کے گھنٹوں میں اضافہ ہوگا۔

نام سے فنڈ قائم کرنے کے بارے میں تجویز ہے۔ نیز مہاراشٹر اسٹیٹ بال نیائے قانون 2018 کے قانون 85 کے تحت ریاستی حکومت ''راجیہ بال ندھی'' نامی فنڈ قائم کرے گی ایسی تجویز ہے۔اس تجویز کا استعمال بال نیائے (بچوں کی نگرانی اور تحفظ) ایکٹ 2018 کے تحت بچوں کی۔بہبود کے لیے مختلف یوجنا کے لیے کی جائے گی۔فی الوقت 560 سے زائد چلڈرن ہوم میں 21 ہزار 178 بچے رہتے ہیں۔ان بچوں کی بڑی بیماریوں کے لئے میڈیکل ایڈ، اسکل ڈیولپمنٹ ٹریننگ یا پروفیشنل ٹریننگ نیز اعلیٰ تعلیم کے لیے امداد کی فراہمی ممکن ہوگی۔

اسکولی طلباء کو مفت چشمے:

ریاست کے سبھی سرکاری اور امدادی اسکولوں میں 6 تا 18 سال کی عمر کے لڑکوں میں بینائی کے نقص کو ختم کرنے اور انھیں مفت چشمے فراہم کرنے کے لیے کابینہ کی میٹنگ میں منظوری دی گئی ۔اس یوجنا کے لیے تقریباً 20 کروڑ روپئے نان۔ ریکرینگ اور 5 کروڑ روپئے ریکرینگ اخراجات متوقع ہے۔

فی الوقت مرکزی حکومت کے راشٹریہ بال سوا ستھیہ (قومی صحت اطفال) پروگرام کے تحت اسکولی لڑکوں کی سال میں ایک بار میڈیکل جانچ کی جاتی ہے۔امسال 1195 میڈیکل ٹیم فائز ہیں۔ان کی جانچ میں بینائی کے نقص میں اضافہ پایا گیا ہے۔ اسکولوں میں ایک کروڑ 21 لاکھ 67 ہزار 585 بچے زیر تعلیم ہیں۔ بینائی کے نقص کا تناسب 8 فی صد ہے۔ اِن بچوں کو چشمے دستیاب کرائے گئے تو کل ان کی تعلیمی ترقی میں سدھار ہوگی۔ پبلک ہیلتھ محکمہ کی جانب سے بینائی کے نقائص والے بچوں کو طے کردہ ڈسٹری بیوٹرس کی جانب سے ان کے گھر یا اسکول میں مفت چشمے پہنچائے جائیں گے۔

☆☆

فروری 2020 میں اہم واقعات کا جائزہ...

"مہاڈا" کی جانب سے پانچ لاکھ مکانات کی تعمیر :
آئندہ تین سالوں میں مہاڈا کی جانب سے پانچ لاکھ مکانات کی تعمیر کی جائے گی۔ان میں سے 50 ہزار مکانات پولیس ملازمین کو اور 50 ہزار مکانات چہارم درجہ کے سرکاری ملازمین کو دستیاب کئے جائیں گے ۔ یہ جانکاری وزیر برائے ہاؤسنگ جیتندر آوہاڈ نے دی۔

تھانہ میونسپل کارپوریشن کی حدود میں مہاڈا ، جھوپڑپٹی باز آبادکاری آتھارٹی اور ریاستی حکومت کی اراضی کے تعلق سے جائزہ نیز تھانہ میں سرکاری زمین پر مہاراشٹر ہاؤسنگ اینڈ ایریا ڈیولپمنٹ آتھارٹی کی معرفت جامع پروجیکٹ روبہ عمل لانے کے تعلق سے منعقدہ میٹنگ میں وزیر شری آوہاڈ نے یہ جانکاری دی۔

حکومت کے پاس فی الوقت دس ہزار مکانات کا ذخیرہ دستیاب ہے۔ان میں سے دس فیصد مکانات پولیس ملازمین کو اور دس فیصد مکانات چہارم درجہ کے سرکاری ملازمین کو دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔آئندہ دو ماہ میں لاٹری کے ذریعہ کل 10 ہزار مکانات میں سے ایک ہزار مکانات پولیس ملازمین کو اور ایک ہزار مکانات چہارم درجہ کے سرکاری ملازمین کو دستیاب ہوں گے۔نیز غریبوں کے لئے حسب استطاعت والے مکانات سرکار کے لئے علیحدہ اور ڈیولپرس کے لئے علیحدہ اس طرح نہ تعمیر کرتے ہوئے ایک ساتھ مکانات تعمیر کئے جائیں گے اوران کی اجتماعی طور پر قرعہ اندازی کی جائے گی۔

تھانہ کے ورتک نگر کے علاقہ میں "مہاڈا" کے بیرونی علاقوں میں عمارتوں کا ری۔کنسٹرکشن ہوا۔یکساں انصاف کی سطح پر مہاڈا کی عمارتوں کا ری۔ڈیولپمنٹ کرتے وقت مکمل لے ۔آوٹ کا مجموعی ری ڈیولپمنٹ کیا جائے گا۔اسی سطح پر کنّموار نگر، ٹاگور نگر کا ڈیولپمنٹ کیا جائے گا ۔کلوا میں 72 ایکڑ، شمالی سائن اور موگھر پاڑا میں تقریباً 100 ایکڑ جگہ پر نیا ہوم پروجیکٹ قائم کئے جانے کی جانکاری بھی وزیر شری آوہاڈ نے دی۔

نئی بجلی پالیسی : ریاست میں زراعتی بجلی صارفین کے بقایا جات کے تعلق سے اور انٹر پریزشپ میں اضافہ کے لئے نئی بجلی پالیسی مرتب کی جائے گی۔ایسی جانکاری وزیر برائے توانائی ڈاکٹر نتن راؤت نے دی ۔

کسان طبقہ ایک اہم طبقہ ہے۔ان کے مفاد کے تحفظ کے لئے محکمہ توانائی کو کام کرنا ہے۔ان کے بقایا جات کم سے کم کرنے کے لئے مخصوص پالیسی

میٹرو ۔ 3 کے زیر زمین راستہ کا 25 واں مرحلہ مکمل :
قلابہ۔باندرہ سیپز ، میٹرو مارگ 3 کے زیرزمین راستہ کا 25 واں مرحلہ ورلی میں وزیر برائے سیاحت اور ماحولیات آدتیہ ٹھاکرے کی اہم موجودگی میں اختتام پذیر ہوا۔ کل 7 پیکیج والے اس مارگ کا پیکیج ۔ 3 کا یہ زیرزمین راستے کا پہلا ہی مرحلہ تھا۔میٹرو۔3 مارگ کا پیکیج ۔3 سب سے طویل پیکیج ہے۔جس کے تحت ممبئی سینٹرل، مہالکشمی، سائنس میوزیم، آچاریہ اترے چوک اور ورلی ، اسٹیشن شامل ہیں۔

پیکیج ۔3 کے ٹینل بوورنگ مشین ۔"تانسا" ۔ا۔سائنس میوزیم کی شمالی سمت سے 27 ستمبر 2018 کو شروع ہوا۔ کئی جغرافیائی چیلنجوں کا سامنا کرتے ہوئے اپ لائن سرنگ (بوگدے) کا 2 ہزار 73 میٹر زیر زمین راستہ مکمل کیا گیا ہے۔اس زیر زمین راستہ کے لئے ایک ہزار 381 سیگمینٹ رنگس کا استعمال کیا گیا ہے۔ کل 17 ٹی بی ایم فی الوقت 33.5 کلومیٹر طویل سڑک پر شروع ہے۔ٹریفک کے نقطہ نظر سے قلابہ۔باندرہ۔سیپز، میٹرو مارگ 3 اہم پروجیکٹ ہے۔اس کی بدولت ممبئی والوں کے روز کے سفر کا مسئلہ حل ہوگا۔پروجیکٹ کے اب تک تقریباً 78 زیرزمین اور 50 فیصد سے زیادہ تعمیراتی کام مکمل ہو چکے ہیں۔

مہاراشٹر کو جی ایس ٹی کی واپسی

واپسی : گڈس اینڈ سروس ٹیکس (جی ایس ٹی) کی واپسی مہاراشٹر کو تیزی سے حاصل ہو اور فصل بیمہ یوجنا کا فائدہ ریاست کے سبھی کسانوں کو ملے، ایسی درخواست وزیر اعلیٰ اُدھو ٹھاکرے نے وزیر اعظم نریندر مودی سے کی۔

وزیر اعلیٰ عہدہ کی ذمہ داری قبول کرنے کے بعد پہلی بار وزیر اعلیٰ ٹھاکرے نے وزیر اعظم نریندر مودی سے ان کی 7 لوک کلیان مارگ، رہائش گاہ پر ملاقات کی۔ اس ملاقات کے بعد انہوں نے ممبر پارلیمنٹ سنجے راوت کے ۱۵، صفدر گنج لین رہائش گاہ پر پریس کانفرنس میں یہ جانکاری دی۔ اس وقت وزیر برائے ماحولیات اور پروٹوکول آدتیہ ٹھاکرے، ممبر پارلیمنٹ سنجے راؤت اور ممبر پارلیمنٹ ہیمنت پاٹل حاضر تھے۔

وزیر اعلیٰ شری ٹھاکرے نے کہا، جی ایس ٹی کی ریاست کے حصّہ کی رقم کی واپسی حاصل ہونے کے لئے وزیر اعظم کو اس سے پہلے مکتوب تحریر کیا گیا تھا۔

اس کے بعد ریاست کو یہ رقم واپس ملی۔ لیکن یہ واپسی کی رقم تیزی سے حاصل ہو ایسی درخواست وزیر اعظم شری مودی سے کی ہے۔ اس تعلق سے مرکز مکمل تعاون کرے گا اس بات کی یقین دہانی وزیر اعظم شری مودی نے اس وقت کرائی۔

نیز وزیر اعظم فصل بیمہ یوجنا کا فائدہ ریاست کے سبھی کسانوں کو حاصل ہو، اس بات پر بھی گفتگو ہوئی۔ فی الوقت ریاست کے ۱۰ اضلاع میں وزیر اعظم فصل بیمہ کرانے کے لئے کمپنیاں نہیں آئیں جسکی وجہ سے کسانوں کو درپیش دشواریاں ہونے کی تصویر بھی وزیر اعظم کے علم میں لائی گئی ہے ایسا انہوں نے کہا۔ اس ملاقات کے دوران مرکز اور ریاستی سرکار میں بہترین رابطہ کے بارے میں وزیر اعظم شری مودی سے مثبت بات چیت ہوئی۔

تیار کی جائے ایسی ہدایت محکمہ کو دی گئی ہے۔ دیہی سطح پر توانائی دوستوں کی معرفت بجلی کے بل راست کسانوں کے ہاتھوں میں دیئے جائیں گے۔ ان کے بقایا جات کے بارے میں اور اس میں حاصل ہونے والی رعایت کے متعلق توانائی دوست کسانوں سے بات چیت کریں گے۔ اس طرح کے مدعے اس پالیسی میں ہوں گے۔ ریاست میں صنعت کاروں کو ملنے والی بجلی اور اس کی شرح کے تعلق سے بھی دوبارہ غور کیا جائے گا۔ ریاست میں صنعتکار آئے۔ صنعت کے اضافہ کے لئے صنعتی ساز جیسی نئی بجلی پالیسی تیار کی جائے گی۔ ایسا ڈاکٹر راؤت نے اس وقت کہا۔

گونگے بہروں کی ایسوسی ایشن تنظیم کی مانگ کے تعلق سے منترالیہ میں منعقدہ میٹنگ میں شری منڈے نے یہ اطلاع دی۔ ان طلباء کے لئے نیز اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے کوڈ لنگویج ماہرین کی نامزدگی کرنے کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔ گونگے۔ بہرے طلباء کی اسکولوں کے معیار میں اضافہ کیا جائے گا۔ طلباء کے لئے آئی ٹی آئی کی طرز پر تربیت دینے کے لئے تیکنیکی تعلیم محکمہ سے بات چیت کر کے فیصلہ کیا جائے گا۔ کوڈ لنگویج کے ڈگری کو

رس شروع کرنے کے بارے میں بھی حکومت مثبت ہے۔ معذور افراد کے متعلق جاری کئے جانے والے حکومت کے فیصلے کے تئیں گونگے، بہرے افراد کی اسکولوں اور گونگے افراد کے لئے کام کرنے والے اداروں کو روانہ کیا جائے گا۔ گونگے افراد کی اسکولوں میں تربیت یافتہ اساتذہ کا تقرر کیا جائے گا اور گونگے بہرے افراد کے لئے مادی سہولیات سمیت تعلیمی سہولیات فراہم کی جائے گی۔

مقابلہ جاتی امتحان ٹریننگ یوجنا :

یو پی ایس سی کی معرفت منتخب ہونے والی مرکزی انتظامیائی سروس میں اقلیتی سماج کی نمائندگی میں اضافہ کیلئے اقلیتی کمیشن کی معرفت فی الوقت پانچ اضلاع میں روبہ عمل مقابلہ جاتی امتحانات ٹریننگ یوجنا اب ریاست کے دیگر اضلاع میں بھی روبہ عمل لانے کے لئے یوجنا مرتب کرنے کے بارے میں اقلیتی ترقیات محکمہ کو ہدایت دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ فی الوقت اس تربیتی یوجنا کے تحت زیر تعلیم طلباء کا ماہانہ وظیفہ دو ہزار روپے سے چار ہزار روپئے کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ نیز متعلقہ ٹریننگ اداروں کو دیئے جانے والے فنڈ کی رقم میں بھی 50 ہزار روپئے تک اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ جانکاری اقلیتی ترقیات کے وزیر نواب ملک نے دی۔

اقلیتی سماج کی سرکاری ملازمت میں نمائندگی میں اضافہ کے لئے اقلیتی کمیشن کی معرفت یونین پبلک سروس کمیشن کے مقابلہ جاتی امتحانات کی تیاری کے لئے مقابلہ جاتی امتحان ٹریننگ یوجنا روبہ عمل ہے۔ ریاستی انتظامیائی ٹریننگ اداروں کی ممبئی، کولہاپور، ناگپور اور اورنگ آباد کے مراکز نیز پونہ کے یشدا کے مراکز میں منتخبہ ہونہار اقلیتی طلباء کو اس یوجنا کے تحت ٹریننگ دی جاتی ہے۔ ہر ایک سینٹر میں بالترتیب دس طلباء کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ اب یہ یوجنا کا دائرہ ریاست کے دیگر اضلاع میں بھی وسیع کرنے کے لئے یوجنا مرتب کی جائے گی۔

ایک نظر

شیو بھوجن یوجنا تھالی کی تعداد دوگنا:

شیوبھوجن یوجنا کو بھرپور حمایت حاصل ہونے سے اس یوجنا کی توسیع کرنے کی ہدایت وزیر اعلیٰ اُدھوٹھاکرے نے غذا وشہری رسد محکمہ کو دی تھی جسکے مطابق اب اس یوجنا کے تحت تھالی کی تعداد دوگنا کردی گئی ہے۔ یہ تعداد ۱۸ ہزار سے ۳۶ ہزار تھالی ہوگئی ہے۔

غذا شہری، رسد وتحفظ صارفین محکمہ نے اس تعلق سے حکومت کا فیصلہ جاری کیا ہے۔ اس کے مطابق فی الوقت ہر شیو بھوجن مرکز کے لئے مختص کم سے کم ۷۵ اور زیادہ سے زیادہ ۱۵۰ تھالی کا نشانہ مانگ کے تحت بڑھا کر کم سے کم ۷۵ اور زیادہ سے زیادہ ۲۰۰ تھالی بڑھادی جائے گی۔

یوجنا کی بھرپور حمایت:

ریاست میں یوم جمہوریہ کے موقع پر شیو بھوجن یوجنا کی عمل آوری شروع کی گئی تھی۔ پہلے دن سے ہی یوجنا کو ریاست کے عوام نے بہترین حمایت کی۔

مراکز کا انتخاب پہلے کے طریقہ سے ہی:

غذا وشہری رسد محکمہ نے یکم جنوری ۲۰۲۰ کے حکومت کے فیصلے کے تحت مراکز کا انتخاب کرنے کا طریقہ کار طے کیا ہے۔ اس طریقہ کار سے آئندہ بھی مراکز کا انتخاب کرنے کی ہدایت اس حکومت کے فیصلہ کے تحت جاری کی گئی۔ مراکز کی یومیہ تھالی کی تعداد اب ضرورت کے تحت 200 کی حدتک اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

شیوبھوجن مراکز کا دورہ:

غذا، شہری رسد محکمہ کے افسران کے علاوہ تحصیلدار، بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر اور مساوی افسران کی معرفت شیوبھوجن مراکز کا دورہ اور جانچ کا انعقاد کرنے کی ہدایت بھی اس میں دی گئی ہے۔

اس دورے کے درمیان اُنھیں شیوبھوجن مراکز پر سوچھتا، صاف صفائی، ستھراپن، اناج کا معیار، جیسے امور کی جانب توجہ دینی ہے۔

پہلے مرحلہ میں صرف سرکاری آفس، اسپتال، بس اور ریلوے اسٹیشن، مارکیٹ جیسے عوامی مقامات پر ہی یوجنا روبہ عمل لائی جارہی ہے۔ مستقبل میں یوجنا کی اور توسیع کرنے کی پلاننگ ہے۔

دشا قانون کی معلومات:

خواتین پر ہونے والے مظالم کے انسداد کے نقطہ نظر سے سخت قانون متعارف کرنے کے لئے ریاستی حکومت کوشاں ہے۔ انہی کوششوں کے ایک حصہ کے طور پر آندھراپردیش سرکار کے کئے گئے ''دِشا'' قانون کی معلومات حاصل کرنے کے لئے وزیر داخلہ انیل دیشمکھ نے آندھرا پردیش کا دورہ کیا۔ دورے کے دوران انہوں نے وزیر اعلیٰ وائے۔ ایس۔ جگن موہن ریڈی اور وزیر داخلہ شریمتی میکھا تھوٹی سُچریتا اور وہاں کے ڈائرکٹر جنرل آف پولیس سے بات چیت کی اور 'دشا' قانون کی معلومات حاصل کی۔

خواتین پر مظالم کے مقدمات تیزی کے ساتھ شروع کرکے فیصلے صادر کرنے کے لئے آندھرا پردیش سرکار نے ''دشا'' قانون بنایا ہے۔ جنسی مظالم کے جرائم کے لئے تیزی کے ساتھ مقدمات چلانے، 21 دنوں میں فیصلہ کرنے اور مجرمین کو پھانسی کی سزا دینے کی تجویز اس قانون میں ہے۔ جس کی وجہ سے اس طرح کے جرائم پر زبردست قابو پانے کے امکانات ہیں۔

مہینے کے پہلے پیر کو تعلیمی دن:

اسکول ٹربیونل کے اختیاراتی شعبہ میں نہ آنے والی شکایتوں پر کارروائی کے لئے فی الوقت سرکاری طور سے انتظام نہ ہونے کی وجہ سے شکایتوں کے حل فوراً ہونے کے مقصد سے ریاستی حکومت نے اسکول، ضلع اور ڈویژنل سطح پر رفع شکایت کمیٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ نیز ہر اسکول میں شکایت بوکس نصب کیا جائے گا۔ ان شکایتوں کے فوری حل کے لئے لوک شاہی دن کی طرز پر ہر ماہ کے پہلے پیر کو یوم تعلیم کا انعقاد کیا جائے گا۔ یہ جانکاری اسکولی تعلیم کی وزیر ورشا گائیکواڑ نے دی۔

فی الوقت اسکول میں غیر سہولیات سے لے کر مختلف انتظامیائی کاموں کے تعلق سے شکایتوں کے حل کے لئے کوئی بھی مشنری قائم نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے کئی بار دیہی علاقوں کی اسکولوں کو شہروں میں آکر شکایت کرنی پڑتی ہے۔ اسی کے ساتھ کئی بار یہ شکایتیں حل نہ ہونے کی وجہ سے کئی مسائل بروقت حل نہیں ہوتے تھے۔ یہ شکایتیں مستقبل میں بروقت حل کی جائے اس کے لئے شکایتی باکس یوجنا بنائی گئی ہے۔ اسکولی سطح پر ہیڈ ماسٹر اور اساتذہ پر مشتمل رفع شکایت کمیٹی ہوگی۔ ضلعی سطح پر رفع شکایت کمیٹی ہونے سے اس میں ضلع ایجوکیشن آفیسر/ ایجوکیشن انسپکٹر، بلاک ایجوکیشن آفیسر فائز ہوں گے۔ نیز ڈویژنل سطح پر ڈپٹی ڈائرکٹر کی زیر صدارت رفع شکایت کمیٹی قائم کی جائے گی۔

طلباء سرپرست، اسکول واداروں کی شکایتوں کو حل کرنے کے لئے ڈویژنل ایجوکیشن بورڈ کے صدر، ڈویژنل ایجوکیشن ڈپٹی ڈائرکٹر، ایجوکیشن ڈپٹی انسپکٹر کی ایک کمیٹی ہوگی۔

ان کمیٹیوں کے ذریعہ طلباء اور سرپرست کی یونیفارم نہ ملنے کی شکایت، کسی بھی طرح کا استحصال، حق تعلیم قانون کی خلاف ورزی اس طرح کسی بھی طرح کی شکایتیں فوراً حل کی جائے گی۔ اتنا ہی نہیں بلکہ اداروں کے بانی بھی اس میں اداروں کے تنازعوں کے بارے میں شکایت کرسکتے ہیں۔

مارکس لسٹ میں مارکس کی شکایت نیز دیگر تنازعات اس کے ذریعہ حل کئے

پونہ - میٹرو پروجیکٹ کے لئے یوروپین انویسٹمنٹ بنک کے ساتھ باہمی معاہدہ کیا گیا - اس موقعه پر وزیراعلیٰ اُدھو ٹھاکرے ، وزیر برائے تعمیرات عامه (عوامی پروجیکٹ) ایکناتھ شندے ، پونه میٹرو کے منیجنگ ڈائرکٹر برجیش دکشت اور بنك کے ڈپٹی چیرمین اینڈ ریومیك ڈوویل .

پونہ میٹرو پروجیکٹ : باہمی معاہدہ :

پونہ میٹرو پروجیکٹ کے لئے یوروپین انویسٹ مینٹ بنک 600 میلین یورو کی (تقریباً 4800 کروڑ روپے) مالیاتی فراہمی کرے گا۔ اس کی پہلی قسط 200 میلین یورو (تقریباً 1600 کروڑ روپے) دینے کے تعلق سے باہمی معاہدہ پونہ میٹرو اور یوروپین انویسٹمینٹ بنک کے مابین وزیر اعلیٰ اُدھو ٹھاکرے کی موجودگی میں ہوا۔ یوروپین انویسٹمنٹ بنک کے تعاون سے پونہ میٹرو پروجیکٹ کو فروغ حاصل ہوگا۔

ممبئی میٹرو پولٹن ریجنل ڈیولپمنٹ آتھارٹی کے دفتر میں منعقدہ اس پروگرام میں پونہ میٹرو کے میجنگ ڈائرکٹر برجیش دکشت اور بنک کے نائب صدر اینڈریو میک ڈوویل نے معاہدہ پر دستخط کئے۔

یوروپین انویسٹمنٹ بنک کے اس تعاون کی وجہ سے پونہ میٹرو پروجیکٹ کو فروغ حاصل ہوگا۔ اسے جلد ہی شروع ہونے میں مدد ملے گی۔ اس پروجیکٹ کی وجہ سے پونہ اور آس پاس کے علاقوں میں ٹریفک میں موثر سدھار ہوگی اور پونہ کی ترقی میں تعاون ہوگا۔

پونہ میٹرو کی مادّی ترقی فی الوقت 37 فیصد اور اقتصادی ترقی 29.53 فیصد ہوئی ہے۔ بنک کے دیئے گئے فنڈ کا استعمال میٹرو کے زیر زمین راستے، ڈپو کے کاموں کے ساتھ دیگر کاموں کے لئے کیا جائے گا۔ یوروپین انویسٹمنٹ بنک کی مہاراشٹر میں مختلف شعبوں میں سرمایہ کاری ترقی کے لئے پُر امید ہے۔ پونہ میٹرو کے ساتھ ہی ناسک میٹرو کے لئے اور ماحولیات کے فروغ کے پروجیکٹ اور مالیاتی تعاون کے لئے درخواست بھی وزیر اعلیٰ نے اس وقت کی۔

پونہ میٹرو مختصراً

- پونہ میٹرو ریل پروجیکٹ یہ اہم شہری ٹریفک سہولیاتی پروجیکٹ۔
- مہا میٹرو کی معرفت 50:50 فیصد مرکزی حکومت اور مہاراشٹر حکومت کے اشتراک سے شراکت داری میں پروجیکٹ روبہ عمل ہے۔
- 23 جنوری 2017ء کو پروجیکٹ کے کام شروع
- یہ پروجیکٹ 32.5 کلومیٹر روڈ کا ہے اس میں 30 اسٹیشن ہیں۔
- پروجیکٹ کا کل خرچ 11.420 کروڑ روپے متوقع ہے۔
- مرکزی اور ریاستی حکومت کے تعاون سے اے ایف ڈی فرانس اور یوروپین انویسٹمنٹ بنک کی معرفت پروجیکٹ کو اقتصادی قرض کی فراہمی۔

جائیں گے۔ شکایت کرنے کے لئے ہر وقت ایجوکیشن آفیسر کے دفتر میں نہ جاتے ہوئے متعلقہ مقامی سطح پر حل کرنے کے لئے یہ مشنری قائم کی گئی ہے۔

مہاراشٹر کی ''اسٹیٹ آف دی ایئر'' ایوارڈ سے پذیرائی :

مرکزی وزیر مالیات نرملا سیتا رامن کے ہاتھوں اور وزیر اعلیٰ اُدھو ٹھاکرے کی اہم موجودگی میں ریاست مہاراشٹر کو ''اسٹیٹ آف دی ایئر'' ایوارڈ تفویض کیا گیا۔

یہ ایوارڈ وزیر صنعت سُبھاش دیسائی نے قبول کیا۔

سی این بی سی ٹی وی 18 انڈیا نے منعقد کردہ انڈین لیڈر ایوارڈ پروگرام میں یہ ایوارڈ دیا گیا۔ اس پروگرام میں وزیر برائے سیاحت، ماحولیات و پروٹوکول آدتیہ ٹھاکرے، صنعتکار مکیش امبانی حاضر تھے۔

☆☆

وزیر اعلیٰ شری اُدھو ٹھاکرے کا ناسک ڈویژن کا دورہ یادگار اور پُر مسرت تجربہ دینے والا ثابت ہوا۔ ان کے رُوپ میں اپنے لوگوں کی خوشیوں میں خوشی تلاش کرنے والے خاندان کے سربراہ کا درشن عوام کو ہوا۔ ایک خاموش، پُرسکون اور اُتنی ہی حسّاس شخصیت کا قریب سے تجربہ حاصل ہوا۔

ناسک ضلع کلکٹر آفس میں ڈویژ ن کے سبھی اضلاع کا جائزہ لیتے ہوئے وزیر اعلیٰ اُدھو ٹھاکرے

خاندان کے سربراہ کا خوشگوار درشن!

ڈاکٹر کرن موگھے

ناسک ضلع کلکٹر آفس میں ڈویژن کے ہر ضلع کی جائزہ میٹنگ علیحدہ طور پر منعقد کی گئی۔ ان میٹنگوں میں اضلاع کے ودھان سبھا اراکین کو مدعو کیا گیا تھا۔ وزیر اعلیٰ اُدھو ٹھاکرے نے انتظامیہ کے اعلیٰ افسران کی موجودگی میں ان کے حلقہ انتخابات کے مسائل سے واقفیت حاصل کی۔ اور اُسی وقت اس مقام پر انھیں حل کرنے کے لئے فوری فیصلہ کیا۔ ہمارے مسائل کو خاموشی کے ساتھ سماعت کر کے فوری فیصلے کرنے کا یہ پہلا ہی موقع ہے۔ اس کے لئے آپ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا ہی چاہئے۔ وزیر اعلیٰ کے لئے یہ تاثرات جیسے میٹنگ کی کامیابی ظاہر کرنے والے ہیں۔

یکے بعد دیگر مسائل پیش کئے جا رہے تھے .... ہر ودھان سبھا ممبر کو بولنے کے مواقع ....مسئلہ پیش کرتے ہی، اس پر ہم کیا کر سکتے ہیں، یہ ضرور کریں گے۔ اس طرح افسران سے سوال .... انتظامیہ میں سیکریٹری سطح کے افسران حاضر ہونے سے فوری فیصلے ...... اور اختتام کے وقت دو تا تین منٹ کی تقریر میں کئے گئے فیصلوں کی جانکاری...... ساتھ ہی، یہ بات چیت اسی طرح آئندہ بھی شروع رہے گی، آپ مشورے ضرور دیتے رہیے، ایسی اپیل بھی ...... میٹنگ سے جاتے وقت عوامی نمائندوں کے چہروں سے خوشی عیاں ہوتی دکھائی دے رہی تھی۔

ممبئی ۔ پونہ ۔ ناسک سوورن تری کون (مثلث): ناسک ضلع کی میٹنگ میں ممبئی ۔ پونہ ۔ ناسک ۔ گولڈن (سوورن) تری کون مثلث کے بارے میں کارروائی کئے جانے کے تعلق سے وزیر اعلیٰ نے کہا۔ ساتھ ہی مالیگاؤں کی ترقی پر توجہ، زراعتی پمپ کے لئے بجلی کی فراہمی، پردھان منتری آواس یوجنا کے تحت مکانات کے لئے ریت کی فراہمی، سیاحتی فروغ نپھاڈ میں ڈرائے پورٹ، ندی جوڑ پروجیکٹ، منماڑ پانی مسئلہ، اس بارے میں اہم فیصلے کئے گئے۔

نڑونڈے باندھ کے کام دو سالوں میں: احمد نگر ضلع کی میٹنگ میں نڑونڈے باندھ کے کام دو سالوں میں مکمل کئے جائیں گے اور اس کے لئے گیارہ سو کروڑ روپے دستیاب کرائے جائیں گے ایسا شری ٹھاکرے نے کہا۔ مغربی (واہنی) سمت بہنے والی ندیوں کے پانی گوداوری کھورے میں شامل کرنے، احمد نگر ایم آئی ڈی سی کی توسیع، ساوتری بائی پھلے پونہ یونیورسٹی کے احمد نگر اور ناسک کے سب سینٹر، شرڈی ایئر پورٹ کا فروغ، شری رام پور میں الیکٹرسٹی سب سینٹر شروع کرنے، کوپر گاؤں میں کورٹ کی عمارت وغیرہ کے بارے میں بھی فیصلہ اس وقت کیا گیا۔

زراعتی پمپ کو یومیہ بجلی فراہمی: زراعتی پمپ کو یومیہ بجلی فراہمی کی جلگاؤں ضلع کے کسانوں کی مانگ ہونے سے وہاں کے عوامی نمائندوں کے کہنے پر اسے فوری حمایت دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے محکمہ توانائی کو اس تعلق سے پلاننگ کرنے کی ہدایت دی۔ ضلع میں نامکمل پروجیکٹ مکمل کرنے کو ترجیح دی جائے گی ایسا آپ نے کہا۔ ضلع اسپورٹس کمپلیکس کے کاموں کے لئے فنڈ دینے کا یقین بھی آپ نے دلایا۔ چالیس گاؤں، مالیگاؤں روڈ کی مرمت، چالیس گاؤں کی انتظامیائی عمارت، املنیر میں اسپتال کے درجہ میں اضافہ، دھانورا میں سب اسٹیشن قائم کرنے وغیرہ کے تعلق سے فیصلے کئے گئے۔

دھولیہ میں مالیگاؤں روڈ پر فلائی اوور پل: دھولیہ میں ٹریفک مسئلہ کو حل کرنے کے لئے مالیگاؤں روڈ پر فلائی اوور پل

تعمیر کرنے کے لئے تجویز پیش کرنے کی ہدایت وزیراعلیٰ شری ٹھاکرے نے افسران کو جاری کی۔ جل یکت شیوار یوجنا کے تحت شروع کام مکمل کئے جائیں گے۔ ایسا بھی آپ نے کہا۔ شیرپور میں میڈیکل سینٹر کے مسائل حل کرنے کے احکام بھی آپ نے دیئے۔ آدی واسی آشرم شالا اور ہاسٹل تعمیراتی کام، ڈسٹرکٹ اسپتال میں 100 (کاٹس) پلنگ) کی سہولت، میڈیکل محکمہ کی خالی نشستیں، ڈسٹرکٹ اسپتال کے تعلق سے بھی وزیراعلیٰ نے مثبت فیصلے کئے۔

نندوربار خوبصورتی سے مُزین ضلع : نندوربار خوبصورتی سے مزین ضلع ہے۔ ہمیں اس علاقے سے دلکشی ہے۔ ایسا وزیراعلیٰ نے کہا۔ اس علاقہ میں آنے کے لئے مصروفیت کی وجہ سے وقت نہیں ملتا۔ پھر بھی اس دوردراز علاقہ کے مسائل حل کئے جائیں گے اس بات کی یقین دہانی آپ نے کرائی۔ سُسری پروجیکٹ کے لئے 1.75 کروڑ اور دھنوپر پروجیکٹ کے لئے 1.5 کروڑ روپے دینے کے اعلان نے عوام میں مسرت پیدا کردی۔ دوردراز علاقہ میں موبائل نیٹ ورک کے لئے مرکز سے رجوع کیا جائے گا ایسا آپ نے مزید کہا۔

جج متعارف کرانے والی پہلی یونیورسٹی : مہاراشٹر اور گوا وکیل پریشد کی جانب سے منعقدہ ''وکیل پریشد 2020'' میں وزیراعلیٰ حاضر رہیں۔ ان کی موجودگی میں ڈسٹرکٹ کورٹ کی جدید عمارت کے کتبے کی نقاب کشائی کی تقریب انجام پائی۔ وزیراعلیٰ نے ڈسٹرکٹ کورٹ کی ہیریٹیج گیلری کا بھی دورہ کیا۔ پریشد میں ''جلد اور جدید انصاف کی سمت میں'' اس موضوع پر مذاکرہ میں اظہار خیال فرماتے ہوئے بدلتے دور کے ساتھ سماج کی ضروریات کے پیش نظر برٹش دور کے قوانین تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ جسٹس متعارف کرنے والی پہلی یونیورسٹی مہاراشٹر میں قائم کرنے کے لئے تمام تر تعاون کیا جائے گا۔ عوام کو کم وقت میں انصاف حاصل ہونے کے لئے بہتر ججوں کی روایت کو آگے لے جانے والے جج تیار ہوں اور رام شاستری پربھو نے ان کے جیسے جج یونیورسٹی سے متعارف کرائیں۔ ایسی توقع کا اظہار آپ نے کیا۔

کسان ہی مہاراشٹر کا مرکز : وزیراعلیٰ اُدھو ٹھاکرے کے جلگاؤں ضلع کے دورے کے دوران جین اریگیشن لمیٹیڈ کی جانب سے دیئے جانے والے پدم شری ڈاکٹر اپاصاحب پوار جدید زراعتی اعلیٰ ٹیکنیکی ایوارڈ کی تقسیم کی گئی۔ اس پروگرام میں سابق مرکزی وزیر زراعت شرد پوار، لیبر ویلفیئر وزیر دلیپ ولسے پاٹل، ریاست کے زراعت کے وزیر دادا جی بھسے، آب فراہمی وصفائی کے وزیر گلاب راو پاٹل حاضر تھے۔

ریاست کا کسان، یہی مہاراشٹر کا مرکز ہے۔ کسانوں کو قرض کے جال سے باہر نکالنے کے لئے مہاتما جیوتی راؤ پھلے شیتکری قرض مکتی یوجنا یہ فرسٹ ایڈ ہے۔ کسانوں کو بجلی، پانی اور ان کے زراعتی مال کو ضمانتی دام حاصل کرانے کے لئے ریاستی حکومت پابند ہے۔ ایسا وزیراعلیٰ نے اس وقت فرمایا۔ شری ٹھاکرے کے ہاتھوں جین ہلس میں واقع کرشی (زراعتی) بائیوٹیکنالوجی ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ سینٹر کا افتتاح کیا گیا۔

وزیر اعلیٰ عہدہ کی بڑی ذمہ داری : مکتائی نگر میں وزیراعلیٰ کی موجودگی میں منعقدہ کسان ریلی کو کسانوں کی زبردست حمایت حاصل ہوئی۔ ہمیں عوام کے آشیرواد سے وزیراعلیٰ عہدہ کی ایک اہم ذمہ داری ملی ہے۔ اس ذمہ داری کو نبھاتے وقت کسان، بے روزگار نوجوان، خواتین کے کام کرنے کے لئے ریاستی حکومت نے شروعات کی ہے۔ ایسا آپ نے فرمایا۔

☆☆

(ڈپٹی ڈائرکٹر (انفارمیشن: ناسک)

مطمئن ہیں نا !

وزیراعلیٰ نے وڈالا ناکہ علاقے کے دوارکا مائی بچت گٹ کے ذریعہ چلائے جانے والے شیو بھوجن سینٹر کا دورہ کیا اور استفادہ سے بات چیت کی۔ شیو بھوجن تھالی کے بارے میں کیا اطمینان ہے، ان کے اس سوال سے تکارام ناڈے، استفادہ کرنے والے کی آنکھیں نم ہوگئیں۔ وزیراعلیٰ کا عقیدت کے ساتھ استفسار کرنا یہ ان کے ساتھ دوسروں کے لئے بھی خوش آئند تجربہ تھا۔ اطمینان کے ساتھ کھانا کھایئے۔ کھانا لذیذ ہے ناس طرح کی خاندانی ہمدردانہ بات چیت استفادہ کرنے والوں کے لئے کھانے سے زیادہ لذت اور مٹھاس دینے والی ثابت ہوئی۔

ہماری سرکاری تعداد بتانے سے زیادہ کام کو اہمیت دیتی ہے۔ کوکن کی ترقی کے لیے مالی امداد کی کمی نہیں ہوگی اور صرف گنپتی پُلے ہی نہیں بلکہ کوکن کے ساتھ ساتھ پورے مہاراشٹر کو خوب سے خوب تر بنانے کی کوشش ہم سب مل کر کریں گے۔'' ان خیالات کا اظہار وزیراعلیٰ اُدھوٹھاکرے نے اپنے کوکن دورے کے وقت کیا۔

کوکن کے ساتھ ساتھ پورے مہاراشٹر کو خوبصورت بنائیں

وزیراعلیٰ اُدھوٹھاکرے نے سندھودُرگ ضلع کے مختلف مسائل وموضوعات کا مفصّل جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ ''تِلاری منصوبے میں ارتقائے سیاحت کے لیے تحفظ جنگلات کو مختص کرکے سیاحتی سہولیات فراہم کرنے کے تعلق سے مجموعی تجاویز تیار کریں۔ ایل ای ڈی ماہی گیری کے خلاف ریاست میں نیا قانون بنایا جائے گا۔ ضلع کی تمام خالی اسامیوں کا جائزہ لے کر متعلقہ شعبوں میں ان اسامیوں کی تقرری کی جائے۔''

قبولایت دار گاؤں کار معاملے سے متعلق وزیراعلیٰ اُدھوٹھاکرے نے فرمایا کہ ''مہاراشٹر حکومت کی 658 ایکڑ زمین سے متعلق ایک متحدہ بیٹھک میں فیصلہ لیا جائے گا۔ دھوپ سے حفاظت کے لیے ضلع میں بنائے جانے والے باندھ، پتھریلے بنانے کے لیے محکمے میں تجویز پیش کریں۔ سمندری ہائی ویز سیمنٹ کیے بجائے پیچ مکس سے بنائی جائیں جو کم خرچ اور ٹکاؤ ہیں۔ ریڈی اور اروندا بندرگاہ کو دوبارہ حکومت کی ماتحتی میں لینے سے متعلق غور کیا جائے گا۔ پن ڈبی (آبدوزکشتی) پروجیکٹ کے بارے میں مثبت غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔'' انھوں نے مزید کہا کہ ضلع میں تمام سہولیات سے لیس اسپورٹس کمپلیکس تیار کیا جائے گا۔ مشہور شاعر منگیش پاڑگاؤکر اور دیگر عظیم شخصیتوں کے مجسمے تعمیر کرنے سے متعلق تجویز پیش کریں، جس میں ان شخصیات کی خوبیوں (اوصاف) کا تذکرہ ہو اور ایک مہینے کے اندر اندر سیاحتی ترقیاتی کارپوریشن ضلعی سیاحت کا مکمل خاکہ پیش کرے۔

ماہی گیروں کی قرض معافی پر غور:

ریاست میں کسانوں کو دو لاکھ روپے تک قرض معافی کا اعلان کیا گیا ہے، اُسی طرز پر ماہی گیروں کے قرض معافی سے متعلق سرکار غور کررہی ہے۔ ان ماہی گیروں کا جائزہ لے کر ان کا جدول تیار کیا جائے۔ قرض کی نوعیت اور کون سے ماہی گیر قرض معافی کے قابل ہیں، ان کی مفصل معلومات پیش کریں تاکہ اس کا مطالعہ کرکے ماہی گیروں کو قرض معافی سے متعلق غور کیا جائے گا۔

کن کولی ٹراما کیئر:

کن کولی میں جلد ہی مجوزہ ٹراما کیئر کی شروعات ہوگی اور اپریل کے مہینے تک وائرالاجی لیب کا آغاز بھی ہوجائے گا۔ بندر بخار کے نئے ٹیکوں کی فراہمی کے لیے مرکزی حکومت کو عرضداشت دی جائے۔'' اس طرح کی نصیحت دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ اُدھو ٹھاکرے نے مزید کہا کہ وینگورلا میں سب ڈسٹرکٹ اسپتال کا کام تقریباً مکمل ہوچکا ہے اور ماہ اپریل میں اس کا افتتاح بھی ہوگا۔ کڈال میں خواتین اور بچوں کے اسپتال کے لیے مالی تعاون کا فوری انتظام کیا جائے۔ ضلعی صحت انتظامیہ کو مضبوط اور بااختیار بنانے کے لیے محکمۂ صحت کو ضروری اقدامات کرنے چاہیں۔

نامکمل اور زیرالتوا منصوبے، تکمیل کی راہ پر:

ضلع میں ارونا، نرڈوے، سی ورلڈ جیسے زیرالتوا منصوبے فوراً شروع کیے جائیں۔ سی ورلڈ جیسے منصوبوں کے لیے نجی سرمایہ کار آگے آئیں تو مالی تعاون دے کر منصوبے مکمل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اسی طرح زیرالتوا آبپاشی کا منصوبہ پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے اس کی راہ میں حائل

کوکن ڈائری

مسائل حل کیے جائیں گے اور 22 کروڑ 12 لاکھ روپے لاگت کے مسورے (آنگنے واڑی) چھوٹے آبپاشی یوجنا کو منظور کیے جانے کا منظوری نامہ بھی وزیر اعلیٰ اُدھو ٹھاکرے نے نگراں وزیر اودے ساونت کے حوالے کیا۔ اس موقع پر اس منصوبے کے کتبے کی نقاب کشائی بھی وزیر اعلیٰ کے ہاتھوں عمل میں آئی۔

سندھودُرگ قلعے کا کیا معائنہ:

وزیر اعلیٰ اُدھو ٹھاکرے نے سندھودُرگ قلعے میں جا کر اُس کا جائزہ لیا اور قلعے میں موجود چھترپتی شیواجی مہاراج کے مندر جا کر شیو چھترپتی کے مجسمے کی زیارت کی۔ نیز قلعے میں بھوانی ماتا مندر جا کر بھوانی ماتا کی زیارت بھی کی۔

نئے صنعت کاروں میں منظوری ناموں کی تقسیم:

'وزیر اعلیٰ روزگار زمتی' پروگرام کے تحت سندھو دُرگ ضلع کے پانچ نئے صنعت کاروں کو وزیر صنعت سبھاش دیسائی کی موجودگی میں وزیر اعلیٰ کے ہاتھوں منظوری نامے تقسیم کیے گئے۔ مائیکرو اور چھوٹی صنعت کے فروغ اور اس سے ملنے والے روزگار کے مواقع فراہم کرنے کے مقصد سے 'وزیر اعلیٰ روزگار زمتی' نامی پروگرام عمل میں لایا جارہا ہے۔ اس کے زیر انصرام ضلع میں 102 تجاویز کو منظوری دی گئی ہے۔

مندر سمیتی کی زمینوں سے متعلق اہم فیصلے:

''ریاست میں مندر سمیتی کی زمینوں کو سونپنے کا کام آسانی سے ہو، اس لیے مہینے بھر کے اندر اہم فیصلے لیے جائیں گے۔'' یہ اعلان کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ اُدھو ٹھاکرے نے رتنا گیری ضلع کے مختلف مسائل کا مفصل جائزہ بھی لیا۔

سیلاب کی روک تھام کے لیے سرحد بندی منظور:

حالیہ موسمِ برسات میں راجا پور شہر میں سیلابی کیفیت پیدا ہو کر پانی شہر میں داخل ہو گیا تھا جس میں دو منزلہ عمارتیں بھی ڈوب گئی تھیں۔ اسی طرح

" سمندر ممبئی میں بھی ہے اور کوکن میں بھی لیکن کوکن کا سمندر فوٹو گرافی اور شوٹنگ کے اعتبار سے صاف اور گہرا ہے۔ میں نے درگا کی شوٹنگ کے وقت دیکھا ہے۔ اس سرزمین پر رہنے والے لوگوں کے دل بھی اسی طرح نرم و ملائم ہیں۔ ایسی سرزمین کی ترقی کے لیے میں کبھی بھی فنڈ کی کمی ہونے نہیں دوں گا۔''

جناب اودھو ٹھاکرے، وزیر اعلیٰ "

چپلون کے بازاری علاقے میں داخل ہونے والے پانی کی بلندی بھی دس فٹ اونچی تھی۔ ان دونوں جگہوں پر سیلابی کیفیت کو روکنے کے لیے وزیر اعلیٰ نے ندی کے قریب ایک حفاظتی دیوار تعمیر کرنے کی منظوری دی۔

گنپتی پُلے ترقیاتی پروگرام:

گنپتی پُلے میں 102 کروڑ روپوں کے ترقیاتی خاکے کا افتتاح وزیر اعلیٰ اُدھو ٹھاکرے کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ اس موقع پر انھوں نے کہا کہ سمندر ممبئی میں بھی ہے اور کوکن میں بھی لیکن کوکن کا سمندر فوٹو گرافی اور شوٹنگ کے اعتبار سے صاف اور گہرا ہے۔ میں نے درگا کی شوٹنگ کے وقت دیکھا ہے۔ اس سرزمین پر رہنے والے لوگوں کے دل بھی اسی طرح نرم و ملائم ہیں۔ ایسی سرزمین کی ترقی کے لیے میں کبھی بھی فنڈ کی کمی ہونے نہیں دوں گا۔

یوں ہے خاکہ: مرحلہ (1) ■ شری شیتر گنپتی پُلے کی وجہ سے گنپتی مندر اور اطراف و اکناف سے متعلق کام ■ شری شیتر گنپتی پُلے کی وجہ سے یہاں آنے والے زائرین کے لیے بنیادی سہولیات کا انتظام ■ آب رسائی یوجنا اور صاف صفائی سے متعلق کام ■ زیادہ گنجائش کے عوامی حمام خانے اور بیت الخلاء کی تعمیر سیاحوں اور زائرین کو سمندر میں غسل کرنے کے لیے کنارے پر حفاظتی جگہوں کا تعین۔ مرحلہ (2) ■ گندے پانی کی نکاسی اور کچرے کو ٹھکانے لگانے کا انتظام ■ پارکنگ، شمسی توانائی کے کام۔ مرحلہ (3) ■ شری شیتر گنپتی پُلے گاؤں اور اطراف و اکناف کے راستوں کا خاکہ 31/ مارچ 2020 تک مکمل کرنے کا فیصلہ لیا گیا۔

خالی آسامیوں کی بھرتی / تقرری:

رتنا گیری اور سندھودُرگ، دونوں ضلعوں میں کئی اہم اسامیاں خالی ہیں۔ اس سے متعلق اہم فیصلہ لیا گیا اور تمام خالی اسامیوں پر تقرری کی جائے گی اور طریقے کو فوقیت حاصل رہے گی۔ یہ معلومات دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے مزید کہا کہ رتنا گیری ضلع کو رائے گڑھ سے جوڑنے والا پُل میری ٹائم بورڈ کی جانب سے محکمہ تعمیراتِ عامہ کی مالیات سے مکمل کیا جائے گا اور رتنا گیری کے قریب نیولی گھاٹ اور دیگر راستوں کی تعمیر کے کام کو ترجیح دی جائے گی۔

ٹیم لوک راجیہ

(ترجمہ: وجاہت عبدالستار)

سارنگ خانہ پورکر

مہاراشٹر کے فخر کی نشانی رائے گڑھ

چھترپتی شیواجی مہاراج کی تاج پوشی کا گواہ رائے گڑھ قلعه، آج بھی مہاراشٹر کی عظیم الشان تاریخ کا گواہ ھے۔ رائے گڑھ صرف قلعه نھیں بلکه مہاراشٹر کے شان و شوکت کی علامت ھے۔ یہاں پر موجود "ھرکنی بُرج" (قلعه کی گنبد) مہاراشٹر کی بہادر خواتین کی ہمّت کی داستان سناتی ھے۔ شیواجی مہاراج کے دور (شیوکالین) میں کئی نشیب و فراز کا تجربه حاصل کرنے والا یه قلعه، تعمیرات کا عمده نمونه ھے اور شیواجی مہاراج کے مدّاحوں اور قلعوں سے لگاؤ رکھنے والوں کے لیے عقیدت کا مقام ھے۔

سرزمینِ ہند پر حکومت کرنے والے پانچ شاہوں کے ناک پر کھڑے ہوکر ہندوی سامراج کی بنیاد ڈالنے والے چھترپتی شیواجی مہاراج کی تخت نشینی کی یادگار ہے رائے گڑھ کا قلعہ۔ یہ سوراجیہ کی دوسری راجدھانی بھی کہلاتا ہے۔25 سال حکومت کے بعد حفاظتی نقطۂ نگاہ سے مہاراج نے اپنی راجدھانی رائے گڑھ منتقل کی انتہائی دشوار گذار اور سمندر سے قریب رائیری کا پہاڑ شیواجی مہاراج نے جاؤلے کے مورے سے چھین لیا تھا اور اس کی بناوٹ اور وسعت دیکھتے ہوئے کہا تھا کہ ''ہماری تخت نشینی یہیں ہوگی۔'' بیجاپور جا رہے کلیان کے صوبے دار کا خزانہ لوٹ کر انھوں نے رائے گڑھ کا قلعہ تعمیر کیا اور یہاں جھیل کنویں، تالاب، کارخانے، باڑے اور منادر بنوا کر اسے مزید خوبصورت بنایا۔ بناوٹ کے اعتبار سے بلند اور دشمنوں کے لیے ناقابل تسخیر یہ قلعہ سیاحوں کو حیرت میں ڈال دیتا ہے لیکن ایک مرتبہ ہرکنی نے اس قلعہ کو حیرت زدہ کردیا تھا۔ بہادر اور جرأت مند خواتین نے اپنی بہادری سے خود اسے حیرت میں ڈال دیا۔ شیواجی مہاراج کی تاج پوشی کے خوبصورت اور پُر لطف لمحات کے گواہ اس قلعے کے مقدر میں ان کا دور دیکھنا بھی لکھا تھا۔ تعمیرات کا عمدہ نمونہ یہ قلعہ مہاراج کے مدّاحوں کے لیے عقیدت مندانہ مقام سے کم نہیں۔

جغرافیائی مقام:

رائے گڑھ کی اونچائی سطح سمندر سے 2851 فٹ ہے۔ اس کے مشرق میں لنگانا، جنوب میں مکرند

گڑھ، پرتاپ گڑھ اور واسوٹا واقع ہیں تو شمال میں کوکن دوا، شمال مشرق میں راج گڑھ اور تورنا ہیں۔ رائے گڑھ ضلع میں یہ قلعہ مہاڈ سے 25 کلومیٹر کی دوری پر واقع ہے۔

پہاڑ پر دیکھنے لائق مقامات:

پاچاڑ میں جیجابائی کا باڑہ: سوراجیہ کی راجدھانی جب رائے گڑھ منتقل ہوئی، اُس وقت راج ماتا جیجاؤ صاحب کی عمر ڈھل رہی تھی۔ قلعے کی آب و ہوا اُن کے لیے مفید ثابت نہیں ہورہی تھی اس لیے شیواجی مہاراج نے ان کے لیے رائے گڑھ کے نشیبی علاقے میں پاچاڑ نامی گاؤں میں ایک باڑہ تعمیر کیا جس میں جیجابائی ایک لمبے عرصے تک حیات رہیں۔ اس باڑے میں سیڑھیوں والا کنواں موجود ہے اور جیجابائی کے لیے بنایا گیا ایک لکڑی کا تخت بھی موجود ہے۔ سیڑھیوں والے کنویں کو 'تکیہ کا کنواں' کہا جاتا ہے۔

خوب لڑا بُرج: زینے طے کرکے قلعے کے قریب آتے ہی ابتدا میں ایک بُرج دکھائی دیتا ہے جس کا نام خوب لڑا بُرج ہے۔ بُرج کے قریب کا ایک زمانہ میں واقع چت دروازہ اب مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔

نانا دروازہ: نانا دروازہ یعنی چھوٹا دروازہ۔ دو کمانی اس دروازے کے اندرونی جانب دو کمرے ہیں جنھیں چوکیدار ڈیوڑھی کہا جاتا ہے۔

مسجد مورچہ: دروازے سے آگے جانے کے بعد ایک مسطح جگہ دکھائی دیتی ہے جس کی ایک طرف مدن شاہ نامی سادھو کی قبر ہے۔ اس کے قریب دو عمارتیں موجود ہیں جن میں سے ایک اناج کا گودام ہے تو دوسری عمارت چوکیداروں کی رہائش۔ یہاں توپیں رکھنے کی جگہیں بھی ہیں۔ مزید آگے جانے کے بعد تین غار نظر آتے ہیں۔

بڑا دروازہ: رائے گڑھ کے بڑے دروازے کے دو بڑے بُرج ہیں جن میں سے ایک کی اونچائی 75 فٹ ہے تو دوسرے کی 65 فٹ۔ دروازے کے دونوں سمت کنول کی تصاویر کندہ ہیں جنھیں لکشمی اور سرسوتی سے منسوب کیا جاتا ہے۔ دروازے کے قریب ہی دشمنوں کے حملے کو روکنے والی سوراخیں ہیں جو دائیں جانب ٹک مک چوٹی تک تو بائیں جانب ہرکنی کنارے تک پھیلی ہوئی ہیں۔ بڑے دروازے سے داخل ہوکر ٹک مک چوٹی تک جانے کے بعد، تھوڑی مسافت پر چور دروازہ ہے جو اصل دروازے تک پہنچتا ہے۔

ہاتھی تالاب / گنگا ساگر تالاب: مہا دروازے سے اندر آتے ہی سامنے ہاتھی تالاب دکھائی دیتا ہے۔ رائے گڑھ میں ایک ہاتھی گاہ تھی جس میں ہاتھیوں کو

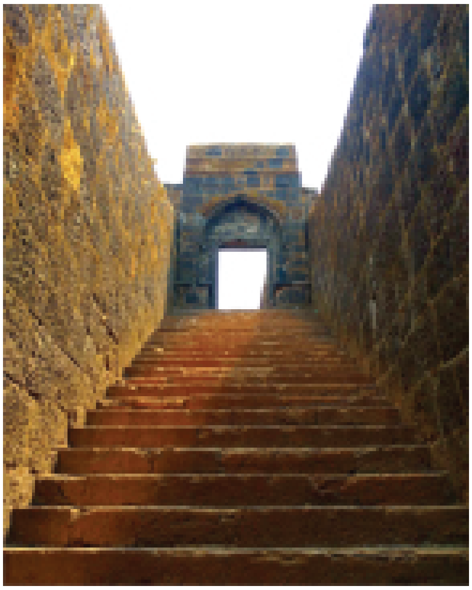

نہلانے اور پینے کے لیے اس تالاب کا پانی استعمال کیا جاتا تھا۔ اس تالاب سے تھوڑی مسافت پر گنگا ساگر تالاب ہے۔ اس کے جنوبی سمت دو اونچے مینار ہیں جنھیں ستون کہا جاتا ہے۔

پالکھی دروازہ: ان دو ستونوں کے مغربی سمت ایک دیواری بازو ہے جہاں زینے طے کرنے پر پالکھی دروازہ دکھائی دیتا ہے۔ اس دروازے سے اوپری سمت جانے کے لیے اتار چڑھاؤ راستہ (نشیب و فراز) ہے جو مینا دروازے تک جاتا ہے۔ اس کے دائیں طرف رانیوں کا محل تھا۔ یہاں سے بالے قلعے تک جاسکتے ہیں۔

راج بھون: رانی محل کے آگے خدّام کے کمروں کی باقیات دکھائی دیتے ہیں۔ ان باقیات کے پیچھے کی جانب ایک دیوار ہے۔ اس کے درمیانی دروازے سے بالے قلعے کی طرف جانے کے بعد ایک چبوترہ دکھائی دیتا ہے جو 86 فٹ لمبا اور 33 فٹ چوڑا ہے۔ یہ مہاراج کا راج بھون ہے۔ اس کے مشرقی جانب کھلی جگہ میں ایک تہہ خانہ ہے جو جواہر خانہ ہے اور یہاں انمول ہیرے جواہرات، زیوارت وغیرہ رکھے جاتے تھے۔

راج سبھا: یہ راج سبھا 200 فٹ لمبا اور 124 فٹ چوڑا ہے۔ یہاں بیک وقت پانچ تا چھ ہزار لوگ بیٹھ سکتے ہیں۔ مشرق رخ والی اس راج سبھا میں ہی شیواجی مہاراج کی تاجپوشی کی رسم ہوئی تھی۔ سبھا سد بکھر میں درج ہے کہ اس وقت 32 من سونے کا تخت تیار کیا گیا تھا۔ اس جگہ اب شیواجی مہاراج کا مجسمہ نسب ہے۔ تخت کے قریب کی جانے والی ہلکی سی سرگوشی چاروں طرف سنائی دیتی ہے جو تعمیرات کا ایک اعلا نمونہ ہے۔

نگارخانہ: تخت کے سامنے نظر آنے والا عالی شان دروازہ ہی اس قلعے کا سب سے اہم داخلی دروازہ ہے۔ یہی وہ نگار خانہ ہے۔ بالے قلعے کا اہم داخلی دروازہ ہے۔

بازار: نگار خانے سے باہر آتے ہی بائیں جانب ہوڑی (ہونی) کا ماڑ (ہار) ہے۔ یہاں بھی شیواجی مہاراج کا مجسمہ نصب ہے۔ اس مجسمے کے سامنے سنگی چبوتروں کی دو قطاریں ہیں جن کے درمیان 40 فٹ کا راستہ ہے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ شاید شیواجی مہاراج کے دور میں یہ بازار ہوا کرتا تھا لیکن مورخوں کا ماننا ہے کہ مخصوص مہمانوں کے طعام و قیام کی سہولیات کے لیے اس کی تعمیر کی گئی ہوگی۔

جگدیشور مندر: بازار کے نشیب میں مشرقی ڈھلان پر برہمن بستی، برہمن تالاب کے سامنے جگدیشور کا عظیم الشان مندر دکھائی دیتا ہے۔ یہاں نندی کا بڑا سا مجسمہ تھا جو اب خستہ حالت میں ہے۔ مندر سے متصل ایک جلسہ گاہ ہے۔ یہاں دیواروں پر ہنومان کی تصویر مورت کندہ ہے۔ مندر کے داخلی دروازے کے نشیب میں ایک سنگی کتبہ ہے جس پر 'سیوے چی ٹھائی تتپر، ہیرو جی اندولکر' لکھا ہوا ہے۔ ہیرو جی رائے گڑھ کے آرکیٹکٹ تھے۔

شرکائی مندر: شیواجی مہاراج کے مجسمے کے دائیں جانب شرکائی دیوی کا چھوٹا سا مندر ہے۔ یہ قلعہ برسوں سے شرکے گھرانے کی تحویل میں تھا جس کی وجہ سے اس گھرانے کی دیوی کے نام پر اس مندر کی تعمیر کی گئی۔ ●●

صاحب، قرض مُکتی (قرض سے نجات پانے کی) کی رقم جمع ہوگئی، لهذا اب لڑکی کی شادی کی فکر نهیں... آپ بهی شادی میں آئیے... اسطرح اپنے پن کی دعوت پر بهنی ضلع کے وٹھل رائو گروڈ نے وزیر اعلیٰ اُدهو ٹهاکرے اور نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کو دی۔ اور پهلی بار قرض مُکتی (قرض سے نجات پانے کے لئے) کے لئے فضول محنت کرنی نهیں پڑی، ان جذبات کا اظهار احمد نگر ضلع کے پوپٹ مُکٹے کسان نے وزیر اعلیٰ کے پاس کیا۔ یه دونوں هی نمائندگانه تاثرات مهاتما جیوتی رائو پهلے قرض مُکتی یوجناکی کامیاب عمل آوری کی کامیابی کو واضح کرنے والے ثابت هوئے۔

قرض ادا ہو گیا صاحب، اب لڑکی کی شادی میں آیئے...!

اجے جادھو

مہاتما جیوتی راؤ پھلے قرض مُکتی یوجنا کا فائدہ دینے کا آغاز وزیراعلیٰ شری ٹھاکرے اور نائب وزیراعلیٰ شری پوار کے ہاتھوں ہوا۔ اس موقع پر پربھنی، احمدنگر اور امراوتی ضلع کے استفادہ کرنے والے کسانوں سے وزیراعلیٰ اور نائب وزیراعلیٰ نے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعہ بات چیت کی۔ اس موقع پر اہل کسانوں کی پہلی لسٹ

مہاتما جیوتی راؤ پھلے قرض مکتی یوجنا کا فائدہ دینے کا آغاز وزیراعلیٰ اُدھو ٹھاکرے اور نائب وزیراعلیٰ اجیت پوار، وزیر برائے امداد باہمی بالا صاحب پاٹل، تعمیرات عامہ کے وزیر اشوک چوہان، وزیر محصول بالا صاحب تھورات، وزیر زراعت دادا جی بھُسے کے ہاتھوں کیا گیا۔

جاری کی گئی۔

فضول چکر لگانے پڑے کیا؟

اس یوجنا کا فائدہ حاصل کرنے کے دوران کچھ تکلیف ہوئی کیا.....کتنے چکّر لگانے پڑے، کتنا قرض تھا۔ کونسی فصل کے لئے قرض لیا تھا۔ پہلے کی اور اب کی قرض مُکتی یوجنا میں کیا فرق ہے، ایسے سوالات وزیراعلیٰ اور نائب وزیراعلیٰ نے استفادہ کرنے والوں سے پوچھا۔ اس پر یوجنا کے تعلق سے سوفی صد اطمینان کا اظہار ہونے کے جذبات احمدنگر ضلع کے پوپٹ مُکٹے نے کیا۔ گذشتہ پانچ یا چھ بار چکّر لگانے پڑے اب صرف ایک بار میں ہی کام ہو گیا۔ ایسا انہوں نے بتایا۔

لڑکی اور داماد کو شادی کی مبارکباد :

پربھنی میں پنگری کے وٹھل راؤ گروڈ نے قرض مکتی کی رقم حاصل ہونے سے، فکر ختم ہوگئی۔ ان جذبات کا اظہار کیا۔ اور لڑکی کی شادی طے ہوگئی ایسی خوشی کی خبر انہوں نے وزیراعلیٰ اور نائب وزیراعلیٰ کو دی۔ جس پر نائب وزیراعلیٰ اجیت پوار نے لڑکی کی شادی کہاں کی، اس طرح کا اپنے پن کا اظہار کرتے ہوئے لڑکی اور داماد کو شادی کی مبارکباد دی۔ اس بات چیت کے دوران ہی وٹھل راؤ نے فوراً ہی وزیراعلیٰ اور نائب وزیراعلیٰ کو لڑکی کی شادی کی دعوت دی۔

یوجنا کی کامیابی ، مشنری کی بدولت :

ریاست کے کسانوں کو قرض سے آزاد کرنے اور فکروں سے دور کرنے والی اس یوجنا کی عمل آوری صرف 60 دنوں میں ہوئی، اس کی کامیابی مشنری کی بدولت ہے۔ اس یوجنا کو روبہ عمل لانے کے دوران ہم کسانوں پر کوئی احسان کر رہے ہیں، ایسا سوچئے نہیں۔ کسانوں کے آشیرواد ہم اس کے ذریعہ حاصل کر رہے ہیں۔ لہٰذا اہم استفادہ ہیں۔ کچھ مقامات پر عمل آوری کے دوران مشکلات پیش آئی لیکن کسان ناراض نہ ہو، مشنری میں کام کرنے والے سبھی کسانوں کے مسائل سمجھتے ہوئے تحمل سے کام لیں اور کسان کو دکھ اور تکلیف نہ ہو، ایسی ہدایت بھی وزیراعلیٰ نے اس وقت دی۔

قرض مُکتی کے لئے یوجنا :

بڑی راجہ (کسان) قرض سے نجات پائے، اس کے لئے ہماری کوشش ہے۔ اسی جذبہ کے تحت یہ یوجنا شروع کی گئی ہے۔ قرض سے نجات پاکر کسان بہتر پیداوار حاصل کر سکے، اس کے لئے حکومت نے یہ یوجنا نافذ کی ہے۔ کسان خوش رہے ان کے بچوں کو تعلیم بہتر طریقہ سے حاصل ہو، ایسا ہمارا موقف ہے۔ ایسا نائب وزیراعلیٰ شری پوار نے کہا۔

35 دنوں میں 35 لاکھ قرض اکاؤنٹ کی معلومات اکٹھا ہوئی

اس وقت امراوتی کے سریش کوٹیکر، سریتا گاڈھوے، بابا راؤ دامودر سے بھی وزیر اعلیٰ اور نائب وزیراعلیٰ نے بات چیت کی۔ یوجنا کے تحت 34 لاکھ 83 ہزار 908 کسان اکاؤنٹ کی معلومات حاصل ہوئی ہے۔ 15 ہزار 358 کسانوں کی لسٹ جاری کی گئی ہے۔ یوجنا کے تحت 35 دنوں میں 35 لاکھ قرض اکاؤنٹ کی معلومات اکٹھا کی گئی ہے۔ نیز 15 دنوں کے اندر اس معلومات کا آڈٹ ہوا ہے۔ اس یوجنا کی تمام تر عمل آوری کمپیوٹر طریقہ کار سے ہو رہی ہے۔ کسانوں کی منظوری کے بعد ہی قرض مکتی کی رقم اکاؤنٹ میں جمع ہوگی۔ آدھار کی تصدیق کے بعد کسانوں کو رجسٹرڈ رسید دی جارہی ہے۔ ☆☆

(ڈی ایل او)

ڈاکٹر رفیعہ شبنم عابدی اُردو کی معروف شاعرہ ادیبہ اور مترجم رہیں ہیں۔ اس کے علاوہ انھوں نے تحقیق و تنقید میں بھی طبع آزمائی کی ہے، ڈاکٹر رفیعہ شبنم عابدی برہانی کالج، مہاراشٹر کالج اور پھر ممبئی یونیورسٹی میں صدر شعبۂ اُردو رہی ہیں۔ ان کے دو شعری مجموعے موسم بھیگی آنکھوں کا اور اگلے رُت کے آنے تک شائع ہو چکی ہیں۔ اس کے علاوہ نظر نظر کے چراغ، حرف حرف چھرا، اور سردار جعفری فن اور شخصیت ان کے تنقیدی مضامین کے مجموعے ہیں۔ ڈاکٹر رفیعہ شبنم عابدی نے مراٹھی اور فارسی میں بھی تراجم کئے ہیں۔ جن میں نارائن سرورے کی ''میری درسگاہ'' اور منگیش پڈگاؤنکر کی ''سلام'' کافی اہمیت کی حامل ہے۔ کرشن چندر پر بھی آپ نے منفرد نوعیت کا کام کیا ہے۔ کرشن چندر ممبئی اور اُردو کہانی کے حوالے سے آپ نے کرشن چندر کے افسانوں کا جائزہ لیا ہے۔

اردو ادب اور بیداریٔ خواتین

رفیعہ شبنم عابدی

اردو ادب میں عورتوں کی بیداری کے ذمہ داروں کی فہرست دو جہتی ہے۔ ایک تو وہ مرد ادیب و شاعر جو اپنی تخلیقات میں عورتوں کی حمایت میں آواز بلند کرتے رہے دوسری وہ خواتین قلم کار جنھوں نے اپنی جنس کی ہمدردی میں آواز اُٹھائی۔ جہاں تک مردوں کا تعلق ہے شیخ عبداللہ کی تحریک پر جس نے سب سے پہلے لبیک کہا وہ سجاد حیدر یلدرم تھے۔ وہ خود ایک وسیع النظر روشن خیال اور آزاد ذہن ادیب تھے۔ اور عورتوں کی تعلیم روشن خیالی اور آزادیٔ فکر کے قائل تھے۔ خصوصاً وہ مسلمان عورتوں کو اعلیٰ تعلیم سے بہرہ مند دیکھنے کے متمنی تھے۔ مولانا آزاد نے

حالی

بھی تعلیم نسواں کی حمایت میں ایک مضمون علی گڑھ میگزین کے ۱۹۰۳ء کے ایک شمارے میں شائع کروایا جس کا عنوان تھا ''تعلیم نسواں ہماری قوم میں کیوں کر ہوسکتی ہے؟'' اس میں انھوں نے پردے سے متعلق ایک سخت بات اس طرح لکھی۔

''ہم صاف صاف کہتے ہیں اور اسے فیصلہ قطعی سمجھ لو کہ جب تک پردہ ہندوستان سے نہ اٹھے گا، جب تک عورتوں کو جائز آزادی جس کا اسلام مجوزہ ہے، نہ دی جائے گی۔ غلامی میں رکھ کر پردے کی تقلید کے ساتھ تعلیم دینی نہ صرف فضول بلکہ مضر اور اشد مضر ہے۔''

سرسید کے رفقاء میں ڈپٹی نذیر احمد نے سب سے پہلے عورتوں کے مسائل کی طرف توجہ کی اور نہ صرف اپنے ناولوں میں اس کی عکاسی کی بلکہ اپنی تحریروں کے ذریعے مسلم سماج میں ایک بیداری لانے کی کامیاب کوشش کی۔ اس کے علاوہ انھوں نے حقوق نسواں، عورتوں کی اقتصادی غلامی گھریلو نظام کی درستگی اور تربیت نسواں کے موضوعات کو اس خوب صورتی سے اٹھایا کہ تمام سماج میں بیداری کی ایک لہر دوڑ گئی اور مسلم عورتیں اپنے حقوق کی بازیابی کے لئے اٹھ کھڑی ہوئیں۔

سرشار بھی نذیر احمد کی طرح تعلیم نسواں کے حامیوں میں سے تھے بلکہ وہ تو عورتوں کو شعر و ادب کے مطالعے اور تخلیق ادب کا حق بھی دینا چاہتے تھے۔ خاص طور پر ہندو سوسائٹی میں جہیز کی لعنتوں کے خلاف جدوجہد کرنے کا پیغام دیا۔ عبدالحلیم شررؔ عورتوں کے لئے انگریزی تعلیم کو ضروری سمجھتے تھے۔ بلکہ انھوں نے مغربی طرز معاشرت سے واقفیت اور اس کی تربیت دینے کے قائل تھے۔ وہ حد سے زیادہ پردے کے سخت مخالف تھے۔ وہ عورتوں میں ایک خود اعتمادی پیدا کرنا چاہتے تھے تاکہ وہ اپنے مسائل کا مقابلہ خود کرسکیں اور انھیں سلجھا سکیں۔ انھوں نے عورتوں میں بیداری پیدا کرنے کی خاطر ۱۹۰۰ء میں لکھنؤ سے ''پردۂ عصمت'' نام کا رسالہ جاری کیا۔

مرزا سوؔا آزادی نسواں کے اعتدال پسند

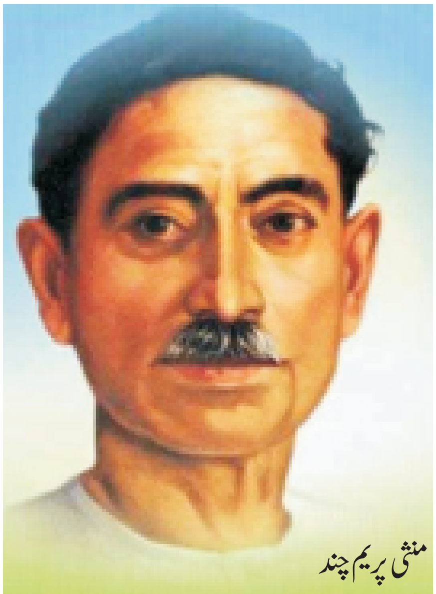

منشی پریم چند

رشید جہاں

رویے کے قائل تھے۔ وہ بھی اردو کے دیگر روشن خیال ادیبوں کی طرح عورتوں کے پردے کے کچھ زیادہ حامی نظر نہیں آتے۔ راشد الخیری ڈپٹی نذیر احمد کی طرح عورتوں کے زبردست حامی تھے اور ان پر ہونے والے مظالم کے سخت ناقد اور مخالف۔ اپنی تحریروں کے ذریعے انھوں نے شادی میں لڑکیوں کی آزادی رائے، خلع کا حق، بیواؤں کا عقد ثانی، حق وراثت، حد اعتدال میں آزادی نسواں وغیرہ جیسے متعدد حقوق نسواں کی بحالی کی کوشش کی۔

پریم چند کا موضوع ہندو عورتوں کے مسائل، ان کا حل، سماج کی اصلاح اور ہندو عورتوں کی بیداری ہے۔ انھوں نے اپنی کہانیوں میں ستی کی رسم، بچپن کی شادی بیواؤں پر مظالم، تعدّد ازدواج، بے جوڑ شادی وغیرہ کی سخت مخالفت کی۔ وہ اس رسم پر سخت تنقید کرتے ہیں جس کی رو سے مشترکہ خاندان کی بیوہ کا شوہر کی جائداد پر کوئی حق نہیں ہوتا۔ ’غبن‘ اسی مسئلے کو پیش کرتا ہے۔ نرملا بیوہ اور بازارِ حسن میں انھوں نے جہیز کی رسم اور بے جوڑ شادی کے خلاف عورتوں کو بیدار کیا ہے۔ ’میدانِ عمل‘ کے ذریعے عورت کو معاشی آزادی کا حق حاصل کرنے پر آمادہ کیا ہے۔ پریم چند حقوق نسواں کی پامالی کے مخالف تھے۔ ان کا خیال تھا کہ جب تک عورت کی حالت کا سدھار نہ ہوگا صرف مردوں کے سدھار سے سماج سدھر نہیں سکے گا۔ پریم چند کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انھوں نے نہ صرف شہر بلکہ دیہات کی عورت میں اپنے حقوق اور خود اعتمادی کا احساس جگایا۔ ’گئودان‘ کی دھنیا ایک ایسی ہی عورت ہے۔

حالؔی نے عورتوں کی بیداری کے مقصد سے ۱۸۷۴ء میں ’مجالس النساء‘ لکھی۔ اس ناول کو دو حصوں اور نو مجلسوں میں تقسیم کیا اور ہر مجلس میں معاشرتی اور تہذیبی زندگی کے کسی ایک مسئلے کو لے کر خواتین کی تعلیم و تربیت کی کوشش کی۔ مثلاً ان میں علم کی اہمیت و ضرورت، بچوں کی کھیل کے ذریعے اخلاقی تربیت توہم پرستی اور غلط رسموں کا تدراک، خانہ داری کے امور وغیرہ کے تئیں ایک آگہی اور احساس ذمہ داری بیدار کرنے کی سعی کی۔

اس دور کے دیگر مرد ادیبوں نے عورتوں کی تعلیم اور خاص طور پر شادی شدہ مردوں کی اصلاح کی تاکہ وہ عورت کو اس کے حقوق دے سکیں نیز طوائفوں کے مسئلے کو لے کر ایک سماجی بیداری کا کام انجام دیا۔

قلم کار عورتوں میں بیداری کا ذمہ دار پریس ہے۔ جس کے سبب مختلف رسائل شائع ہوئے جن میں عورتوں کے مسائل پر بحث چھیڑ کر طبقۂ نسواں میں ذہنی وفکری بیداری پیدا کرنیکی کوشش کی گئی۔

۱۹۳۲ء کے آتے آتے جب ’انگارے‘ ترقی پسند نظریات کی علامت بن کر منظر عام پر آیا تو اس میں مرد کہانی کاروں کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر رشید جہاں جیسی روشن خیال دبنگ، بے باک افسانہ نگار بھی اردو ادب کے اسکرین پر نمودار ہوئیں۔

رشید جہاں جو سائنس کی طالبہ تھیں زندگی کو تصوراتی انداز میں دیکھنے کی بجائے سائنٹیفک انداز میں دیکھنے اور حقائق کا تجزیہ سائنسی بصیرت کے ساتھ کرنے کی عادی تھیں۔ انھوں نے اپنے تجربات ومشاہدات کی روشنی میں جو کہانیاں لکھیں ان میں عورت کی ذہنی پستی سماجی پس ماندگی اور بے چارگی و بے بسی کے خلاف آواز اٹھائی اور معاشرے سے بغاوت کا احساس جگایا۔ انھیں سماج کے برسوں پرانے، فرسودہ ڈھانچے کو بدل دینے کی دعوت دی اور ایک نئے صحت مند سماج اور معاشی و معاشرتی نظام کی تعمیر پر زور دیا۔ انھوں نے عورتوں کو برابر کے حقوق دلانے کی کوشش کی اور اس کی بے زبانی کو زبان عطا کی۔

رشید جہاں کے اس کام کو عصمت چغتائی نے آگے بڑھایا۔ عصمت چغتائی نے اپنے آس پاس کے متوسط طبقے کے مسلم گھر کی چہار دیواری میں مقید شریف گھرانوں کی بہو بیٹیاں بزرگوں کی مرضی اور خوشی سے شادی کر کے قربان گاہ چڑھ جانے والی لڑکیاں لونڈی باندیوں سے بدتر زندگی گزارنے والی بیویاں، جنسی گھٹن کی شکار عورتیں خاندان کی عزت و ناموس کے نام پر زندگی بھر بن بیاہی رہ جانے والی عورتیں، غرضیکہ فطرت کے تقاضوں اور معاشرت کے جبری اصولوں کے درمیان پستی ہوئی خواتین۔ عصمت نے ان سب کو اپنے حقوق کے مطالبے کے لئے تیار اور بیدار کر دیا۔ انھیں سماج سے بغاوت پر اکسایا۔ بے اولاد لڑکیاں پیدا کرنے والی عورتوں کے دکھ درد کا حل ڈھونڈنے کی خاطر باغیانہ آواز اٹھائی۔

’لحاف، چوتھی کا جوڑا، بے کار، کلو کی ماں، گیندا، پردے کے پیچھے، جھوٹی تھالی وغیرہ ایسی کہانیاں جو عورتوں کو بیدار کرنے کے لئے کافی ہیں اور ان کے سوئے ہوئے احساس پر ضرب کا کام کرتی ہیں۔

قرۃ العین حیدر نے عصمت چغتائی سے ہٹ کر ایک الگ انداز میں عورت کی ذہنی بیداری کا فریضہ انجام دیا۔ وہ عورت کو نہ صرف تعلیم یافتہ بلکہ اعلیٰ تعلیم یافتہ اور انٹلیکچول دیکھنا چاہتی ہیں۔ ان کی مشہور کہانی ”اگلے جنم موہے بیٹا نہ کیجو“ عورت کی ازلی اور کبھی نہ ختم ہونے والی تنہائی کے خلاف ایک احتجاجی آواز ہے۔

اپنی کہانیوں کے ذریعے قرۃ العین حیدر نے یہ کوشش کی ہے کہ مغرب کی عورت کی طرح ہندوستانی عورت بھی تعلیم اعلیٰ تعلیم حاصل کرے، اس میں خود اعتمادی پیدا ہو روشن خیالی پیدا ہو اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ بھی مغرب کی عورت کی طرح خود کفیل ہو جائے۔

مگر یہیں اسی موڑ پر یہ سوال اٹھتا ہے کہ کیا اسی کا نام عورت ہے کیا عورت محض خود کفیل ہو جائے تو

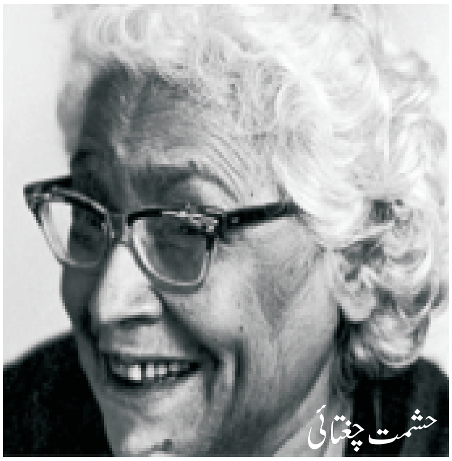
حشمت چغتائی

تمام مسائل حل ہوجائیں گے؟ آخر بیداری سے کیا مراد ہے؟ یہ بیداری کیسی ہونی چاہیے؟ کیا صرف معاشی یا اپنی ذات کی بیداری؟ اپنے وجود کی اپنی شخصیت کی بیداری اوران صلاحیتوں کی بیداری جو اس کے اندر چھپی ہوئی ہیں یا صرف مردوں کے خلاف صف آرائی عورت کی بیداری ہے یہ ایک اوراہم اور نازک مسئلہ ہے اور اس کو سمجھنے ہی میں عورت الجھ گئی ہے۔ وہ آج بھی یہ سمجھ نہیں پائی ہے کہ اسے کیا کرنا ہے۔ کس طرح اپنی زندگی میں درپیش مسائل کا مقابلہ کرنا ہے۔ کل بھی عورت ظلم کا شکار تھی اور آج بھی اس پر مظالم کا سلسلہ جاری ہے۔ صرف شکل بدل گئی ہے۔ کل وہ بیوگی کے خوف سے ستی ہوتی تھی آج جہیز کے نام پر زندہ جلادی جاتی ہے۔ کل وہ عیاشی آقاؤں کی عشرت گاہوں اور ایوانوں میں ننگی نچائی جاتی تھی تو آج مقابلۂ حسن کے نام پر 'شریف' تاجروں اور سوداگروں کے مقابلۂ حسن میں برہنہ کر کے ناپی اور تولی جاتی ہے۔ وہ کل بھی غیر محفوظ تھی۔ کھیتوں اور کھلیانوں میں اس کی آبرو لوٹی جاتی تھی۔ وہ آج بھی غیر محفوظ ہے کارخانوں اور دفتروں میں اس کی عزت محفوظ نہیں ہے۔ یہاں تک عبادت گاہوں اور تعلیم گاہوں تک میں اس کی عصمت کا تحفظ ناممکن ہوگیا ہے۔ گھر اور دفتر ان دونوں میں بٹ کر رہ گئی ہے اور دونوں کو عورت سے کوئی ہمدردی نہیں ہے۔ کوئی اسے اس کے مسائل، اس کی مجبوریوں کو سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ عورت بیدار ہوگئی ہے۔ آج وہ تعلیم حاصل کررہی ہے۔ مردوں کے دوش بہ دوش ہر مشکل کام کررہی ہے۔ اسے انتخاب کا حق حاصل ہے۔ اسے طلاق کے بعد نان ونفقہ بھی مل رہا ہے۔ وہ خلع بھی لے سکتی ہے۔ وہ بغیر شادی کے بھی کسی کے ساتھ رہ سکتی ہے۔ وہ اپنے جسمانی حسن کو برقرار رکھنے کے لئے ماں بننے کی اذیت سے بھی بچ سکتی ہے۔ اسے ہر قسم کا حق حاصل ہے اور نہیں ہے تو دیا جارہا ہے۔ کچھ حقوق اس نے خود لڑ کر حاصل کئے ہیں، کچھ حقوق اس کے نام نہاد ہمدرد اسے دلوانے کی کوشش کررہے ہیں۔ آج واقعی عورت بیدار ہوگئی ہے۔ مگر یہ کیسی بیداری ہے کہ آج بھی عورت اپنے آپ سے حالات سے سماج سے، دنیا سے مطمئن نہیں ہے۔ اس کے اندر ایک اضطراب سا ایک ناآسودگی کا احساس کیوں ہے کیا واقعی اسی کا نام عورت کی بیداری ہے؟

دراصل ہم سے بنیادی غلطی یہ ہوئی ہے کہ ہم نے سماجی سیٹ۔اپ کو فطرت اور قدرت کے نظام کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی بھی کوشش نہیں کی بلکہ

قرۃ العین حیدر

ہمیشہ افراط تفریط سے کام لیا۔ عورت یا تو حاکمیت کے زعم میں ڈوبی رہی اور مرد کو جو فطرتاً اس سے زیادہ طاقت ور تھا، اپنا غلام بنا کر خوش ہوتی رہی۔ اس سے ناز اٹھواتی۔ نتیجتاً استحصال شدہ یہ مرد جب اپنی طاقت کے استعمال پر اترا تو اس نے عورت کو چاروں شانے چت کر رکھ دیا۔ اور عورت بلبلا بھی نہ سکی۔ یا پھر وہ محکومیت اور مرد کی سعادت مندی کا پیالہ پی کر ایسی مدہوش ہوئی کہ اسے خیال ہی نہ آیا کہ جسے وہ اپنا پرمیشور یا مجازی خدا سمجھ بیٹھی ہے دراصل اس میں خدائی صفات ہیں بھی یا نہیں؟ یعنی محض قہار و جبار ہی ہے یا پھر خلاق، رزاق غفار؟ رحیم اور کریم بھی ہے اور جب وہ ان دونوں سرابوں سے باہر نکلی تو حماقت کا ثبوت یہ دیا کہ برابر کا دعویٰ کر بیٹھی۔ یہیں مرد نے اس کی نفسیاتی کمزوری پکڑلی۔ مرد کے حصے میں توانائی آئی تھی دانائی آئی تھی جب کہ فطرت نے عورت کے دامن میں محبت، نزاکت اور لطافت بھر دی تھی۔ پھر یہ دونوں برابر کیسے ہوسکتے تھے؟ الجبرا کے کسی فارمولے کی طرح اگر مرد 'اے' تھا تو عورت 'بی' اور اے + بی مل کر ہی تو تخلیق انسانی کی اکائی مکمل ہوسکتی تھی۔ مگر عورت کو بیداری کے نام پر 'آزادیٔ نسواں' کا خواب آور ڈوز پلا دیا گیا۔ صورت حال کا خطرناک نتیجہ یہ ہوا کہ 'آزادی' اور 'نجات' کے خواب دیکھنے والی عورت آنکھ بند کر کے اپنے انجام سے بے خبر مردوں کے مشاغل میں کھوگئی۔ اور خاندانی نظام بگڑ گیا۔ مرد اور عورت جو ایک دوسرے کے لئے تسکین جان و سرمایۂ مسرت تھے ایک دوسرے کے حریف بن گئے۔ خانگی زندگی کی جڑیں کھوکھلی ہوئیں۔ نسل انسانی، انسانوں کے لئے ایک بوجھ بن گئی۔ باہمی رشتے ٹوٹ سے گئے۔ خود غرضی اور مطلب پرستی عام ہوگئی۔ اور انسانی زندگی یا آسودگی کے صحرا میں بھٹکنے لگی اور مرد کی برابری کے شوق میں عورت مرد تو نہ بن سکی عورت بھی نہ رہی۔ اس لئے جسے آج عورت کی بیداری کا نام دیا جارہا ہے وہ دراصل کمبھ کرن کی نیند سے کم نہیں اور یہ کھیل مرد ہی کا رچایا ہوا ہے۔ لہٰذا آج عورت کی بیداری کی ضرورت نہیں بلکہ مرد کو بیداری کی ضرورت ہے۔ مرد جس دن اپنی مردانگی کے غرور کے خمار سے باہر نکلے گا جس دن اس کے دماغ سے برتری کا نشہ ہرن ہوجائے گا اور جس دن وہ بیدار ہوجائے گا اور عورت کی صحیح حیثیت، مرتبے اور درجے کا عرفان اسے حاصل ہوگا وہی حقوق نسواں کی بازیابی اور عورت کی بیداری کا صحیح دن ہوگا۔ اور عورت کے لئے یوم نجات بھی!!

महाराष्ट्र लोकसेवा आयोग
Maharashtra Public Service Commission

मुख्य कार्यालय : ५ १/२, ७ व ८ वा मजला, कुपरेज टेलिफोन निगम इमारत, महर्षि कर्वे मार्ग, कुपरेज, मुंबई ४०००२१ दूरध्वनी-[illegible] फॅक्स:[illegible]
फोर्ट कार्यालय : बँक ऑफ इंडिया इमारत, ३ रा माळा, फोर्ट, मुंबई ४००००१ दूरध्वनी [illegible]. फॅक्स : [illegible]

ई-मेल – sec.mpsc@maharashtra.gov.in वेबसाईट - www.mpsc.gov.in, https://mahampsc.mahaonline.gov.in

महाराष्ट्र दुय्यम सेवा अराजपत्रित, गट-ब संयुक्त पूर्व परीक्षा - २०२०

क्रमांक :एडीव्ही ३११६/सीआर-६९/२०१९/तीन **जाहिरात क्रमांक : ०५/२०२०**

महाराष्ट्र शासनाच्या विविध विभागांतर्गत खालील संवर्गातील एकूण ८०६ पदांच्या भरतीकरीता महाराष्ट्र लोकसेवा आयोगामार्फत महाराष्ट्र दुय्यम सेवा अराजपत्रित, गट-ब संयुक्त पूर्व परीक्षा – २०२०, **रविवार, दिनांक ३ मे, २०२० रोजी महाराष्ट्रातील एकूण ३७ जिल्हा केंद्रांवर घेण्यात येईल** :-

१.१ सामान्य प्रशासन विभाग :-

सहायक कक्ष अधिकारी, गट-ब (अराजपत्रित) (एकूण ६७ पदे)

प्रवर्ग	अ.जा.	अ.ज.	वि.जा. (अ)	भ.ज. (ब)	भ.ज. (क)	भ.ज. (ड)	इ.मा.व.	वि.मा.प्र.	सा. व शै. मागासवर्ग	आ.दु.घ.	एकूण मागासवर्गीय	खुला	एकूण पदे
पदसंख्या	११	५	--	२	१	२	१२	३	९	७	५२	१५	६७
रिक्त जागांचे प्रवर्गनिहाय सामाजिक/समांतर आरक्षणाचे विवरणपत्र खालीलप्रमाणे आहे :-													
सर्वसाधारण	७	४	--	१	१	१	७	२	६	५	३४	१०	४४
महिला	३	१	--	१	--	१	४	१	३	२	१६	४	२०
खेळाडू	१	--	--	--	--	--	१	--	--	--	२	१	३
दिव्यांग	एकूण पदे ३ - (१) चलनवलन विषयक दिव्यांगता किंवा मेंदूचा अर्धांगवायू-२ (२) अंधत्व किंवा क्षीणदृष्टी-१												

१.२ वित्त विभाग :-

राज्य कर निरीक्षक, गट-ब (अराजपत्रित) (एकूण ८९ पदे)

प्रवर्ग	अ.जा.	अ.ज.	वि.जा. (अ)	भ.ज. (ब)	भ.ज. (क)	भ.ज. (ड)	इ.मा.व.	वि.मा.प्र.	सा. व शै. मागासवर्ग	आ.दु.घ.	एकूण मागासवर्गीय	खुला	एकूण पदे
पदसंख्या	१३	६	१	१	६	१	१६	--	११	९	६४	२५	८९
रिक्त जागांचे प्रवर्गनिहाय सामाजिक/समांतर आरक्षणाचे विवरणपत्र खालीलप्रमाणे आहे :-													
सर्वसाधारण	८	४	१	१	४	१	१०	--	७	६	४२	१५	५७
महिला	४	२	--	--	२	--	५	--	३	३	१९	८	२७
खेळाडू	१	--	--	--	--	--	१	--	१	--	३	१	४
अनाथ	--	--	--	--	--	--	--	--	--	--	--	१	१
दिव्यांग	एकूण पदे ४ - (१) चलनवलन विषयक दिव्यांगता किंवा मेंदूचा अर्धांगवायू-२ (२) श्रवण शक्तीतील दोष-१ (३) अंधत्व किंवा क्षीणदृष्टी-१												

१.३ गृह विभाग :-

पोलीस उप निरीक्षक, गट-ब (अराजपत्रित) (एकूण ६५० पदे)

प्रवर्ग	अ.जा.	अ.ज.	वि.जा. (अ)	भ.ज. (ब)	भ.ज. (क)	भ.ज. (ड)	इ.मा.व.	वि.मा.प्र.	सा. व शै. मागासवर्ग	आ.दु.घ.	एकूण मागासवर्गीय	खुला	एकूण पदे
पदसंख्या	८५	२४	२०+९*	१६+१४*	२	--	१२४+१८*	१३	८५	६५	४७५	१७५	६५०
रिक्त जागांचे प्रवर्गनिहाय सामाजिक/समांतर आरक्षणाचे विवरणपत्र खालीलप्रमाणे आहे :-													
सर्वसाधारण	५६	१६	१९	१९	१	--	९२	८	५६	४३	३१०	१०७	४१७
महिला	२५	७	९	९	१	--	४३	४	२५	१९	१४२	५३	१९५
खेळाडू	४	१	१	२	--	--	७	१	४	३	२३	९	३२
अनाथ	--	--	--	--	--	--	--	--	--	--	--	६	६

*** अनुशेषाची पदे**

२. जाहिरातीत नमूद केलेल्या अटींची पुर्तता करणा-या उमेदवारांकडून ऑनलाईन पध्दतीने अर्ज मागविण्यात येत आहेत.

३. प्रस्तुत जाहिरातीमध्ये परीक्षेसंदर्भातील संक्षिप्त तपशील दिलेला आहे. अर्ज करण्याची पद्धत, आवश्यक अर्हता, आरक्षण, वयोमर्यादा, शुल्क, निवडीची सर्वसाधारण प्रक्रिया, परीक्षा योजना, अभ्यासक्रम, इत्यादीबाबतच्या सविस्तर तपशीलासाठी आयोगाच्या www.mpsc.gov.in तसेच https://mahampsc.mahaonline.gov.in या संकेतस्थळावर उपलब्ध करुन देण्यात आलेल्या माहितीचे व सविस्तर जाहिरातीचे कृपया अवलोकन करावे.

४. ऑनलाईन अर्ज https://mahampsc.mahaonline.gov.in या संकेतस्थळाद्वारे **दिनांक २८ फेब्रुवारी, २०२० ते १९ मार्च, २०२०** या कालावधीतच सादर करणे आवश्यक राहील.

ठिकाण : मुंबई
दिनांक : २८ फेब्रुवारी, २०२०

उप सचिव, परीक्षा पूर्व
महाराष्ट्र लोकसेवा आयोग.

RNI NO. MAHURD/2007/22846

Postal Registration No. MCS/213/2020-22, Date of Publication : 20th of every Month

Posted at Mumbai Patrika Channel Sorting Office On 21th Of every month.

LOKRAJYA
Urdu Monthly
MARCH - 2020
Pages 52

मा. महाराष्ट्र शासन
सहकार विभाग

مہاتما جیوتی راؤ پھلے
کسان قرض مکتی یوجنا
2019

• ظاہر اپیل •

قرض مُکتی یوجنا کے تحت کسانوں کی فہرست ہی ظاہر کی جائے گی۔ جن کسانوں کے نام اس فہرست میں ہیں وہ اس یوجنا کا فائدہ حاصل کرنے کے لئے آدھار کی تصدیق کر لیں۔ یوجنا کا فائدہ صرف ضرورت مند کسانوں کو حاصل ہونا متوقع ہے۔ لہٰذا درج ذیل ضوابط کے مطابق فائدہ نہ حاصل ہونے والے افراد کے نام ظاہر کردہ فہرست میں شامل ہیں تو وہ اس یوجنا کا فائدہ حاصل نہ کریں، ایسی اعلانیہ اپیل کی جارہی ہے۔

درج ذیل افراد کو یوجنا کا فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا:

- ریاست مہاراشٹر کے حالیہ/سابق وزیر/وزیر مملکت، حالیہ/سابق لوک سبھا/راجیہ سبھا اراکین، موجودہ (حالیہ)/سابق ودھان سبھا/ودھان پریشد اراکین۔
- مرکزی و ریاستی حکومت کے سبھی افسران/ملازمین/(کل ماہانہ تنخواہ 25000/ روپئے سے زیادہ پانے والے لیکن چہارم کلاس (کلاس فور) ملازمین کے علاوہ)
- ریاستی عوامی پروجیکٹ (مثلاً۔ مہاوترن، ایس ٹی، مہامنڈل وغیرہ) و امدادی اداروں کے افسران و ملازمین (کل 25000 روپئے سے زائد ماہانہ تنخواہ والے)
- زراعتی باہری آمدنی سے انکم ٹیکس ادا کرنے والے افراد۔
- پینشن یافتہ افراد جن کی ماہانہ پینشن 25000 روپئے سے زیادہ ہے۔ (سابق فوجیوں کے علاوہ)
- کرشی اتپن بازار سمیتی، سہکار ساکھر کارخانہ، سہکاری سُوت گرنی، ناگری سہکاری بنک، ضلع مدھیہ ورتی سہکاری بنک و سہکاری دودھ سنگھ کے افسران (کل ماہانہ تنخواہ 25000 روپئے سے زائد والے) و عہدیداران (صدر، ڈپٹی صدر و سنچالک منڈل (ڈائرکٹر بورڈ)

شری اُدھو ٹھاکرے، وزیر اعلیٰ

Visit: www.mahanews.gov.in | Follow Us: /MahaDGIPR | Like Us: /MahaDGIPR | Subscribe Us /MaharashtraDGIPR

Lokrajya O.I.G.S

لوک راجیہ

From
Anil Aloorkar
(Deputy Director, Publications)
Directorate General of Information and Public Relations,
Lokrajya Shakha
Thackercy House, 2nd floor, Mumbai Port Trust House,
ShoorjiVallabh Bhai Marg, Ballard Estate, Mumbai, 400001

To

On behalf of the Government of Maharashtra, Monthly Urdu Lokrajya
Printed at : TACO Visions Pvt. Ltd. 38, A&B, Govt. Industrial Estate,
Charkop, Kandivali. (W) MUMBAI - 400 067
and Published from the Office of the Directorate General of Information
and Public Relations, Mantralaya, Mumbai - 400 032,
Printer and Publisher Anil Aloorkar.
Director General of Information and Public Relations,
Chief Editor - Dilip Pandharpatte